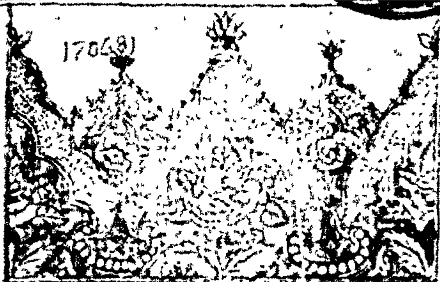


بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ حدیقہ حمد ثنائی نخل بند گلشن کن فکاں ہیں ریاحین الفاظ نے کیا نشو و نما پایا ہے
اور روضۂ صفات منشی قضا و قدر میں نہال دل لفظ کس کس طرح کا رنگ لایا ہے کہ نوخیز
حروف ہائے مصرعہ جعفری کے تر دامن پیرہن ہے اور سواد مداد رشک غنچۂ سوسن ریشۂ قلم کے
زلف سنبل کو پریشان کرتی ہے اور کاغذ بیاض میں اسطرح چپاتی کا دم بھرتا ہے زمین شعر
میں آبیاری بحور بافشانی شعر لے نخل بیان سبز و شاداب ہے اور شاخہائے اشجار مضامین
ایسے دست و گریبان ہیں کہ دیکھنے والوں کی طبیعت کیچ رہا ہے عطر بہارستان از رہ
مذاق گلزار سخن کی گلہائے فصاحت کا عطر کشادہ دلی و روسیان ...

گل مرادین دیوانہ الاگلچینون کی اس دست بردی پر بہی بہار باغ سوا ہے۔ کہلتا نہین
کہ ماجرا کیا ہے ہزار تلاش لاکہ تگاپو کی ونزات محققان علوم معرفت کی محفل مین گفتگو
سُنی لیکن شاہد مدعا نے نقاب اوہام کو اوٹہا کر چہرہ نہ کہلایا اصل مرام در کنار
گریبان تشبیہ بہی لباس استعارہ مین ہاتہہ نہ آیا یکایک سروش غیب نے صدا دی کہ آئینہ
دل کو زنگ وسواس نازیبا کا کیون دہبہ لگاتا ہے اور غنچۂ خاطر کو تخیلات ناردل کے کانٹون
مین کہلے اودہاتا ہے تہ قلب ودل سے آئین نیک کا طالب ہو اور صراط مستقیم سنت
نبی الکریم صاحب لولاک باعث آفرینش ارض وافلاک اخدلے سفینۂ نجات
دارین پیشوائے رہروان عرصات کونین گوہر گوشوارہ نبوت۔ دُرۃ التاج شہریاران
اقلیم کرامت مقدمۃ الجیش قافلۂ محشریان پیشروان لشکر امتیان۔ برگزیدہ
بارگاہ کبریا خلاصۃ الانبیا زبدۃ الاصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اختیار کر کہ بامداد جنود اوامر ونواہی نفس دیو نژاد پر غالب ہو
پہر دیکہہ کہ جلوۂ کلام کس کو کہتے ہین مولی کون ہے غلام کس کو کہتے ہین یہان خادم
خدمت سے مخدوم ہوتا ہے اور حاکم نخوت پسند بجرم دعوی کبریائی سے محکوم ہوتا ہے
اگر تحفۂ بیچارہ وہدیۂ انکسار بہ اخلاص پاس رکہتا ہے تو روبرو آ ورنہ باتین نہ بنا
کہ اس بارگاہ معلی مین تکلف ناپسند بادشاہ بیگار ہے نہ نکتہ نوازشنگی کی اوٹ
پہاڑ ہے یہ سنتے ہی ہاتہہ پیشانی کے قصور پر تہرتہرایا اور قلم نے خط لے
موشگافی سے سر جہکا بحر ندامت مین غوطہ کہایا اشک سیاہ کا مینہ برسایا
کہ چاہئے ادب مین با سر سجدہ ہو کر چلنا چاہیئے نہ کہ گستاخانہ چلنا چاہیئے وہان تو
غواصان دریائے ناپیدا کنار و واقفان خاص معرفت پروردگار اقل تعرف بقصور

کل مردین دیوانہ الا گلچینون کی اس دست بردی پر بہی بہار باغ سوا ہے۔ کہلتا نہین
کہ ماجرا کیا ہے ہزار تلاش لاکہ تگا پو کی و حضرات محققان علوم معرفت کی محفل مین گفتگو
سُنی لیکن شاہد مدعا نے نقاب اوہام کو اوٹہا کر چہرہ نہ دکہلایا اصل مرام درکنار
گریبان تشبیہ بہی لباس استعارہ مین ہاتہہ نہ آیا دفعتاً ایک سروش غیب نے صدا دی کہ اپنے
دل کو تنگِ وسواس نارسا کا کیون دہیہ لگاتا ہے اور غنچۂ خاطر کو تخیلات ناروا کے کانٹون
مین کہلے اوڑہاتا ہے صدقِ دل سے توفیق نیک کا طالب ہو اور صراطِ مستقیم سنت
نبی الکریم صاحب لولاک باعث تخمیر عرش و ارض و افلاک احمد لے سفینۂ نجات
دارین ہیرا ہے رہروان عرصات کونین گوہر گوشوارۂ نبوت۔ دُرۃ التاج شہریاران
اقلیم کرامت مقدمۃ الجیش قافلۂ محمدیان بشیرِ دولتِ اُمتیان۔ برگزیدۂ
بارگاہ کبریا خلاصۃ الانبیا زبدۃ الاصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اختیار کر کہ بامدادِ جنودِ اوامر و نواہی نفس و شیطان پر غالب ہو
پہر دیکہہ کہ جلوۂ کلام کس کو کہتے ہین مولی کون ہے غلام کس کو کہتے ہین یہان خادم
خدمت سے مخدوم ہوتا ہے اور حاکم نخوت پسند بجرم دعوی کبریائی سے محکوم ہوتا ہے
اگر تحفۂ عجز و نیاز و ہدیۂ انکسار و اخلاص پاس رکہتا ہے تو روبرو آ ورنہ باتین نہ بنا
کہ اس بارگاہِ معلیٰ مین تکلف ناپسند بناوٹ بگاڑ ہے غنی نکتہ نوازستی کی اوٹ
پہاڑ ہے یہ سنتے ہی ہاتہہ پیشانی کے قصور پر تہہرایا اور قلم نے خجلت
ہوشگافی سے سر جہکا کر بحر ندامت مین غوطہ کہایا اشک سیاہ کا مینہہ برسایا
کہ جائے ادب یہان سربسجدہ ہو کر چلنا چاہیئے نہ کہ گستاخانہ چلنا چاہیئے وہان تو
غواصانِ دریائے ناپیدا کنار و واقفانِ خاص معرفتِ پروردگار اوس کی معرفت سے قصور

ہوئے مین جب رسالے مخمور ہوئے ہین ہماری تو اصل کیلیت چپ رہنے کی جا ہے

سبب تالیف کتاب

اگرچہ بیچمیرزان محمد مستجاب خان تخلص مشتاق ہمہ تن ناقص ساکن خطۂ مینو سواد بہشت نژاد مستقر اکبر آباد و شاگرد جناب فیض مآب بہمہ دان یکتائے جہان نہم رفعت مہر سپہر مرزا حاتم علی بیگ مہر لکہنوی مرحوم و مغفور کا ہے اور سلسلہ ملانے والا اور کا لیکن ملک سخن کی راہ سے محض نا آشنا اور طریقۂ املا نویسی و انشا پردازی سے سراپا معرا۔ محاورہ دانی سے بیخبر اور مجمع اہل زبان کے ٹکسال سے باہر لکہنا پڑہنا جانتا ہے نہ بہلے برے کو پہچانتا ہے۔ سفید و سیاہ مین امتیاز نہین اپنے کلام پر کچہہ ناز نہین ان دنون مین ایکروز بیٹہے بیٹہے یہہ خیال آیا اور بعض احباب نے بہی باصرار فرمایا کہ اکثر طلبہ کو جو مضامین خیالیہ اور بعض بعض حالیہ اخلاق آمیز عبارت رنگین اور فقرات دلآویز مین لکہوائے ہین اور بیشتر دوستون کے جواب خط بہی اسی پیرایہ مین رقم کرکے بہجوائے ہین سب جمع ہو کر ایک کتاب بنجائے تو غرہ یقین ہے کہ نوآموزون کو فایدہ دیکہنے والون کو مرغوب ہو کیونکہ آزادی کا بازار گرم ہے پہر شرع مین کیا شرم ہے لیکن آجکل اہل زمانہ حسن۔ عشق۔ تبسم۔ تمسخر۔ مزاح۔ دل لگی۔ کی طرف طبیعت لگاتے ہین عصمت۔ عفت۔ غیرت۔ حمیت۔ آداب۔ اخلاق۔ تہذیب۔ تقوی۔ تحمل۔ استقلال کے ذکر پر ناک بہون چڑہاتے ہین ہو تو ہر رنگ کا بیان ہو سب طرح کا سامان ہو یہہ نہین کہ صرف ایک ہی وضع کے لوگ حظ اوٹہائین

دوست کے منہہ دیکھتے رہ جاہین ایسی تو پرانی کتابین بہی کم نہین ہین ہزارون مصنفون
نے کہی ہین مینے عرض کیا کہ یہہ تو سب درست ہے آپ کی تقریر نہایت چست ہے
لیکن طنز تعریض نکتہ چینی حرف گیری عیب جوئی کا علاج
کیا ہے جو دنیا عالم گیر ہو رہا ہے عذر خواہی پر بہی تو مقراض ظرافت
سے طائران مضامین کے پر کاٹ کاٹ کے اوڑاتے ہین راہ بے راہ بہی تو میدان
تشنیع مین اشارے کنایہ کے گہوڑے دوڑاتے ہین فرمایا کہ تم کیکو بت الزام و
اپنے کام سے کام رکہو سنا ہے کہ نہین مصرع کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔
یہہ سخن دل پر نقش کالحجر ہو گیا اور نخل امید آب آبیاری احیا سے تر ادسی روز سے
کار ترتیب شروع تہا۔ آج بفضل ایزدی بخیر و خوبی انجام ہوا حدیقۃ النغم ۱۳۰۲
اس کتاب کا نام ہوا اور یہہ کتاب مشتمل ہے اوپر ایک گلدستہ اور چار حدیقون کے
گلدستہ حمد و ثنائے باری عز اسمہ مین حدیقہ اول مکتوب درجہ اعلی مین
حدیقہ دوم مراسلات درجہ مساوی مین حدیقہ سوم رقعات درجہ
ادنی مین حدیقہ چہارم متفرقات مین بطور کشکول۔

التماس

اے ناظرین صداقت کیش اور شتیان نازک خیال دوراندیش کی خدمت مین التماس ہے
کہ جو الفاظ غیر مانوس اور بے محاورہ اس کتاب مین کہین نظر آوین پردہ عیب پوشی
سے چہپاوین یا قلم اصلاح سے مزین فرماوین کہ خطا سے بہرا ہے آخر
خاک کا پتلا ہے بے عیب ذات باری عز اسمہ ہے جسکی ہر برگ و گل بوٹے پتے مین

تنگ و بے سبب زیادہ کیا لکھوں والله المستعان وعلیه التکلان

حصہ اوّل درجہ مکتوبات اعلیٰ

عرض حال مانی الضمیر بحضور پیر دستگیر ادام اللہ فیوضہ

سیمنتا مراۃ قلوب بشراتین وزنگ زدائے آئینہ دلہائے عارفان حقیقت میں ستائش
اوس آفریدگار کی ہے کہ جو مستغرقان بحر فنا کو ساحل ہستی پر لایا اور صدف سینہ کو
گوہر معرفت کا گنجینہ امانت کر کے سالک طریقت بنایا اور مخزن آئینہ خیالات
مشتاقین مصفیٰ نفوس صوفیان صفوت گزین نمایش اوس کردگار کی ہے کہ جو
معتکفان کعبۂ وحدت کو عدم آباد سے لا کر شہرستان شہود دکھلایا اور جواہر
رموز عرفان کو معدن خواطر میں ودیعت رکھ کر کہ جو مجاز سے رہبر منزل
حقیقت بنایا عجب جناب کبریا ہے کہ جہاں چون و چرا کو بار نہیں اور عجیب
بارگاہ معلیٰ کہ جس میں این و آن کا گذر نہیں عاشقان نغمۂ وحدت نے جب سے
ترانۂ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سنا ہے حالت وجد میں بلیٰ گویان یوں زمزمہ سنج ہوئے ہیں شعر

ناری العشق ہو اب ذکر چھوڑ دلا دا الا کا		مقام ہو تجلی گاہ ہے نور تجلی کا

اور شوریدگان شاہد اسرار حقیقت جب سے روایح روح افزا اَنَا رَبُّکُمُ
الْاَعْلٰی سے تر دماغ ہیں ذوق و شوق میں ہمہ اوست خوانان اس نوائے دلکش سے
بلغ باغ ہیں شعر مقام عشق میں پردہ اوٹھا جب دل سے غفلت کا نشان
وحدت سے کثرت کا ملا کثرت سے وحدت کا مایۂ حیات اخوان الصفا نعت خواجۂ
کائنات برگزیدۂ انبیا ہے کہ جس نے باشارۂ انگشت نفی لا الٰہ مشرکین سے

موحدان اہل یقین کو خدا کرکے رہبری اثبات الا اللہ سے خیر ارشاد اہدنا الصراط

المستقیم کا دکھلایا اور بائرہ زیست رہروان راہ تسلیم درقصا تذکرہ تجمیل سید

الاصفیا ہے کہ بیک ورد محمد الرسول اللہ سلکہ غیر المغضوب علیہم سے بچایا سبحان

اللہ کیا مرشد ہے کہ مریدان امت کو طریق شرع مبین مین ایصال الی المطلوب

ارشاد کیا ہے اور الحمد للہ کیسا رہنما ہے کہ گم گشتگان بادیہ ضلالت کو شمع ایمان عطا

فرما کے جادہ ہدایت و سبیل سعادت پر چلنے کا حکم دیا ہے مثنوی

رہبر عالم محمد آمدہ است	ہم او محمود احمد آمدہ است	ہر کہ در راہ محمد راہ یافت
سر حق را از دل آگاہ یافت	آما بعد فقیر الفقرا و غریب الغربا بدترین آفاق	

مشتاق بموقف عرض جناب افاضت مآب و افادت ایاب حلال مشکلات دقائق

و کشاف معضلات حقائق اسوہ علمائے امصار و قدوہ فضلائے اعصار محیط جواہر

تحقیق فلک کواکب تدقیق مرکز دائرہ ارشاد و محور کرہ سداد حضرت پیر و مرشد جناب

قبلہ و کعبہ مولوی سید قربان علی صاحب لا زالت سحب فضلہ فاطرہ زہر فیضہ

ماطرہ گذارش پرداز ہے کہ احوال خاکسار ہر حال مین کہ بعد کفیل انتظام جزو کل سمیع

و بصیر و خبیر و قدیر ہے خواہ اطوار شدت مین ہو خواہ اوضاع فراغت مین سزاوار

شکر آفرینندہ لیل و نہار ہے و لایق منت خداوندگار لیکن چونکہ تفرق طبع مقتضائے

بشریت ہے کبھی کسیوقت مین اگر کوئی حرف شکایت کسی سباب جہان کی نسبت لب پر

آجائے تو شایان ملامت و اکراہ نہین کیونکہ بنظر غور دیکھئے تو فاعل حقیقی اسکا بھی

کوئی اور ہی ہے کہ جسکی بارگاہ مین خاشاک امکان کو راہ نہین بہر ملامت کیسی چون

و چرا کیا حقیقت آگاہ راز ہائے جسم و جان قابل بیان نہین زبان پر لانیکے شایان نہین

بیار ہون اور داروئی شفا کا طلبگار گو مصروف تدبیر علاج ہون لیکن روز بروز زیادہ
اسیر دام سوئے مزاج شرح اطوار یہہ ہے کہ عالم بدن ظاہری مین علاوہ رنج و مشقت
دشواری و تعب کہ ما فوق الطاقت ہے تنکر اور تحسر اس امر پر بھی ہے کہ بوجہ ترقی
درجات کہ جیسے جب تقدیرات ماموریون ایک عالم کے قلعہ حد مین محصور ہون اگرچہ اوس
خدمت کا ادا کرنا اشکال ہے تاہم اتنا خیال ہے کہ اپنے اصلی کار مفوضہ کو اس اسلوب
سے انجام کو پہونچائے کہ وہ خوشنودی آقائے نامدار کی جو اس مشت خاک پر
مبذول ہے عوام کو دلیل ہو اور کوتہ اندیش و بدبین جو کہتے ہین کہ ایسا نالیاقت سزاوار
منزلت نہین دیکھ کر ذلیل ہو بہر حال بو رنج اب اس عالم زندگی مین سہتا ہون کس
سے کہون آسمان کیطرف دیکھکے چپ رہتا ہون اور حال عالم روحانی جو نفس انسانیت
یا خلاصہ انسانیت ہے لایق التماس نہین کہ وقت طلوع آفتاب یوم تمیز سے آجتک
کہ شروع شام غفلت و آغاز شب دیجور معصیت ہے کبھی پردہ حیلہ سازی و مکاری سے
اور گاہ تندی و ستمگاری سے سلطان قوائے غضبی و شہوی نے خرمن خانمان
مظلوم پر بلسان برق دست درازی کی اور بیہ فتنہ پردازی کہ جو کسی وقت کنج تنہائی
مین نشہ شراب مستی و خواب غفلت و خودپرستی سے ہوش آجاتا ہے اور ابتدا زمانہ
حال جو فی الجملہ خیر و فلاح سے معمور و فسق و فجور سے دور تہا اور عالم عالم شہود
تہا یاد آتا ہے تو رعونت و عجب و خودپسندی دیار تن مین جاگیر ہو جاتا ہے اور نفس
امارہ اور زیادہ سرکش و شریر بیہ فریب اوسکا جو ظاہر مین نوش اور باطن مین
بدتر از سم صورت ارقم ہے دانہ تہ دام ہے اور شب نامرادی کی شام خلاصہ کلام اصل
مرام یہہ ہے کہ جب اصول اصلیہ اخلاق حسنہ نام کو بھی نہین ہے تو فروغ تو کسین کی

نہین ہے جو کام بناوٹ کا شراب آسا صحرائی بیت ہین بدیدۂ نفس خود آرا خوب
نظر آتا ہے اور غیر کو بھی بوجہ آمیزش آلایش غرض دنیا خوش اسلوب نظر آتا
ہے بلکہ گاہ گاہ باطل پر حق کا اشتباہ ہوتا ہے معمورۂ تن اوسکے ہاتھون روز بروز
زیادہ تباہ و سیاہ ہوتا ہے اور جب خرابی ویرانۂ خزانۂ باطن کا یہ حال ہے تو اقبال
مملکت بدن مین جنکے واسطے احکام شرع عام ہے کیا جائے کلام ہے شعر

جب مال نہین توسود کیا ہے		سرمایۂ عدم کا یان وجود کیا ہے

اے رہنماے سالکان طریقت و اے پیشواے رہروان راہ حقیقت بجرو شئ نفس
امارہ و نادرستیہاے اس ناکارہ کا حال کہانتک حوالۂ قلم کردن لازم ہے
کیا اسکے مال کار اور اپنے حال زار پر چشم نم کردن کیونکہ روز اول سے یہہ اظلم
اسی فکر مین ہے کہ کوئی ایسی صورت ہو جاوے کہ جس سے اور تو کیا ہے
اپنا عیب اپکو نظر نہ آئے اور جبتک علیل عند الاستطلاع اظہار علت نکرے
معالجہ دشوار ہے حکیم علی الاطلاق ہے یا ورود مددگار ہے زیادہ کیا عرض
کرون مقصد یہ ہون کہ حضور اس مریض کے حال سے توجہ دریغ نفرماوین

بحضور پیر و مرشد بگذارش حال بعارضہ وسواس قلب سقیم واستعلاج مرض خیالات فاسد و خسیسہ

حمد محمود حضرت واجب الوجود ہما شما کا ن قلم و قلم زبان سے چہوٹا منہہ بڑی بات
ہے جہان لا احصی ثناءً علیک کما اثنیت علی نفسک ملیکہ کلام برگزیدگان بارگاہ
مجیب الدعوات و مقربان بزم رفیع الدرجات ہے مثنوی

اے دل از تو در مضیق علم و عین	والد و سر گشتہ بین الاصبعین
ذاتِ پاکت برتر از کیفیت است	چون کنم از جنس کین خاصیت است
می برد اَحْبَبْتُ آن اَعْرَفْ مرا	در رہ کو اہلیتِ آن صف مرا

اور نعت سرور کائنات مفخر موجودات محبوب خدا مطلوب کبریا کہ جسکی زلف معنبر کی صفت مین وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی آیا ہے اور وصفِ رخسار پر انوار مین وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی حد تحریر و احاطہ تقریر سے باہر ہے لوح محفوظ اوسکی مدح سے مملو ذرہ سے خورشید تک نور سے منور ہے

نظم

صدرِ عالم آفتابِ شرع و دین	قدرِ او را عرش اعظم چون زمین
یک پیادہ در رکابش عقل کل	یک سوار اندر صفش روح الامین
در ازل منشورِ او مخر البشر	تا ابد طغرائش ختم المرسلین
من چہ گویم وصفِ او جبار گفت	وصفِ پاکش رحمۃ للعالمین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد تحذمت فیضدرجت اریکہ آرائے صدق وصیانت و جلوہ افروز مسندِ شرع و دیانت قدوۂ اصحاب علم و قبلہ ارباب حلم اصل شجرۂ ولایت و فرع ثمرۂ نہایت مخدومی معظمی مرشدی مولائی مقبول بارگاہ لم یزلی جناب سید قربان علی صاحب مدظلہ العالی فقیر ہمہ تن قاق محمد مستجاب خان مشتاق بعد اداے رسم عبودیت و طریقہ تحیت عرض پیرا ہے کہ یہہ بے پر و بال اسیر دام مجبوری و درماندۂ دوری اپنے حال زار پر بسان ابشار گریان ہے اور عمر بر باد دادہ و طائر جان بے بر و برگ آمادہ پر نوحہ خوان وہ سرمایہ کہ ہنگام ناچاری و وقت ناداری تسلی بخش

دلِ نالان ہو اور وہ راحلہ کہ جسکے بھروسے پر مراحل معنوی کا طے کرنا آسان ہو
پاس نہین پھر منزل مقصود تک پہنچنے کی کیا سبیل ہے اور یہہ وہ سبب ہے کہ جسکی
صبح و دم کوس رحیل ہے کاروانِ عمر پا بر کاب اور دریاے نالہ نالان پر شور
رہرو لنگ بار راہ ناشناسا منزل دور سلسلہ گسستہ قدم خود نا محرم اگرچہ پیش
مدرکہ استغراقیہ حضور کے الف رنج و الم محتاج بیان زبان قلم نہین کیونکہ کونسا
ذرہ ہے جسکے احوال سے مہر محرم نہین الا دلِ بیقرار کی کہ پابند سلاسل رسم
و عادت ہے اس قسم کی تحریر اور اس نوع کے مقالات کی تقریر بعین عین سعادت
ہے کہ یہہ بہی ایک نحو کا مکالمہ روحانی ہے اور مذاکرہ نفسانی بندہ نواز جب کشش
قلبی اور جذب دلی اس وادی ہولناک سے کہ جہان نفس نفیس مدت سے زندان
تلبیس ابلیس مین گرفتار ہے اور اوسکے سبز باغون کی سیر کا عاشق زار سوے
سلک سلوک رہنماے کو آتی ہین قواے نفسانی کو اوس دیو لعین کے جال مکر
مین زیادہ مقید پاتے ہین جسوقت قدم اوٹھانے کا اقدام کیا ہے قدم قدم پر
تعلقات دنیا نے حلقہ دام کا کام کیا ہے عرصہ سے محاربہ فطرت و طبیعت در
ہے الا نہ قدرت شکیبائی ہے نہ قوت گریز و نہ طاقت پرہیز اس مخاصمت سے
سینہ چاک جگر فگار ہے اور دلِ زار بیقرار [illegible] جمل
کے ساتھہ نفس معرکہ آرا ہے غالبیت و مغلوبیت [illegible]
معلوم مشیت ایزدی کیا ہے ناچار اس حدیث دلسوز جانگداز سے گذر کر
کہ مبادا باعث رنج و ملال اور سبب کلفت کلال نشاط آباد خاطر شریف ہو
یہہ ہیچدان نشانہ تیر ملامت و ہدف سہام وقاحت حسب عادت فطری پہر

نامرادی اور تہیدستی پر کہ ہنوز بادیہ ناکامی مین سرگردان ہے اور آوارۂ
وشتِ حرمان بارگاہ معلی مین بیتابانہ بوجہ دنائت دل ندوہگین کمینگی کہ
محض بے مایہ و سرمایہ ہے نالان ہے اور اپنے عارضہ عارض کے لئے
طالبِ درمان آے حقیقت شناس طریقت پناہ اوّل وہ امر کہ باتفاق
عارفان معرفت مواطن داہل اللہ صاحب باطن بتحقیق تصدیق ہوچکا
ہے کہ عمدہ مطالب وخلاصۂ مآرب رہروانِ راہِ محبّت وسالکان سلک معرفت
دریافت نایافت حقیقت معبود برحق ہے جو مصدرِ ہر شئی ہے صفات
حادثہ کو اوس سے منسوب نکرنا چاہیئے اور بفحوائے اشارہ بیان بے دہان
وزبان دو واجب الاذعان تخلّقوا باخلاق اللہ بقدر تاب وتوان اوسکی
صفتون کی موافق خود مہذب الاخلاق بننا چاہیئے دوسرے شرح
حقیقت انسانی کا حسب ارشاد پیغمبر الٰہی اللّٰھم ارنا حقایق الاشیاء کما ہی
کہ جبین مجردان راہِ حقیقت ومفردانِ اقلیم طریقت کی بہی یہہ گفتار ہے
کہ وہ ایک لطیفہ الٰہیہ ہے اور شریفۂ نامتناہیہ اور متکلمین اوسکو حقایق
اشیاء وحکماء متقدمین مادّہ کہتے ہین اور فی الواقع وہ اس ترکیب عنصری
اور مجموعۂ ہیولانی سے جدا ہے جو قوائے کثیف بہیمی سے شریک ہے اور خود
واجب التشکیک دریافت کرنا سخت دشوار ہے اور اوسی پہ خاتمہ کا دارومدار
سوا اوس شاہراہ سے کہ جسکی منزل گاہ خوشنودی یار اللہ ہے طبع نفسانی کو
باغوائے جنود شیطانی گریز ہے اور برخلاف مقصود سلوک کے تقویت و
تربیت خلاف طریقۂ آدمیت مین جست وچالاک اور تیز حصول لذات

یا ہوائے نفس خوراک و پوشاک و مال و منال اسباب و سامان ملک و مکان
میلان خاطر ہے اور نیز جملہ لذائذ و حظوظ انسانی کے گرد ساری و سائر اور
اس شے ناچیز کی تلاش میں رنج و غم کلفت اتم کی برداشت کر کے راحت
و آرام اور بادۂ نشاط کا جام سمجھ لیا ہے اور کام لازم الوقت و فرض حال کو
چھوڑ دیا ہے اس بیماری لادوا کا علاج مقدور کی توجہ پر موقوف ہے کہ مریض
نادار و بد پرہیز اور رد دوا کیاب و تیماردار بھی تو منقلب ہے بعض وقت حالت
افاقہ میں یہ حدث فہم ناقص میں واقع ہو کہ امر اول جو باتفاق جملہ
ملت و مذہب دشوار ہے بلکہ نا آشنا کو دریائے ناپیدا کنار اگر اتفاقی بھی
ہمت ذاتی سے توجہ رہنمائے کامل حلوہ خانہ یار تک رسا ہو تو ہے نصیب
ورنہ حالت تنہائی میں اپنے عیوب نفس کو غور کرے اور یہ ہو سکے تو اخیار نیکوکار
کے اخلاق حمیدہ و افعال پسندیدہ کے ساتھ اعتقاد درست کر کے ویسا ہی
اپنا بھی طور کرے سو سبب اول تو محتاج توجہ خاص حضور ہے اور ثانی بے
اعانت قوت ضبط سے دور ثالث کا پہنچنا دشوار ہے احتمال ہے کہ ممکن
ہو جائے کیونکہ یہ گروہ اکثر غرباء بے سر و پا سرتاپا بیابان ابتلا میں
جو اہل نظر کی آنکھ میں لائق اعتبار نہیں ہوتا ہے اور پیران عز و
احترام میں کامل العیار نہیں ہوتا عند التلاش کبھی دستیاب ہو جاتا ہے
بقول مولوی معنوی مصرعہ ہر کہ جویندہ است یابندہ بود پس اوراد کی
امداد باطنی سے طالب کامیاب ہو وہ بھی اس قصبہ بادرپور سے کہ بمقتضا
آب و دانہ بالفعل حقیر کا مقام قیام ہے کوسوں دور ہے کہ نواب شائع

عام ہے نہ جادۂ صحرائے مرام اور نہ زندگانی کا یہہ حال ہے کہ مثل موج بحر عمان
روان ہے اور مشابہ ریگ بیابان رہگذار فنا مین دوان فرصت قلیل
اور اوقات عمر کی یہہ سبیل قرب بارگاہ حضور سے دور اور تہیدستی مانع
احضار حضور مع حاصل ہتی سے ناکامی کا حاصل ہونا اپنی قسمت کا رونا ہے
یہہ زیست چند روزہ جو بسبب تقدیر کچہہ باقی ہے بزم بے بادہ وساقی ہے
اگر از راہ کرم کریمانہ و بنوازش بزرگانہ گاہے گاہے تازیانہ تحریر نصایح سے
اس توسن نفس سرکش و بے لگام کو تنبیہہ فرماتے رہیگا تو یقین ہے کہ رو
براہ آئے اور یہہ مور ضعیف بہی مقصد دلی پائے تر صدکہ مہر پیدوری ذرہ
نوازی و شفقت گستری اس سے دریغ نفرمائی جاوے شعر

تم مہر آسمان ہو مین ہون ذرۂ زمین		قسمت چمک اوٹہے جو نظر مہر کی دیکہ لیں

اظہار خیالات اسعد و بہتر بخدمت محمد حبیب اللہ خان صاحب ڈاکٹر سانبہر

شعر

خیال تو صد بحر سے بزم ہیہات		چہ است در سر این قطرۂ محال اندیش

جلوۂ عروس ابکار مضامین وہی خوشنما ہے جو نمایش سخن آفرین مین حجلۂ
خیال سخن پرداز سے بواسطہ قلم چمنستان قرطاس پر رونق فزا ہو اور
نظارۂ شاہد کلام ہوش ربا وہی زیبا ہے جو وصف نوشاہ بزم نشاتین مین
لبلون صدف سینۂ بلیمان خوش نوا سے سلک گوہر نظم کا ہار پہنکر بزم ارباب
تحقیق مین انجمن آرا حسن عبارت دلفریب وہی خوب ہے کہ دیدہ در دیکہکر

شکل آئینہ نقش بدیوار ہو جائین اور مضمون ادا بندی ہی مرغوب ہے کہ شائقین
شوق لقائے جمال جلوۂ دلکش ہین بیتاب وار بیقرار کیا اچھا شغل ہے کہ جبین
مقربان بارگاہ احدیت جو بڑے دوربین خرد ور ہین سب سے زیادہ شوریدہ
سر ہین اور جو شوریدگان کوچۂ طامات نشۂ بادۂ الست کے روز ازل
سے ہوشیارانہ مست ہین ولولۂ محبت کے ہاتھون رہرو راہ بلند و پست
اللہ اللہ کیا بیان ہے جسکے ذکر سے ناکامون کی زبان ہی شیرین ہین رشک
شاخ نبات ہے اور سبحان اللہ کیا ذکر ہے کہ جسکے بیان سے کامیاب کامرانی
کے کائنات مضمون پیچیدہ ہین اور معانی صاف وصحیح و مطلب حق ہے اور
عبارت ادق یہی وجہ ہے کہ اکثر باعث جذب دل شوریدگان کلام حمیدہ ہے
اور بیشتر سبب محبت شیفتگان جمال یار احوال چشم دیدہ سربیان
باغ تجلی یار سے گونگے کا گڑ کہا ہے اور سامعین قصہ اوصاف گلفشانے
نہال سخن کا پودا گلزار خیال ہین لگا کر اپنا رنگ جماتا ہے جسجگہ برگزیدگان بارگاہ
معرفت معترف لکلام ماعرفناک ہین پہر ہم کیا ہین صرف ایک مشت خاک یا
قطرۂ آب ناپاک ہین چاہیئے کہ وہ بات یاوہ والی زبان سے نہ نکالین جو موجب
اشتعال آتش خشم خصم ہو اور اوس فعل ناسزا کے فاعل نہ بنین جو باعث انفعال
ہو اور خلاف عادت ورسم اگرچہ اس بزم خیالی ہین شمع دل سوختگان آتش عشق پر
ہزارہا مضمون عاشقانہ کا شکل پروانہ ہجوم ہے اور اوراق خیال پر عبارت
شوق دفتر دفتر مرقوم ہے لا اظہار اشتیاق ہین شائق مجبور ہے پاتنہی یا دور
ہے انجام اسکا عمر لشکر کے ساتھ ہے یاوہ گوئی اس عالم ہین جیسے ہے

چپ رہنے کی بات ہے جلباب خیالات نے آبروئے اولاد آدم کو خاک مین ملایا ہے
یہی وجہ ہے جو خاکی نام پایا ہے چنانچہ حالتِ طفولیت مین خیال رہتا ہے کہ جوانی
نصیب ہو اور شباب مین اوّل تمنائے دولت ابدہ آرزو ہے کہ میسر کوئی
حبیب ہو اوسکی دستیابی پر اولاد کے طلبگار رہتے ہین اور اولاد ملے
تو اوسکی تعلیم و تربیت کی کوشش مین بزار اسرار نہین تعدرات مین عمر
رائیگان مفت برباد جاتی ہے معنوعات کی دیکھا بھالی مین صانع حقیقی کی
کب یاد آتی ہے علیٰ ہذا اسی خیال مین یہہ شکستہ بال بھی گرفتار ہے جب غور
سے چپ و راست دیکھتا ہے تو کوئی یار ہے نہ مددگار ہے بارہا سوچ ہوا کہ
بیگانون کو یگانہ بنانا چاہیئے اور یگانون سے ارتباط بڑھانا چاہیئے الا انقلاب
زمانہ نے اور تقدیر کے کارخانہ نے آس اسباب سے بیسر و سامان کیا اور جان بوجھکر
حرف مطلب سے انجان آپ اس عمر جہل و پنجاہ مین رسالہ غم کو دیار تن ناتوان پر
ایسا مسلط کیا ہے کہ پیغام شادمانی کان تک نہین آتا اور پیک طرب بھی خوشی
کے ارکان نہین لاتا عمر رفتہ کے افسوس اور باقیماندہ کی فکر نے بیانِ گل سینہ
دگار کر دیا اور دستِ ظالم چرخ نے شکل عندلیب زار اس پیرانہ سالی مین اب
یہہ سوجھی ہے کہ جسطرح جناب آخ مکرم برادر معظم مولوی محمد منیر صاحب سلمہ اللہ القدیر
نے حضور سے سچی بدر رشتہ کرکے یہہ کام کیا کہ گرشتہ یگانگت کو از سر نو
استحکام دیا حقیر بھی خواستگار ہے کہ اپنے احباب سے جو بواسطہ یا بیواسطہ
ہین اتحاد بڑھائے اور نہال رسم دنیوی سے پھل کھائے علی الخصوص خلاصۂ
دودمان سلالۂ خاندان شفیق رونق فیض بخش فیضرسان برادر مہربان جناب

محمد حبیب اللہ خان صاحب سلمہ الرحمان جو بواسطہ جناب بہائیصاحب مکرم مسبوق الذکر ایک نوع کی قرابت
ہم دامانی ہے از دیاد تودد ہوتا کہ رفع تزدد مولینا ایسہ نذیر بمشورہ جناب خوشدامن صاحبہ مکرمہ سلمہا جو در ینولا
وارد بہبا دیپور ہین خیال مین گذری کہ اگر حضور قرۃ العین احقر کو اپنی فرزندی
مین منظور فرمائین اور عزیزی نور چشمی خود کے دیدار سے اس ناکام کو مسرور
تو کمین عنایت ہے اور حکم خدا و رسول کی سچی اطاعت بدین نظر عریضہ ہذا ابلاغ
خدمت کرکے مترصد ہون کہ جواب باصواب سے مطلع فرمایا جاؤن زیادہ ادا

رقیمہ کو عطیہ خان مہربان عبدالرحیم خان صاحب تخلص دار تخلص غازی

رباعی

ان تلخ مزاجون کی محبت یہ بجا	وعدہ ہے میٹھا زہر گویا انکا (قسم تمنا کو)
ملتا منظور ہے تو تمنا کو نمط	جلکہ ہو بزم یار مین کھد ورتنا (تمنا تیلی)

الحمد للہ رب الودود کہ تنباکوئی دو بار تلخ رد شیرین کار عطیۂ حضور نے
کہ جسکا دہوان کشتہ کشور حسن کے زلف عنبر بار کو بسان سنبل پریشان کرتا
ہے اور گل باغ ریحان اوس ریحانی کے گل کا دم بہرتا ہے گرمجوشی اوسکی لایق
نظارہ ہے کہ مشتاق لب بلب ہونے کے حقہ سے خواستگار ہین اور وہ دہوان پیچ
ادارہ ہے فلک حقہ بازکو اوسکی دلبری پر پیچکی ہے اور خم گردون کو سرگوشی پیچ
گلگرکی مانند کہل ملی مستان مجلس سرور کا سرور افزا ہے اور تلخ مزاجان شیرین
ادا کو تلخی اوسکی گوارا جو اوسکے لئے شیرینی درکار ہو تو گور گور ہی سے قند
ناپسند ہو مصری تلخکام ہے شیرے سے فرہاد شیرین سے اس بات مین نبات کرسکے

ایسا دم بند ہو جب آتشکدہ جلنے مین وہ رشک عنبرین سارا اپنا جسم جلاتا ہے
اوسدم شکر لبون کے لب ملاتا ہے اس سیہ بختی پر سبز رنگون کو اشتیاق
مرغوب ہے کہ جسکا طالب ہر مطلوب ہے اس متمنی ملاقات کو جل جلا کر شاد کیا اور آپ نے
بہی یاد کیا تو یون یاد کیا کہ کہین دود آہ بہی نکلتا ہے یا یون ہی سلگ سلگ کے
جی جلتا ہے انشاء الله الور مین آپ تشریف لائین اور احقر کو یاد بہی نفرمائین شعر

وعدے جہوٹے تیرے اکثر ٹہیرے		ہائے کیونکر دل مضطر ٹہیرے

ہم تو ابتک ہمدمی پر دم دیتے ہین یہہ معلوم تہا کہ آپ ہی ہیرت دم دیتے ہین
وعدۂ رونق افروزی بہادر پورسے حاضری سے مجبور کیا ورنہ الور کتنی دور
تہا اب یہہ فرمائیے کہ ملاقات کی کیا تدبیر کیجائے آپ ہی الور مین آئیے گا
یا بندہ آپکو تم تک پہونچائے کیونکہ اب رشک منقل یان آتش فراق سے سینہ
ہوگیا ہے دشوار جینا ہوگیا ہے افری تہانہ غازی کا جب سے سریج وان زیب
ہے ادسی دن سے دود آہ کا سائبان ہے نالہ ہر دم سر ہے پیچ ہے کہ ہستی
مرکوب توسل فانی کی نشانی ہے تلخ زندگانی ہے اگرچہ ضامن رزق بقولہ
آیہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰہِ رِزْقُهَا رازق مطلق ہے الا تلاش اسباب
وجستجوئے سامان مین دیکہو کہ سینہ قلم تک شق ہے اے جناب فالفاحب محتشمی و
معظمی زہ رہ کے یہی خیال ہے رنج پر رنج ملال پر ملال ہے کہ کیا حقیر دو انگل پرچہ
کاغذ کا بہی سزاوار نہ تہا جو یون محروم رکہا اور اپنا تو ہنوز وہی احوال پر اختلال
ہے کہ غم و الم سے مقرین ہون نشاط خواب خیال ہے بار دام کشش دام سے زیادہ
سر گران ہے بندہ ان دنون مین اس قول ہزار فیع السودا کا شایان ہے شعر

یاران صف کی بیعت ہے وہان دندغۂ تہمت	آسودگی کی جرت ہے یہان آہ وہان ہے

پیچ پیچ پڑتا جاتا ہے اور تصدیع خلاف تعلقات مین دمبدم زیادہ گہٹتا جاتا ہے
چھٹکارا اس سے دشوار ہے ہان اگر کشتی اجل ہاتھ لگجائے تو اس بحر آلام دنیا سے
چہٹکارا ہے اظہار بیان پریشانی بکر طول ہے حادثات جہان روبکار ہین حال منفعل
کشتے کی کونسی سبیل ہے علاوہ اسکے قانون اسلام مین حرف شکایت زبان پر
لانا آپکو ہدف طعن بناتا ہے کہ بغور دیکہئے تو آئین فاعل حقیقی کا گلہ ہے نازک
معاملہ ہے لازم ہے کہ جیسے رہے ہم ہمارے بجادۂ تسلیم و رضا سے باہر قدم
ہمارے اقتضاء انقلاب گردون پر شاق ہے اور رضائے الہی کے درپے
ناخوش حالت اضطرار مین جبکبھی کوئی حرف لب پر آجاتا ہے تو لب تربت ہے ورنہ خلاف
آدمیت اس عجلت مین جو کچھ حوالۂ قلم ہوا ہے معاف فرمائیے ہمارے مقدمہ
مفارقت اور اپنی بے اعتنائی کا منصفانہ انصاف فرمائیے دیگر یہہ کہ انہون مین
دہائے وا ہو وہ تصبہ ہذا نے زمانہ چنگیز و ہلاکو کو بہلا دیا ایسا طوفان اوٹہایا کہ جہان
زیست ہندوستان کو منجدھار مین ڈوبا دیا نوجوان اس بے پیر کے ہاتہون سلفہ
بنگئے اور پس ماندون کے سینۂ غم سے بسان غربال چہن گئے صحیح المزاج کو اسکی
ہیبت نے مارا ہے اور سقیم الحال تو غریب بیچارے بازار مرگ مین ملک الموت زندون کا
خریدار ہے اور تذکرے مردون کے بار بہ دار کیا سخت گہڑی ہے کہ ادہر طبیب نبض
دیکھ رہا ہے ادہر اجل سرہانے تاک مین کہڑی ہے غیر حس کے حس ہوجاتے
ہین اور اپنون کو دیکھ دیکھ غش پہ غش چلے آتے ہین ہجوم غم و الم یاس و ماتم کا
رسالہ بنگیا ہر حباب بحر حسرت آہ آتش فشان و نالۂ گرم فشان سے تبخالہ بنگیا

مجملاً اونکے دو عادت ترغم افسزا جان فرسا ہوئے ایک میر حسن علی بادلے کرہ والیکا ارسال دوسرے مشفقی نیر دز خان صاحب کے والد بزرگوار کا انتقال ایکروز مین واقعہ ہوئے دونون شخص اللہ بخشے اپنی اپنی وضع مین انتخاب تھے بیہ سلامت روی مین اور وہ زہد عبادت مین لاجواب تھے فرط تحیر سے آئینہ آسا حیران ہون بجز انا للہ وانا الیہ راجعون کیا کہون حکیم علی الاطلاق اس بلائے عظیم و عارضہ الیم کو بحق رسول مقبول دعائی دعا قبول دور کرے دلون کو مسرور کرے آمین ثم آمین۔ زیادہ آداب +

اشتیاق نامہ آرزوے ملاقات مین و نیز ترسیل نسخہ جات مین

شعر

برنگ رسم پردازان تکلم ہم بھی کرتے ہین	وگرنہ معنی الفت عبارت سے زیادہ ہے

باعث کثرت شوق مشتاق وعدہ ملاقات رفیق صادق الوفا ن تہا کہ جسکی دلولہ اشتیاق نے کہان کہان پہرایا آخر کار گردش دور دوار کی بدولت جیکر اک اپنے ہی مدار پر صورت پرکار پہر آیا واللہ اعلم متواتر انفعال سے بعض حالات خاص کے توقف کو کس قسم کے اکرام مین شامل کیاہے کہ جب تک بیاض چشم انتظار مضمون ابر بہری اشک سے سیاہ ہنو مردم دیدہ کی زبان تر ہ سے بلند صدائے واہ واہ ہنویا تا وقتیکہ عارضہ حرارت قلب سے منقابہ تنگ عارض ہنو سوائے تبرید وصال صحت بخش عارضہ عارض ہنو مگر اس صورت مین بہی قدردانی انعام منعم خداوند قدرت ہے کہ جو درحقیقت ایک نعمت اور بالائے

نعمت ہے اور مضاعف کرنیوالی غنیمت دائی حصول مقاصد وافیہ ہے جو
بالاسئے غنایم اتفاقیہ ہے اور جب مقدمہ اس عنوان پر مرتب ہوا تو

مضمون اِس رباعی کا رباعی	کام اپنا نہ سعی و التجا سے ہوگا
بیگانہ سے اور نہ آشنا سے ہوگا	مشتاق اوسی پہ تم بھروسا رکھو
جو ہوگا وہ افضالِ خدا سے ہوگا	اپنے حسب حال صادق اب ہوا

ابتک موجب تاخیر ترسیل تسلیم نامہ ہنگامۂ فراق وتصور ملاقات تھا اور چشم
پرآب سے ہنگامِ گونا غیرت برسات مریض مرض مفارقت اگر حسرت دیدار کو عصائے
مردمِ چشم بیمار نہ بناتا تو حیران انجمن تحیر کارگاہ بیکاری مین جہت تماشا
باغ جہان شکیب اوس بن آتا بوجہ خیال سجدۂ حضوری کہ رشکِ بالین جمعیت لذیذ
ہے یہ پرندہ عالم بیہودگی بالائی مین تحجر آرام گیر ہے حسب ایمائے سامی مخوابیہ
امراؤ کو جانب حضور خود و تحریک عدیدہ آمادہ کیا تھا اور اوسنے بہی آپکا ارادہ
کیا تھا مگر اوردن کی آتش بیانی انفساخ ارادہ کے بانی ہوئے بلکہ کشتی مقصود
باد مخالف اور طوفان تنور کا بانی کیا معلوم تھا کہ شیرین کلام اس کام مین تلخکام
ہونگے اور آرزو مند ناکام اب اگر حضور بقولے الکریم اذا وعدہ وفا وقت
معینہ پر رونق افروز بہادر پور ہوئے تو یقین ہے کہ حقیر آزاد اور حضور بہی بامراد
ہونگے سو انشاء اللہ العزیز اگر زیست منظور خدا ہے تو کیا بعید ہے کہ انجام رمضان
ہماری عید ہے آج فلاطون زمان و ارسطوئے دوران حکیم سید ارشاد علی صاحب
سلمہ الولی سے ملاقی ہو کر سب حال عرض کیا جو نسخہ جناب موصوف الذکر نے
تحریر فرمائے ملفوف ضراعت نامہ ہذا ابلاغ خدمت ہین۔ زیادہ ادب۔

بحث اثبات تشبیہ و استعارات مین اور مثال مستحکم ان مقالات مین

شیر بیشۂ سخنوری رشک خاقانی و انوری جناب فیضمآب مخدومی معظمی و استادی
مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر سلمہ اللہ مین آفات الدہر کل کے روز بعد نماز جمعہ
جناب مولوی صاحب نے وعظ مین فرمایا کہ ایکروز آنحضرت ختم رسالت مع اصحاب تمثۂ
جناب مرتضی اسد کبریا کی دولت سرا مین تشریف فرما ہوئے امیر نحل ایک پیالہ شہد
بھر کر اوس وقت کا ہی ما حضر تہا روبرو لائے جناب سید المرسلین باعث ایجاد
زمان و زمین نے نگاہ دقایق آگاہ سے اوس عسل مصفا مین ایک بال دیکھا
حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس طاس و عسل و بال کی تشبیہات بتاؤ
مناسب لائق استعارات بیان کرو اوّل صاحب تحقیق ابو بکر صدیق نے عرض کیا
کہ طشت مرد مسلمان ہے اور شہد اوسکا ایمان اور جو ایمان ہمراہ لیجائیگا وہ باریک
از مو ہے اپنی توبیہ گفتگو ہے دوسرے حضرت معدلت مآب عمر ابن الخطاب نے
الناس کیا کہ طاس مملکت اور عسل حکومت اور انصاف بال سے باریک سوا ہے
یہ فہم مین آیا ہے تیسرے جامع قرآن عثمان ابن عفان گذارش پرداز
ہوئے کہ لگن علم ہے اور پڑھنا عسل ہے اور بال سے باریکتر اوسپر عمل چوتھے
اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب متکلم ہوئے کہ ظرف مہمان کی صورت ہے
اور عسل اوسکی خدمت اور رضامندی اوسکی اشکال ہے جیسے باریک بال پانچوین
حضرت خیر النسا جناب فاطمہ زہرا یون لب کشا ہوئین کہ بدن زن پارسا ہے اور
عسل حیا اور پردہ نامحرم باریکی مین بال سے ہی کم ہے من بعد تا جدار کونین برگزیدۂ
دارین آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ طاس معرفت خدائے عزوجل ہے اور

استماع کلام معرفت عسل دل مین سکا چہپا نا بال سے باریکتر ہے یہ خبر ہے اسی اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بعد استجازت کہنے لگے کہ اطباق راہ خدا کے بزرگ و برتر ہے اور چلنا اوسپر عسل خوشگوار تر اور رضائے باری عز اسمہ باریکتر از مو۔ بندہ نواز جو کہ شعرا مدام اسی جستجو مین رہتے ہین کہ کہین سے کوئی مضمون تازہ لائیے نئی بات بنائیے اور علما اونکی مذمت مین مبتلا ہین استعارات خوب او تشبیہات جدیدہ و عدیدہ کو جو کہ اپنے مین بہ رعایت اثبات تشبیہات کیواسطے خوب جواب دندان شکن ہے اور رفع اشتباہ عدم جواز استعارات کو حجت روشن پس بہ نزدیک حقیر خیالات نیک نیک ہین اور بدبندہ لوگ جو نفس شعر و سخن تشبیہات و استعارات کو خوب نہین جانتے ہو وہ حُسن کلام کا اسلوب جانتے قرآن مجید فصاحت و بلاغت سے مملو ہے اور مولانا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی یہ گفتگو ہے

شعر

شاعری کز جز مدح پیغمبر		جاہلانش کفر خوانند از نجر

البتہ ممدوح و معشوق جاندار کی مدح و تعریف مین حد سے زیادہ نہ بڑھے جو دیدہ و دانستہ تیغ طاعنان کے مونہہ پر چڑہے اگرچہ اہل کلام نے بحوالہ حدیث نبوی اوسکا نام بھی مبالغہ رکھا ہے کہ آنحضرت نے حلہ کے ادبا کو دیا فرمایا ہے درینولا ایک مسدس نعتیہ لکہا ہے وہ جہت ملاحظہ ارسال خدمت عالی ہے توقع کہ براہ بندہ نوازی درست فرما کر مرحمت فرمایئے

قول قال در باب طلب استمزاج ترسیل قصیدہ بحضور والی بہوپال مثنوی

ای بسر بر شرع دین مالک الرقاب		فائق بر اہل عالم چو بر انجم آفتاب

واقف اسرار فروع واصول ماہر دقائق معقول ومنقول خبردار نکات کاشف
رموز جزئیات وکلیات محدث کامل مفسر بے بدل جناب مستطاب مخدوم ومحتشم
معظم ومکرم مخدومی واستادی مولانا بالفضل اولانا مولوی محمد بشیر سلمہ اللہ
رب القدیر۔ فقیر حقیر ہمہ تن تاق مشتاق۔ بعد ادائی گلدستہ سلام بطریق
سنت نبی خیر الانام مدعانگار ہے المنۃ للہ کہ تا دم تحریر نمیقہ ہذا جامہ حیات
چاک ممات سے بری ہے اور شاخ نہال زیست ہنوز شاداب اور ہری ہے
لیکن زندگانی یعنی عبادت حقانی جس سے مراد ہے بوجہ تفکرات معاش وترددات
تعلقات برباد ہے دس برس سے آوارۂ دشت ادبار ہون دل چاک چاک
ہر متنفس کی نظر مین ذلیل وخوار ہون۔

شعر

اشک حسرت داغ فرقت نالہ گرم واہ سرد	[illegible]

اگرچہ کچہہ ناخن بندی ہو گئی ہے تو وہ کفیل صراف نہین طبیعت اس ورد
کشتی سے صاف نہین ایک جگہہ پر مامور ہون بوجہ اس قلیل البضاعت کے قریبون
سے دور ہون جبکہ حضور کی قدمبوسی کا خیال آتا ہے دل برگ خزانی ہو کر اوڑا جاتا
ہے غنچہ خاطر صحبت غیر جنس سے پژمردہ رہتا ہے آلام مفارقت احباب شب و روز
یہ دل زار سہتا ہے ارادہ نظم کرنے کتاب شوکت الاسلام کا تھا کہ بڑا بڑا یہ مشغل
کام کا تھا لیکن عسرت اور تعلقات کے کثرت کا مانع ہوئے یہ بات بہی فلک
کجرفتار کو ناگوار ہوئی بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ اپنے قبلہ مقاصدات وکعبہ مرادات
سے رجوع کیجیے کوئی اصلاح نیک لیجیے وہ یہہ ہے کہ مینے ایک قصیدہ مدح جناب
نواب صاحب بہادر دام فیوضہ مین لکھا ہے مگر اوسکے پہونچانے کی کچہہ سبیل نہین

سوائے حضور کے کوئی مددگار و کفیل نہین اگرچہ صلاح و دولت ہو تو خدمت
مین روانہ کرون کوئی موقع مناسب سمجھکر معہ کیفیت مختصر کے پیش کر دیجیے
کیا عجب ہے کہ حضور کی سعی اور جناب نواب صاحب کی قدردانی اور قسمت
کی یاوری سے کوئی صورت نکل آوے امید کہ جواب سے مطلع فرمایا جاؤن زیادہ حدادب

تحریر مکرر بعدم وصول جواب عریضہ سابقہ بہ شعر

فریاد سے کے دن تو مرا یا بہلا جواب	سنتے نہین سوال وہ ہے اسکا کیا جواب

سریر آرائے اقلیم کلام جلوہ افروز بزم شرح کلام ملک العلام نخل بند
چمنستان معانی آرایش آرائے بازار سخندانی چراغ راہ طریق نبوی مہر آسمان
شریعت مصطفوی حامی دین متین ماحی بدعت ضالین کلید گنجینہ نکات
کاشف رموز حدیث و آیات قاموس علوم شریفہ بحر جواہر فنون لطیفہ رشک
ماہ منیر جناب مخدومی استادی مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ رب القدیر
نامہ نگار ضعیف البنیان پس از ادائے رسم سلام خامہ فرسا ہے کہ ازین قبل
بتاریخ انتیس ۲۹ جمادی الاول عریضہ بگذارش حال پر اختلال ارسال حضور پرانوار
ہوا تہا جواب کا خواستگار ہوا تہا آج سولہ روز ہوئے کہ ہنوز منتظر ہون مجبور مصدعہ
پہر ہوتا ہون کہ جواب نیاز نامہ سے شاد فرمایئے دور افتادون کو بہی یاد فرمایئے
اعادہ بیان لا یعنی دردسری کی نشانی ہے کہ ایک قصہ طولانی ہے مگر بوجہ خیال
تلف پرچہ سابق مکرر بیان کرنا ضرور ہوا بمقولہ مثل الغرض مجنون مجبور ہوا
واضح یاد کہ درد ہمولا مفلسی گریبان گیر ہے فقیر تر تہیدستی کا نخچیر ہے زیست آگوا

اور دل زار اجل کا طلبگار چند روز سے خیال آیا کہ کوئی تدبیر نکالئے رنج کو اس
ڈھب سے ٹالئے چنانچہ ایک قصیدہ مدح جناب نواب صاحب دام حشمتہ مین تحریر
کیا ہے مضمون رنگین پابزنجیر کیا ہے لیکن اوسکے پہنچانے کا کوئی ملو نہین د
مددگار بجز ذات سامی اور نہین بدین نظر بذریعہ عرضداشت سابق استمزاج
طلب کیا تھا اوسکے جواب سے بھی محروم رہا لہذا بار دیگر مکلف خدمت ہون کہ
جو اجازت پاؤن تو وہ قصیدہ بہیجدون

ارسال قطعہ تاریخ وفات معہ دیگر حالات نظم

زہے عنایت کلکت معانی آرائے	کہ گرد دیدہ ما را بنور جان روشن
بنامہ قابل فیض کرامتم اوزن	سواد معنی اقبال بیدلان روشن

پس از ادائے سجدات لوازم عبودیت سجدہ شکر ضرور ہے کہ یاد
دل ناشاد کی تسکین گوشہ خاطر ہے نہ کہ دوربی قلم سے امید قوی ہے کہ
مثل ہزار داستان زبان سے وہ بات نکالے کہ جسکے سننے سے کوئی شخص
ناخوش ہو جبین پیشانی پر نہ ڈالے رباعی

از جراءت اگرچہ منفعل گردیدم	وز شوخی اظہار خجل گردیدم
صد شکر کہ بردنامہ ام رنگ قبول	بیدل بودم ہزار دل گردیدم شعر
بیت و غزل ہمہ گل باغ ثنائے تست	موزونی کلام دو عالم دعائے تست

ظاہر ہے کہ مین لائق نہین جو کوئی مجھکو یاد کرے میرے اشعار بھی سے طبیعت خوش دل شاد کرے نالائق مشہور
با فان ہون بے ہنر نگی فن مین طاق ہون حضور سے قدردان کی قدردانی ہے جو میرے

کلام کو پسند فرمایا سخن سنجون سے داد کا ملنا نتیجہ شاعری ہے سو مینے پہر پایا
ایسی باتون سے بجز ہیچ حسرت کچہہ حصول نہین مین خود جانتا ہون کہ میرے
اشعار نزدیک اہل معانی قابل قبول نہین لیکن ارشاد عالی کی تعمیل ضرور ہے
بات نہ ماننا ادمیت سے دور ہے مخمس غزل خاقانی منسوب بہ شیطانی علیحدہ
ایک بند کاغذ پر صاف کرکے بہیجتا ہون اگرچہ شش و پنج مین ہون بجز اسکے اور کیا
لکہون کہ مجہکو آرزو سے مطلب نہین کوئی صاحب واہ واہ کرین تو کرین مگر طنز
و تشنیع سے تو باز رہین دنیا مین کونسا بشر خطا سے خالی ہے بے عیب ذات
خداوند عالی متعالی ہے دونون مصرع تاریخ وفات سیدہ سردار دولت کے
بیمثال ہین مصنف اسکے حقیقت مین صاحب کمال ہین مصرع

رئیس جہان باد سردار دولت ۔ بعدد کے بارہ سو چہیاسی (۱۲۸۶) ہوتے ہین یہہ صحیح ہے یا وہ
صحیح ہے جو آپ نے اوس مصرعہ کے نیچے ہندسہ بارہ سو ستاسی (۱۲۸۷) لکہا ہے اگر آپ کی
تحریر درست ہے تو کیا تعمیہ تخرجہ ہے یا اور کوئی قاعدہ اسمین مورخ نے رکہا ہے
غور سے معلوم ہوا کہ ہمزہ کا ایک لیا ہے ایسے بڑے مورخ نے یہہ کیا کیا ہے سب پر
ظاہر ہے کہ ہمزہ قاعدہ تاریخ سے باہر ہے یا آج تک مین غلط سمجہا ہون جو داہیات
تک رہا ہون سوچون گا اگر کوئی مثال یاد آگئی تو نیچے لکہہ بہی دونگا اور جو آپ
اسکا حال جانتے ہون تو مطلع فرمایئے صرف میری تحریر لاطائل پر نجائیے
علاوہ اسکے مجہسا شخص جو نظم کی تقلید سے محض ناواقف نثر مین مسجع و مقفیٰ سے
عاری اصول شاعری کی ٹکسال سے باہر محاورہ دانی سے دور مثل بازاری پنچ
تاریخ کیا کہتا لازم تہا کہ چپ رہتا مگر کیا کہون سنکر خاموش نہین رہا جاتا ہے ہر بات

جواب جس سے جیدا بتناب ہے دیا جاتا ہے اور صحیح تو یہہ ہے کہ دست میدان سخن بے انتناب ہے جو او سطر ن گیا ہے محروم نہین پہرا ہے شہباز فکر میبا اپنی بلند پروازی دکھلاتا ہے کوئی نہ کوئی مرغ مضامین تازہ باندہ لاتا ہے یہہ تو ہم نہین کہین گے کہ اس وادی مین یکسان سوار و پیادہ ہے بمقتضاے فضلنا بعضہم علی بعض ایک سے ایک زیادہ ہے اپنے اپنے حوصلہ کے موافق تعلی کی سب لیتے ہین حتی الوسع بات کو ہاتہہ سے جانے نہین دیتے ہین چنانچہ دیدار حسن صاحب نے فرمایا ہے کہ مین فکر کرکے تاریخ ضرور کہونگا داد شاعران سخن فہم سے لونگا مولوی محمد نیاز علی صاحب جو نپور مین آج کل تشریف رکہتے ہین اس سبب سے ہم نہ اون تک پہنچ سکتے ہین نہ آپکا پیغام کہہ سکتے ہین اور جناب مرزا صاحب اٹاوہ تشریف لیگئے ہین اور رنجور ہین بالفعل وہ بہی اس کام سے مجبور ہین صرف مین اپنے خذف ریزہ پیش کرتا ہون امیدوار اس بات کا ہون کہ سب صاحبون کے نزدیک مقبول ہو تاکہ میری محنت و جانفشانی حصول ہو مصرعہ گر قبول افتدزہے عز و شرف

قطعہ تاریخ وفات جسکے چارون مصرعون سے چار سن ہجری وعیسوی وغیرہ نکلتے ہین

رونق جنت ہوئے سردار دولت آج کیا ہر اک یہ صرع مین ہے مشتاق ایک سال	جان پاس آل عبا کے ہو تو کیا حشر ہو اے الہی فاطمہ کے ساتہہ اوسکا حشر ہو

ہر چند کہ بڑے منشی صاحب کی خدمت مین نیاز حاصل نہین مگر ملازمت کی امید ہے صرف حسن اخلاق غایبانہ سنکر مشتاق و مشتاق تر ہون مثل ذرہ کے طالب

خورشید ہے میرا آداب دست بستہ عرض کر دیجیے بیٹا نہ کہنے کے سبب بہت یار اپنے دوش پر نہ لیجیے۔ شیخ نادر علی و منشی کریم بخش و امید علی و عابد علی و افضل علی و اکبر بیگ و وزیر خان و غفور خان و دیدار حسن و سید علی اصغر و مرزا گوہری سانرسب صاحب و دونوں صاحبوں کی خدمت میں سلام علیک عرض کرتے ہیں فقط الله بس باقی ہوس۔ تازہ یہہ ہے کہ دیدار حسن صاحب کا حال لاادبالی روز بروز زیادہ ہے کم نہیں فکر تاریخ آجتک نہیں کی ایسے شخص سے امید بیفائدہ ہے جسکو کچھہ غم نہیں کل روز یکشنبہ صبح سے بارش ہو رہی ہے سردی ایسی ہے کہ جوانمردوں کے ہوش کھو رہا ہے اسوقت تک خورشید کی شکل صورت عنقا معلوم نہیں کہ مشیت ایزدی کیا ہے مہاوٹ برسات کا عالم دکھا رہی ہے پہاڑی بن کشمیر کی کیفیت آرہی ہے جاڑے کے مارے رضائی سے ہاتھہ باہر نہیں نکلتا ہے۔ ہاتھہ کی لرزش کے سبب قلم بار بار پھسلتا ہے نادر علی صاحب گھر جانے کے واسطے سواری کی فکر کر رہے ہیں ہم یاد بخیر آپکا ذکر کر رہے ہیں بندوبست گارد خزانہ کا بدستور قائم ہے آیندہ آداب عرض کرتا ہے اسکے سوا اور کیا لکھے شعر مثال ہمزہ متروک کا قاعدہ تاریخ میں شعر

گفت تاریخ وفا تش ناسخ	گوئیا قامۂ عرش افتاد

فقرات چند تاریخ ولادت برادر زادہ حکیم سید ارشاد علی صاحب کھیتلوی

وہو صراط النعیم بسم الله الرحمن الرحیم جناب حکیم امیر ارشاد علی صاحب زاد الله ۱۳۰۲ ۱۳۰۲

آداب قبول بندگان حضور ہو۔ اور نوید مقدم اقبال برادر زادہ ازدیاد دولت
اول خورسیدیہ بہار من ہے۔ توام جام شادمانی انبساط شہنشاہی
یا اللہ یہ تیسیر نہال کامرانی باکام۔ اور مدیتہائے اطرفہ جدید شاداب علی الدوام
شادی تولد مولود ابداً بادا باز بیب تزوجاد مبارک باد۔ بنبی اشرف الزمان ثقیل
بنی کون ومکان وبآلہ الامجاد۔ راقم الکلام مشتاق بعد ترتیب کتاب بفرمایش رفیقی
۱۳۰۲

رنج دنیا پر ملال بیجا ہے اور الام عارضہ کا خیال بیجا ہے

تقدیر خلاق لوح وقلم نے صفحۂ قضا و قدر پر روز ازل اسطرح قلم جاری کیا ہے
اور واقفان رموز اسرار حقیقی و ناقلان اخبار تحقیقی سے یون سننے مین آیا
کہ ہر ایک نے بادہ کشان انجمن قرب حضرت احدیت سے بقدر قوت ذائقہ اسکے
جام بلا و مصائب کا مزا چکھا ہے اور رہروان بادیہ شوق و اشتیاق نے حسب
درجات مقامات ہمیشہ طریق صعب المسالک گوناگون مین قدم رکھا ہے تاکہ
مینائے شراب مہلک سے جرعہ نوشی آسان ہو اور چشم سالکان طریقت مین
صعوبات بلندی و پستی منزل مقصود یکسان سید انبیا اشرف اصفیا محمد مصطفے
نے کہ باعث ایجاد ممکنات ہین اور مختار کائنات اس دار دنیا مین اہل قریش کا
کیا کیا ظلم و ستم نہ سہا ابوجہل و ابوسفیان نے در پردہ در کنار بر ملا کیا کیا نکیا
تا زیست دست کفار و منافقین تیر بلا سے رنج پر رنج اوٹھائے مگر شکایت
زبان سے نہ نکالی بجز شکر شکوہ لب پر نہ لائے آخر کار مغموم ہوکر اس عارضہ
سے کوس رحیل بجایا جنت الفردوس کو قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا

بندہ نے ان سے اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو کہ مظہر رحمت رحیم و مرکز لطف کریم
تھے شروع شباب سے حالت متابعت شریعت میں لاکھوں بلائیں پیش
آئیں ہزار معاندین سے بے ادبانہ باتیں سنائیں الا ضبط کیا دامن رضائے
الہی کو ہاتھ سے نہ دیا پس اگر کسی نے خط مستقیم سے نکلکر اور جادۂ اعتدال سے
چلکر دست درازی کی تو کیا عجب ہے مشیت ایزدی کا سبب ہے فرمان احکم الحاکمین کو
تسلیم کرو کسی کو الزام نہ دو بندوں کو زیبندہ نہیں کہ چون و چرا کریں بلکہ لازم
یوں ہے کہ خاموش ہو رہیں حرف نازیبا کسی کے حق میں اپنے مونہہ سے ہرگز نہ نکالیں
غصہ کو کہ فی الحقیقت ایک دیوزادہ ہے حتی المقدور سامنے سے ٹالنا
ورنہ پشیمانی اٹھاؤ گے پچھتاؤ گے والسلام

بجواب شفاعت نامہ و نیز دیگر والا نامہ

جناب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ مزاج شریف تا بر تین خطوں کے
جواب میں آپ کا ایک خط آیا اور اس میں بھی لکھا تو کیا لکھا کہ مدت سے تمہارا مکتوب
نہیں آیا ہم ہی نہیں سمجھ گیا یہ فقرہ مجھے نہیں ستایا ہے کا کاتب زبانی فرصت
دخل معقول دیا ہے اسواسطے اپنا حال آپ لکھنا اچھا ہوتا ہے کیا کیون
آپنے ایسی کاہلی کی کہ جسکا انجام ہیچ ہو اور یہ بیہودہ نوبت کا ہر ہفتے ہے ۱۲۰۲
ذرا ذرا سی بات کیواسطے خوشامد کرانا پسند ہے سمجھو تو اب بھی کچھ نہیں مگر اب
چند روز میں خط کتابت کی مہارت حاصل ہو سکتی ہے دیکھو تمہارے ساتھ والے
محمد اسمعیل مولوی محمد بشیر صاحب کے سالے مولوی ہو گئے ہیں شاعر ہو گیا تم ہی

اگر محنت کرتے تو کچھ نہ کچھ ہو جاتے اب اپنے لڑکون کے پڑھانے مین تامل نکرنا
کہ وہ بیچارے بھی کہین یون ہی نہ رہ جاوین محمد فیروز کے بابا ایک لڑکے نے
اسکول مین فارسی و انگریزی و تاریخ و حساب و جغرافیہ وغیرہ مین اوّل درجہ کا
امتحان دیا حکام نے اوسکی تنخواہ کردی سال آیندہ کے امتحان مین یقین ہے کہ
کوئی نوکری معقول اوسکو ملجاویگی خوشدامن صاحبہ کا آنا اوس عرصہ تک جسقدر
تمہارے پاس رہی ہین ممکن نہین ہے ہم بھی مستحق خدمت ہین اور تم اندر کو
تنہا جاوگے یا مع اہل و عیال کے اور حالات یہان کے کیا لکھون ایک سانحہ
تو بہتن خان کے گھر پر ایسا ہوا کہ قابل تحریر نہین معلوم کس کی بددعا پڑی کہ اوسکی
بہن اور بی بی تہوڑے سے دنون مین چت پٹ ہو گئین واحد خان بیکار بیٹھا ہوا
ہے غفورن کے سینہ مین ناسور ہو گیا ہے ننی بیوہ ہو کر مع ایک بچہ یتیم کے
زندگی کے دم بھرتی ہے بیشک اوسکی جوانی پر افسوس کا مقام ہے کہ چند روز مین
کیا سے کیا ہو گیا اللہ اوسپر رحم کرے اور اوسکے لڑکی کی عمر مین برکت دے
شیخ سدو کی مولی مٹی کی ایک یہی نشانی باقی رہ گئی ہے آدمی قضا و قدرت لاچار
ہے کون جانتا تہا کہ ایسا ہو جائیگا سدو کی نزع کے وقت کو خیال کرنا چاہیئے
کہ کیا گذرا ہوگا بڑے بڑے ارمان دنیا سے دل مین لیگیا حقیقت مین دنیا
عبرت کا مقام ہے اسپر گھمنڈ نافہمون کا کام ہے تمہارے ساتھ آغاز ملاقات
مین کیا کیا کر گیا انجام اوسکا یہہ ہوا کہ داغ حسرت لیکر مر گیا آدمی کو چاہیئے کہ
اگر کوئی کام اچھا نہ بن سکے تو کسی سے بگاڑ بھی نکرے بقول مشتاق مصرعہ
بلت وہ کر کہ جس سے بات رہے - ورنہ بعد مرنیکے کوئی یاد بھی نہین کرتا

کہ کون تھا کہاں گیا چند روز مین نشان گو نک نہین ملتا کہ کہان تھا کیا ہوا
ہم اپنے جلسون کو یاد کرتے ہین تو خواب و خیال معلوم ہوتے ہین دنیا عالم
طلسم ہے یا گلشن بے ثبات کہ کبھی آمد فصل گل سنکر مثل بلبل ہنستے ہین گاہ خبر
خزان مین بسان شبنم روتے ہین سچ ہے مصرع کون سا گل ہے جسمین
خار نہین ❊ ایک ہمارے یہان ایک صاحب کو بھی ہم سے ایک امر واقعی مین چشمک
ہو گئی تھی چند روز کے بعد بلا ملاقات وہ ملک جاودانی کو چلے گئے ابتک
کچھہ خبر نہین کہ کہان ہین اتنا معلوم ہے کہ شہر خموشان مین اونہون نے
سکونت اختیار کی ہے سو وہان کوئی توسل رسل رسائل نہین جو خبر بھیجین اگر ہم بھی
وہان جائینگے تو صورت نہ دکھلائینگے کیونکہ وہ غبار جب یہان دل سے نہ گیا
تو وہان کیا خاک صاف ہووینگے مگر تم یار پاک طینت آدمی ہو جیسے ملتے ہو
خوب ملتے ہو کچھہ اگر آنیکا ہی قصد ہے اگر آج کل آؤ تو اچھا ہے حیات الرحمان کو
اوسکے نانی بہت بہت پیار اور دعا کہتی ہین اور سب لڑکون کو دعا والسلام خیر الکلام

روزہ دارون کی کیفیت تشنگی کی شدت

بندہ نواز سلامت **شعر**

اضطرابی آج ویسی ہی ہماری دل مین ہے	جو تڑپ جو بیقراری طائر بسمل مین ہے
	شدت گرمی و آتش عطش سے ہر تن مو

رشک بال سمندر ہے اور تاب آفتاب وحدت باد سموم سے ہر ذرہ خاک بحرت
اخگر اسوقت مین رمضان شریف آئے ہین کس جاہ و تجمل سے تشریف لائے
ہین کہ چھوٹے چھوٹے بچے بدایاے روزہ ہاتھون پر رکھے ہوئے استقبال کو

واسطے گہرون سے دوڑتے چلے آتے ہین اور بزرگ لوگ بوجہ ضعف و ناتوانی
لڑکہڑاتے جاتے ہین اور جو جولان صف شکن ہین آب چاہ مین چاہ خوطہ زن ہین
سہ پہر کے وقت رنگ روفق ہوتا ہے جانب سپہر دیکہہ دیکھکر ہر ایک منتظر
شفق ہوتا ہے جسطرح سرما مین سوئے افق بسببِ خورشید کے دیکہنے کا انتظار
رہتا ہے ویسے ہی آج کل اوسکے نہ چہپنے سے جی بیقرار رہتا ہے یہہ شکایت تعب
نہین ہے بلکہ آشنائے اداے ارکان اسلام مین کثرت رنج باعث ازدیاد گنج ہی
بعض وہ ہین کہ تمام روز مشقت شاقہ اوٹھا کر شام کو آب تازہ و نان شبینہ
پر قناعت کرکے شکر گذار انعام پروردگار ہین اور بیشتر بحالت حصول خسخانہ
و برف آب عذر لنگ ظاہر کرکے روزہ خوار الحمد للہ کہ حضور کے نواسے ہشت سالہ
یہہ شوق روزہ داری ہے کہ ایکروز واسطے سحری کے نہ اوٹھایا تہا تمام دن
رو رو کے جان کہوئی باقی بہہ وجوہ خیریت ہے زیادہ آداب

ارسال کتاب روضۃ المحبین تو ایجاد تصنیف ابن عماد

بموقف عرض جناب قبلہ و کعبہ مخدومی و مکرمی و استادی مدظلہ العالی عرض پیرا ہے
کہ فی الحقیقت یہہ سفر قندہار سفر آخرت کا نمونہ تہا بلکہ اوس سے بہی شدت تکالیف میں
دونا لیکن وہان کے بعض اکابران ملت و اعیان ریاست کی ملاقات اور تلطف
و مدارات نے رنج راہ کو یک لخت دل سے بہلا دیا اور سیر دریا و گلگشت چمن و
تفرج مرغزار نے باغ ارم کا نقشہ آنکہون سے اسی دنیا مین دکہلا دیا علی الخصوص
آقا میر سید حسین قندہاری رضوی کی حظ صحبت مقتضی اس بات کی ہے کہ حضور کو

ہی اونسے ملنے کی تکلیف دون زیادہ کیا عرض کردن علاوہ اسکے ایک جلد
روضۃ المحبین تصنیف ابن عماد بخط ولایتی بطلا جو سید صاحب موصوف
نے عنایت کی ہے واسطے ملاحظہ اقدس کے ارسال خدمت ہے اگر محکمہ
تو مثنوی شعاع مہر بسبیل ڈاک روانہ فرمایئے حقیر سے اوسکا ذکر سنکر
نہایت مشتاق ہین اور مخمس غزل خاقانی سے بہت خوش ہوئے یہ سب
فیض حضور کا ہے حسب الارشاد عالی تلاش فیروزہ سے غافل نہین ہون خوشوقت
کبھی کوئی پتھر رنگ بیٹا پوری دستیاب ہوگا روانہ کیا جائیگا زیادہ آداب

سلسلہ جنبانی نسخے بیان ہین اور ذکر معاملہ شادی برخورداران ہین

الحمد للہ الذی جعل لبشر اجعلہ نسبا وصہرا وکان ربک قدیرا ۔ زیب عنوان
حمد خلاق الانام ہے اور زینت بیان نعت رسول کرام علیہ الصلوۃ والسلام
آرایش کلام توصیف آفرینندہ مہر وماہ سے ہے اور زیبایش عروس سخن تعریف
رسالت پناہ لیکن ابتداء آفرینش سے آجتک اوسکی انتہا کسی نے نہین پائی
ہے جب قلم کو اوٹھایا ہے تو عاجزی سے گردن جھکائی ہے ناچار حرف اعتراف
قصور زبان پر لاکے بسبب مدعائے ضروری آتا ہون حرف مطلب زبان پر لاتا
ہون واضح ہو کہ عالم ارواح مین روز ازل یا جس سے جسکو تقارب تھا وہ اس دار
ناپائیدار مین بھی کسی نہ کسی بہانہ سے بمصداق مقال باجلے ملاقات حضور
لامع النور و حقیر خستہ حال سے ہے ورنہ کجا اکبرآباد مسکن احقر اور کجا ساکنان شہر

امر ت سر کہان بہادر یور مین بمقتضائے آب و دانہ اس نالایق زمانہ کا آنا اور
کہان جناب کی قدمبوسی سے مشرف ہوجانا جو کہ اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ
اس بات پر مجبور کرتے ہین کہ قدم مبارک سے ایک لمحہ دور رہون مگر بند
تعلقات سے مجبور ہون لہذا مکلف خدمت ہوتا ہون کہ۔ شعر

نہ ملاقات ہتی جب تک کہ ملاقات نہتی		اب ملاقات ہوئی ہے تو ملاقات رہے

لیکن یہہ سوچتا ہون کہ تا بکے البتہ ایک صورت ذہن مین گذری ہے بشرطیکہ
عز قبول سے مشرف ہو تفکر طبع ہر طرف ہوا اور وہ یہہ ہے کہ عزیز از جان
عبدالوہاب محمد مستطاب کو اپنی غلامی مین آپ قبول فرمایئن و دست شاد ہون
ہم اپنا مدعائے دلی پایئن اعتبار کو تصدیق اتحاد ہو عزیزون کا گھر آباد ہو تو سرفراز
کہ جواب سے فرماز فرمایا جاؤن نامہ مقصد کو چومون آنکھون سے لگاؤن اگرچہ
یہہ درخواست چھوٹا منہہ بڑی بات ہے الایہہ طریقہ یون ہی عہد آدم علیہ السلام سے
اسدم تک جاری دن رات ہے زیادہ والسلام۔

تحریک معاملہ شادی اطفال مین اور طومار طویل و بکراحوال مین ۔ شعر

میرے سوال کا نہ کسی نے دیا جواب		میرا سوال ہی ہے بقول و نکے لاجواب

جناب من پہلے اس سے عریضہ بہت بہورا روانہ خدمت شریف ہوا تہا کہ جسکے جواب
تحریری کا ہنوز منتظر ہون مجبور مصدعہ خدمت پہر ہون کہ درخواست سابق نیاز
کیش کو قبول کیجیے اجازت فرمایئے کہ سامان رسوم نسبت مرسول کیجیے

اگرچہ قاصد کا کلام زبانی ہے لیکن فرماتے ہیں کہ گوشۂ خاطر اقدس میں
احقر کی جا ہے لیکن تحریر خواہ تقریر صاف صاف خوب ہے کہ اہل حقایق کو
یہی اسلوب مرغوب ہے اور جو ایک بندہ زادے کو آپ رکھا چاہتے ہیں حاشا
جو ہمکو اسمین کچھ بھی عدول ہو بشرطیکہ اسیطرح طریقہ تعلیم علوم مبذول ہو
تاکہ ہماری امید برآئے اور تمہاری بھی آرزو حصول ہو جائے اور جو تفتیش
حال خاندان مدنظر ہے تو اوسکی یہہ خبر ہے کہ اگرچہ ہم لوگ ملقب بہ خان ہیں
اور بزرگ ساکن قدیم شہر ترکستان مگر آیہ اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے مضمون
پر عاشق ہزار جان تنگ چلنی کی پابندی ملحوظ خاطر ہے اور اسیکی جستجو ہے
ورنہ یہہ بات موجود دو جگہ ہے اول خاص اپنے خاندان میں دوم تمام شہر
ہندوستان میں چنانچہ ابھی ایک خط مقام اٹاوہ سے کفایت اللہ دارو غہ
جیل خانہ اٹاوہ کا کہ اونکی پوتی موجود ہے جسکا باپ تہانہ دار اٹاوہ ہے اور
دوسرا اکبر آباد سے کہ وہ ایک ریلوے ملازم تین سو روپیہ ماہوار کے
ہیں اونکی دو لڑکیاں ہیں مگر بوجہہ تحریک سامی اونکا جواب تو ملتوی ہوا
حضور کے حال چلن کو سنے سرا اسواسطے مکرر ملتجی ہوا اگر یہہ بات یون نہ
ہے تو اوسکی قبولیت مین کیا انکار ہے اجازت دیجیے کہ حسب رواج خاندان
خود مین سامان رسم روانہ کرون زیادہ کیا لکہون طول طومار ہے نیفر خط کا امیدوار
ہے ترصد کہ براہ عنایت جلد عطا فرمایئے اور باستماع احوال ناسازی طبیعت
ملال نہایت ہے شافع الامراض مرض جسمانی سے حضور کو دور رکھے ابد آباد تک ہر بلا سے
محفوظ اور ہر طرح مسرور رکھے آمین ثم آمین گھر مین سلام کہدیجیے اور لڑکیون کو دعا

تقریر رافع اشتباہ بخدمت غلام محی الدین صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت مقبول شاہ

شعر

بنا محرم نشاید گفت اسرار نہانی را	بہ پیچ چون قلم در نامہ پیغام بانی را

فقیر مشتاق جناب برگزیدۂ آفاق سے بحالت کسلمندی الوسے کیں جو آیا تھا عارضہ خیال تکدر طبع عالی سے نہایت رنجور رہا اور حسب الاقرار جب بروز یکشنبہ پھر وہان پہونچکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوٹ کو لوٹ گئے عدم حصول ملازمت پر تاسف ہوا ناچار واپس آیا اللہ تبارک تعالی جلد اپنے فضل و کرم سے شفاء کلی عطا فرمائے اور حقیر کو شرف ملازمت سے کامیاب اور دعائے قلبی مستجاب متعلقین احقر کو ہمراز سامی سے ملنے کا شوق کمال ہے الا عذر لاحقہ سد راہ و مانع وصال ہے وعدۂ گرامی جو بعد عید تھا اوسکو گذرے عرصہ بعید ہو گیا اور ہنوز روز اول ہے حالانکہ منہاج السلوک مین ایفائے عہد فرمان ہے زنگ شکوک کا آئینہ قلب سے دور ہونا بجز صیقل انوار افضال تدریہ الہیہ محال ہے کہ بیشتر وہ طریقہ جو موجد ادبار ابنائے روزگار ہوا ہے یہی شیوۂ ناقدردانی ہے اور زید و ستون بلند ہمت پر سعی ایذا رسانی کہ کثرت مجموعۂ اوہام سے اپنے تصورات بوجہ ناتوان کو توانا و فربہ سمجھنا کا نتیجہ ہین اولجہنا ہے عجب و نخوت اسکا مال ہے لاطائل خیال ہے اول شبہ بدمذہبی جو ذہن نشین ہے لاریب فیہ خدشۂ ابلیس لعین ہے کیونکہ بندہ زمرۂ اہل سنت والجماعت سے مشہور ہے اور طریقت مین قادری نقشبندی بواسطہ جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سید قربان علی صاحب

ادام اللہ فیوضہ ممبر اجلاس کونسل راج ہوئے چیو بدر اسکی صداقت منظور رہے تو اکبر آباد کتنی دور ہے دوم تحقیق حقیقت رشتہ داری جسکو خود زبانی جامع مسجد انوہ مین عرض کر چکا ہون حقا کہ وہ درست ہے اور اگر اسپر بھی وہ قابل قبول نہین تو خیر اس شک پر وہی قول صادق آویگا کہ گلشن دہر مین بے خار تو گلاب کا بہی پہول نہین سیوم یہہ اندیشہ کہ بلا دریافت حسب و نسب ذات والاصفات لڑکا دینے کو آمادہ ہو جانا کوئی نیا شناختہ ہو جانا شناخت و کلا آیا بلکہ اس نظر سے کہ دو مرتبہ بہادر پور مین مستفیض ملاقات ہوا اور ایکبار کوٹھہ مین جا کر دیکھا یا لوگون سے سنا کہ بہت نیک بخت پاک طینت اہل طریقت ہین بفحوائے آیہ کریمہ الیہ اکرمکم عند اللہ اتقاکم و نیز بقول شیخ علیہ الرحمہ

شعر

ہر کرا جامہ پارسا بینی	پارسادان و نیک مردانگار

معلوم ہو گیا کہ بہت اچھی آدمی ہین فقط اگرچہ وہ تحریر کہ جس سے اقرار مفہوم ہو اور وہ مدارات عند الملاقات کے جیسا دلائے رسوم ہو سکن التہاب قلب و مقوی خیالات دماغ ہین اور گرامی نامجات سامی اس راہ مین ہمارے چشم و چراغ مگر جب تک صاف صاف اعلان ہو کیونکر اطمینان ہو لہذا مصدع خدمت شریف ہون کہ جو امورات دریافت طلب لائق طمانینت دریافت ہو چکے ہین تو پہر رسم اہل رسوم مین کیا دیر ہے اور اگر ہنوز کوئی بات باقی ہے تو اجازت دیجیے کہ بندہ حاضر خدمت ہو سینہ در سینہ پوچھ لو اور یہ آن تو لیت و لعل خوب نہین خوبون کا یہ اسلوب نہین کہ طول امل کو اہل حقیقت اچھا نہین کہتے ہین وہ تو اور بہی تفکرات مین رہتے ہین پہر آپ سا حامی دین متین و ماحی ملل ضالین اس طریقہ خلاف اہل اللہ کو پسند کرے

تو تعجب کا مقام ہے حضور کی تو شہرت نیکنامی عام ہے اور جو رضائے شدن
بعد قبول ہونے انحراف مائل ہے تو بندہ اسکا کب قائل ہے وہ وقت کیا تہا جو
ہدیہ پیام حقیر منظور ہوا اور آپ سے ادا زنفور آجتک منتظر آمد سوم رہکر مجبور ضرغامت
نامہ مرقوم کیا امید وار ہون کہ جواب باصواب سے پیشتر دریغ نفرمائے زیادہ آداب
اور آزجانب والدہ عبدالوہاب بی سکینہ بیگم کو بعد سلام واضح ہو کہ تمنے تو کنج تنہائی
سکونت اختیار کرکے زمانہ سے انوکہے طور پسند کئے ہین کہ
شعر

ایک ان ہے تو پانچ سات نہین		ایک ہی بات کو ثبات نہین

میری جان دنیا کے کارخانہ مین حضرت آدم علیہ السلام سے تا ایندم بادشاہ سے فقیر
تک کسی کی بیٹی ہمیشہ ان باپ کے پاس نہین رہی ہے اور عزت دار کے گہر مین تو لڑکی
سیانی ہر وقت رنج کا سامان خفت کی نشانی ہے کیا تم نہین جانتے ہو کہ خدا و رسول کا
حکم بھی یہی ہے کہ بیٹا نرکہو شادی کر دو پہر تم کس سوچ مین ہو جو کوئی پسند نہین آتا
ہمارے کلیجہ کو دیکہو کہ تمہاری خو بو دیکہے بغیر لڑکا دینے کا اقرار کر لیا اسپر
بہی تمہارا دماغ آسمان پر چڑہا جاتا ہے غمزہ کے مارے پاؤن زمین پر نہین دہرتے
ہو مانا کہ حسن مین پری ہو عیب سے خالی خوبی سے بہری ہو
شعر

ہمسا ہی تمہین چاہنے والا نہ ملیگا		تم کہتے ہو ہمسا کوئی اچہا نہ ملیگا

کوئی آسمان سے تو اوترنے ہی سے رہا انہین ہمجنسون مین شادی کرنا پڑے گی
پہر کیا حیلے حوالے ہین ہمارے بہروسے مین تو ہمارے کہنے کی دو لڑکیون کی نسبت
ہو گئی اور تمہاری طرف سے آجتک جواب لائق اطمینان حاصل نہین ہوا خدا کی قسم اگر
مین آنے کی قابل ہوتی تو ضرور آکر تمسے بالمواجہہ گفتگو کرتی مجبور ہون ان انشاء اللہ

ارادہ ہے خدا پورا ہی کردیگا اب یہہ کہو کہ تمکو یہہ بات منظور ہے یا نہین اگر منظور
ہے تو اسکا جواب صاف لکہہ بہیجو کہ اندنون مین ہماری جناب والدہ صاحبہ بہی تشریف
رکہتی ہین اونکو اور لڑکیون کی دادی صاحبہ کو رسم کرنیکو بہیجدون اور تمہارے
میان مولوی تو ہین مگر ان معاملات سے ناہی خبردار نہین یہہ کیا بات تہی کہ برس
ڈیڑہ برس ہونیکو آیا اور ہان نہین کا کچہہ جواب نہین جو خط آتا ہے گول مول آتا
ہے اب نہین میرے سر کی قسم ہے کہ جو تمہارے دل مین بسی ہوئی ہے صفا لکہہ
بہیجو لڑکیون کو دعا ۔

واقعات اہل عالم پر افسوس و اظہار تمنای پابوس

جناب قبلہ و کعبہ حضرت ولینعمی مدظلہ العالی ۔ کیفیت اوضاع ابنائے روزگار کی
دیکہہ دیکہہ کر آنکہین کہلتی جاتی ہین وہ باتین جو کانون سے سنتا ہون اور
وہ حالتین جو آنکہون سے دیکہہ رہا ہون ضبط تحریر مین نہین آتی تعجب ہے کہ باوجود
ترقی علم اخلاق کج خلقی کی کثرت کیون ہے اور تہذیب سیکہہ کر بداطواری کی شدت
کیون اگر زمانہ کی شکایت زبان پہ لایئے تو ناروا ہے اور اہل زمانہ کا گلہ کیجیے تو وہ حکم
غیبت جو اشد مِنَ الزِّنا ہے پس مناسب تو یون ہے کہ خاموشی بہتر ہے اور صبر خوبتر
تاہم باوجود اس ضبط و استقلال کے کبہی کوئی نہ کوئی حرف زبان سے نکل ہی جاتا
ہے حق الامر منہہ سے کہا جاتا ہے معاملہ جناب بیگن خان صاحب و لالہ دیبی داس
خزانچی جس سے تمام شہر خبردار تہا اور صلاح و تقوی بہی خان موصوف کا قابل تعریف
و اعتبار اوس مقدمہ کی شہادت ادا کرنے پر ناحق ہدف تیر طعن و ملامت ہون
اور مورد اکراہ و نفرت یہہ خبر بہ نظر اطلاع گذارش ہے اور دست بستہ خواستگار

سفارش کہ عندالملاقات اون سے فرمائے کہ عذر جسارت وعفو انحراف شرارت
چاہیے نہ کہ دوسرے کے درپے تحقیر حقارت زیادہ آداب

مکتوب ایسال سلاح نادرۂ روزگار و طلب کتب اخلاق وسیر اخبار ابرار

مستظہر مستمندان سلامت ۔ مفاخرت نامہ حضور جواہر نصایح سے معمور بدست
محمد ظہور آیا سر پر رکہا آنکہون سے لگایا قبل ارشاد عالی کے مجہے معلومہ کے چال چلن
کی دیکھا بہالی کا خیال ہے اسوقت تک کوئی امر مذموم لایق عرض حال نہین
آیندہ زیادہ تر احتیاط رکہون گا جو بات قابل التماس ہوگی عرض کرون گا
بالفعل ایک کٹار فولادی جوہر دار اور ایک قبضہ شمشیر جہازی آبدار جہت نذر
سامی مرسول ہین امید کہ قبول فرمائے جاوین ۔ اور کتاب بحر العلوم شرح
مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مطبوع مطبع منشی نول کشور ملجاوے تو بسبیل ڈاک
مرحمت فرمائے حسب تحریر عالی قیمت اوسکی روانہ کیجائے گی نفحات الانس مولانا
جامی علیہ الرحمۃ کیا نادر کتاب ہے کہ سبحان اللہ اوسکے دیکہنے سے کمال حظ حاصل ہوا
نہایت بشاش دل مضمحل ہوا آجکل بوجہ کثرت بارش باران دالان دولت خانہ
عالیہ آب ریز ہے اور سمند دیوار شرقی صحن خانہ کے چلانیکو ہر قطرۂ آب مہمیز تمام
مردمان خانہ پابرکاب ہین کہ خدانخواستہ اسکے قدم اوکہڑے تو ہمارا قیام غیر ممکن
ہے تدبیر سرسری ہین اگرچہ دوا دوش خوب کی مگر مفید نہ پڑی بنظر اطلاع
ملتمس ہوکر مستدعی ہون کہ اگر اجازت ہو تو سبکو بسواری ریل دسطرف روانہ

کر دون یا کوئی مکان برائے جیب کے بہین لے لون ترصد کہ جواب سے مطلع فرمائے

زیادہ آداب ۔

تازہ رقم جواب نامہ مدلل لائل متکلم

رباعی

جب بر سر مہر سپہر دوار ہوا	وہ ماہ لقا سامنے مین دوچار ہوا
تکرار سوال وصل پر آخر کار	انکار کے پیرایہ مین اقرار ہوا

المنتہ للہ کہ نامہ نامی و صحیفہ گرامی مودت آگین تو دو قرین ہرکارہ ڈاک لایا معزز و ممتاز کیا ممنون فرمایا ارشاد عالی ہر طرح بجا اور درست ہے جو فقرہ ہے مدلل و جیت ہے لیکن کار کر دنی کو کرنا ہے چاہیئے جیسا کہ قول سید الانبیا ہے کہ اے علی دیر نکرنا تجہیز و تکفین موتے مین اور نکاح اناث واولے فریضہ مین اور یہہ امر نہ خاص جہت فوائد خود رقم ہے بلکہ حق دوستی حوالہ قلم ہے کیونکہ جو سال و ماہ شام و پگاہ گذر گیا اور گذر رہا ہے حصہ زیست مقررہ سے کم ہوتا ہے کہ یہہ عمر عزیز مثل برق رہگذار ہے اور اوقات زندگانی بسان موج بحار ناپایدار وقت گذشتہ کا ہاتہہ آنا حد امکان سے دور ہے اور باقیماندہ بھی پردۂ غیب مین مخفی و مستور درمیان ماضی و مستقبل ایک وقت ہے کہ جسکو حال کہتے ہین اوسے اپنی عمر خیال کرکے جو کام کرنا ہے کرنا چاہیئے دیدہ و دانستہ غفلت پر الزام نہ دہرنا چاہیئے

شعر

جو فرصت ہے غنیمت ہے غنیمت جان فرصت کو	کہ نقد وقت فرصت ہو کے کیون لیتا ہی غفلت کو

اور جو وہ شاد ہم بر ہم فی الآخر کے پاس ہو تو المنتشار کہو تمنت کو بہی پسند کرو کہ مصداق مقال ایک عالم با عمل کا حال ہے جیسے نکاح دختر کے معاملہ مین ایک کافر سے

مشورہ کیا تہا اور اوسنے بعد عذر بر خلاف طریق کیا خوب جواب دیا کہ ازدواج
مشروط بکفارت ہے کہ جسکا پابند ہر ایک اہل مذہب و ملت ہے اہل اسلام
دین و مذہب کو کفارت جانتے ہین اور اہل روزگار مال و مکنت کو ہمارا اصل و
نسب بردار مدار ہے یہہ مشورہ کا مآل کار ہے اب اگر اتباع دین اسلام منظور ہے تو
دین و ملت کو اختیار کرو اور جو سنت اسلاف درکار ہے تو اصل و نسب کا
اعتبار او راگر عادت اہل روزگار مرغوب ہے تو تلاش جاہ و مال خوب ہے یہہ بات
اوس حق شناس کو بہت اچھی معلوم ہوئی اور دین کو سب پر غالب سمجھکر اپنے
غلام مبارک نام سے جو مرد ہوشیار تہا اور متقی و پرہیزگار نکاح دختر کردیا جس سے
عبداللہ مبارک امام اہل اسلام زاہد زمانہ و عارف یگانہ پیدا ہوئے پس بدانست
احقر اور بقول شاعر مصرعہ درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ۔ علاوہ
اسکے اطوار چال چلن سو وہ اہل حقایق سے محجوب کب ہین اس بات پر متفق سب
ہین کہ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ واقفان رموز معرفت و دانایان
اسرار طریقت نے بواسطہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب حجاب قلب کو چشم بصیرت سے
اوٹھاکر نور یقین سے دیدۂ بینا کو منور کیا ہے جسکے ذریعہ سے بفراست حقیقی مہم
دریافت حال نامعلوم کو سر کیا ہے ۔ شعر

بلکہ گر از دور نامت بشنوند		بر ہمہ حالات تو واقف شوند

پہر تعجب ہے کہ آپ سا شناور بحر شریعت و آشنائے دریائے طریقت ایسا
حرف زبان پر لائے جسکے سننے سے آئینہ تحیر روبرو آکر منہہ دکھلائے اور مزید احتیاط
اسکا خیال ہے تو کیا مضائقہ ہے اس استفسار مین بہی ایک قسم کا ذائقہ ہے اور احقر تو

سبطرح مطمئن ہے کیونکہ نہ مجھکو جنون ہے نہ سر سر حسن ہے جو جو بہو شمہ موجود
الزام لگاؤن اچھے کو برا بناؤن بقول عارف مستند حضرت مولانا عبد الصمد
رحمت اللہ علیہ شعر

مرد حقانی کی پیشانی کا نور	کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

ایضاح اہل طریقہ وارثان اطفال سے زیادہ بیجا قیل و قال ہے بقول مضمون
کل شئے یرجع الی اصلہ خلاصہ کلام اصل مرام یہہ ہے کہ جواب صاف سے
مطلع فرمائیے لیت و لعل درمیان نہ لائیے ایسا نہو کہ بقول شاعر سندی نژاد
دبدہا مین دونون گئے مایا ملی نہ رام۔ دوسری جگہہ سے جو اونکے پیغام آئے ہیں
ہین ناکام رہون اور خدانخواستہ آپکی جانب سے بہی بے نیل مرام مشورہ دو قی کا
طے ہوتا کیا مشکل ہے جو مقام ہے وہی منزل ہے چال چلن کو اہل بہادر پور
سے پوچہہ لو سوائے اسکے جو کچہہ اور دریافت کرنا ہو ہمسے دریافت کرو اور یون تو عمر
نوح چاہیے اور حیات خضر آپ کی زندگی ہی تمام ہو جائیگی اور یہان بہی صبح
کی شام اس عجلت مین مضمون طویل کو مختصر کرتا ہون اور دست بسر زیادہ ذا
جہت رفع دوران سر نسخہ علیحدہ تحریر ہو کر ملفوف صراحت نامہ ہذا ابلاغ
خدمت ہے حسب ترکیب مسطورہ استعمال فرمائیے انشاء اللہ شافی مطلق
شفا عطا فرمائیگا گھر مین سلام کہدینا اور لڑکیون کو دعا۔

تازہ عبارت اظہار فراست

حکمت مآب فطانت انتساب حق شناس حقایق اساس خبردار نکات معارف

ومعانی سالک مسالک رہبنی وکاردانی پردہ کشائے غوامض حکمت الہیہ
نکتہ دان رموز سفیدی وسیاہی عالم اسرار نامتناہیہ برگزیدہ افاضل
انام خلاصہ اکابر کرام جالینوس زمان فلاطون دوران جناب حکیم محمد یار خان صاحب
بسل سلمہ اللہ رب النور دالظل واضح ہو کہ فی الواقع احکام شارع علیہ السلام
مبنی بحکمت بالغہ ہین اومنبع خیر وصلاحیت کاملہ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر
بنور اللہ کہ حدیث مشہور ودنیا ودین ہے کلیۃ اجزاء علوم حکما متقدمین
سے ہے جو بات اون لوگون نے کمال جستجو اور انتہا درجہ کے غور وتامل سے
پیدا کی تہی وہ اس طریقہ صادقہ کے صاحبدلون کے ضمایر خورشید مأثر پر آئینہ
نمط ہویدا ہے امیر سید علی ہمدانی نے جو کتاب ذخیرۃ الملوک مین اونکے اقوال نقل
کئے ہین کہ بہت سفید رنگ اور سبز چشم بے شرمی وسخت روئی فسق وبدخوئی ضعف
عقل وبد دیانتی سستی رائے وبیمرولی کی دلیل ہے اور استہ تلی ٹہوڑی اور
کہوسا اور تیز نظر اور چوڑی پیشانی اور سر کے گہنے بال ہونا اشرار وافرار کی
سبیل قول حکما ہے کہ وہ شخص افعی سے زیادہ برا ہے اور بال سخت ومیگون نشان
دلاوری وصحت دماغ ہے اور نرمی اوسکی دلیل بددلی وخوف وکم فہمی وبرودت
دماغ کا نون اور مونڈہون پر بال سوا ہونا علامت جرأت وحماقت ہے اور سینہ
وشکم پر زیادتی سوختت طبع وکند فہمی وعلم کی حجت زردی مونشان بیوقوفی وغلبہ
شوق دزد ودریخی ہے اور سیاہی اونکی دلیل ادراک وعقلمندی اور رنگ مو
اوسط درمیان سرخی وسیاہی دلیل اعتدال صفاہت ہے یہہ قول صاحب
تحقیق رموز ونکات ہے پیشانی فراخ اور بے شکن خصومت وحماقت اور غلبہ

شوق و لاف و گزاف کی نشانی ہے اور باریک و نحیف فرومایگی و عجز و خساست
کے بانی مبانی اور متوسط معہ چین جبین نشان صدق و محبت فہم علم و ہوشیاری
و تدبیر کی دلیل ہے یہ فراست شناسون کی قال و قیل ہے گوش دراز نشان
جہل اور بعض حالت مین تندخوئی اور قوت حافظہ کا نگہبان اور خرد اور چوڑی
حماقت کی پہچان معتدل نشان اعتدال احوال بلا قیل و قال ہے بڑے بزرگ و لبیا
ہو نشان سخت کلامی و ترش گفتگو اور کھینچی تک کھچی ہوئی بھوین تکبر و لاف کی
علامت ہے اور سیاہ و اوسط درمیان کوتاہی و درازی نشان فہم و فراست
سے بھری کھچی آنکھ ہے اور بڑی اور بتیر لطف نشان حسد و بیحیائی و کاہلی و خیانت
ہے اور سکون چشم و کم حرکت ناوانی و کم فہمی کی علامت اور بار بار پلک مارنا
اور نگاہ تیز سے دیکھنا حیلہ گری و مکاری و چور ہونیکی صداقت ہے اور سرخی
چشم شجاعت و دلیری کی حجت اور گرد مردم چشم زرد نقطے کا ہونا نشان شر
انگیزی و فتنہ پردازی کی علت ہے چشم متوسط درمیان خردی و بزرگی -
سیاہی و سرخی نشان فہم و ہشیاری اور دیانت و بندہ نوازی و پردہ داری
پتلی ناک نشان چرب زبانی و نرمی و ملایمت ہے اور خرد دلیل شجاعت -
اور پھیلی ہوئی نشان دوستی و شہوت اور کشادہ سوراخ علامت غضب و آفت
سوراخ فراخ اور بیچ مین موٹی ہونا نشان بیہودہ درائی اور متوسط میان
فربہی و لاغری و درازی و خردی حجت فہم و عقل و نیک رائے فراخ دہن علامت
رائے صواب و شجاعت اور موٹے ہونٹھ نشان حماقت اعتدال لب معہ سرخی
نشان رائے صواب پاس لحاظ و آداب دانت ناہموار اور کج نشان مکر و حیلہ و خیانت

اور کشادہ و برابر دلیل تدبر و امانت و عدالت گال پر گوشت اور پھولے ہوئے نشان جہل و درشتت خوئی اور پتلی اور زرد رنگ بلا عوارض نشان بد باطنی و بد خصلتی اور اوسط نشان اعتدال آواز بلند اور بھاری نشان شجاعت اور باریک جیت بدگمانی و تہمت اور معتدل نشان حسن کفایت و تدبیر اور ناک مین بولنا دلیل حماقت و غرور و کم فہمی کبر اور بات مین آہستگی نشان خوئی اور وقت تکلم ہاتھ ہلانا نشان زیرکی و تدبیر و خوش اسلوبی کوتاہ گردن نشان مکر و خیانت اور پتلی اور لمبی گردن نشان بیدلی و حماقت فربہ گردن علامت جہل و کثرت خوراک اور متوسط نشان صدق عقل و تدبیر پاک بڑا پیٹ نشان جہل و خساست و بیوقوفی و نامردی و فتنہ و فساد اور لطافت شکم و سینہ بدرجہ اعتدال نشان حسن رائے و دمغائی عقل و اتحاد و شانہ و پشت فراخ نشان خفت عقل و جوانمردی او پتلے کھوے علامت بد خصلتی و بد مذہبی اور انگلیان اور ہتیلی لمبی دلیل دانائی و قیمت ہر کارا اور نشان سرد ہشیار اور موٹی پنڈلی نشان نادانی و سخت خوئی اور معتدل نشان اعتدال حال فقط

اس امت مرحومہ کے ادنی ادنی اشخاص نے خاک گور مردہ صد سالہ کو دیکھکر اونکے حالات بتلا دیئے ہین چنانچہ چشم دید حقیر ہے کہ جناب خلیفہ احمد حسن صاحب الہ آبادی سلمہ اللہ الہادی نے مقام فیروزآباد مین شیخ قاضی بشارت علی صاحب مرحوم کے مرقد پاک کو دیکھکر حسب و نسب شکل و شمائل عادت و خصائل جملہ حالات ماضی و حال بالتشریح تمام و کمال بیان کر دیا پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ جو کچھہ ہماری بہتری اور بھلائی کی باتین ہین وہ اس دین مبین مین موجود ہین جس نے

اس سے منحرف ہو کر دوسری جانب رجوع کیا ہے وہ بھٹکتا پھرا ہے اپنے دل کو صاف کرنا چاہیئے پھر اوس دل کے آئینہ سے دیکھکر انصاف کرنا چاہیئے کہ گھر مین کیا نہین ہے جو اور کہین سے ہے زیادہ نیاز +

پھر وہی ذکر معاملہ نسبت و شادی کی فکر ۔ رباعی

لبریز ہے کیا ایاغ اپنا مشتاق	ہے عرش پہ جو دماغ اپنا مشتاق
لایا گل مکتوب ہے کیا رنگ مراد	دل بر مین ہے باغ باغ اپنا مشتاق

جناب من نوازشنامہ آپ کا چودھوین محرم کا لکھا ہوا آج اٹھارھوین کو شام کیوقت ہرکارہ ڈاک لایا حال یہہ ہے کہ اسوقت تک میرے پاس منشی قاسم علی صاحب تشریف لائے اور نہ کوئی دوسرا عنایت نامہ آپکا آیا جو معلوم ہوتا کہ آپنے قاسم علی صاحب کی معرفت کیا دریافت کیا اور خط مین کیا ارقام فرمایا اور اس خط مین بہی اوس معاملہ کا کچھہ ذکر نہین ہے معلوم ہوا کہ آپ کو ادہر کی فکر نہین ہے جو کہ دراصل یہہ تحریر بہ تحریک و اصرار تمام مشفقی و مکرمی میر احسان علی صاحب و میر محمد علی صاحب عمل مین آئی ہے پس سوائے اونکے کسی دوسرے شخص کی معرفت اس بارہ مین گفتگو باد ہوائی ہے کیونکہ اپنی بدنامی اور آپ کی حفظ مراتب کا بدرجہ اتم خیال ہے پاس لحاظ کمال ہے علاوہ اسکے مجھکو کسی کی بات کا اعتبار نہین سوائے حضور کے کسی کے قول پہ دارمدار نہین کیونکہ ادہر والے کتنے کچھہ مین کرتے کچھہ ہین اگر کوئی امر دریافت طلب ہے تو انہین دونون صاحبون سے یا محمد حسین سے پوچھہ لیجئے ورنہ صاف صاف انکار کیجئے

کہ لیت ولعل کا کام خراب ہوتا ہے انجام جان کو عذاب ہوتا ہے اکبرآباد سے متواتر خطوط اس معاملہ مین آرہے ہین چنانچہ حکیم محترم کو بھی ایک خط آیا ہے کہ وہ دلسطے ملاحظہ اقدس کے بجنسہ روانہ خدمت ہے اور اسکا جواب ہنوز آپکی وجہ سے نہین لکھا ہے آپ جیسا آپ تحریر فرمادینگے ویسا کیا جاویگا بندہ وہ نہین ہے کہ خواہ مخواہ گلے پڑتا پھرے اگر منظور ہو تو بسم اللہ ورنہ ہمارے خاندان مین بھی لڑکیون کی کمی نہین ہے مترصد کہ بفور ملاحظہ عریضہ ہذا جواب صاف جلد ارقام فرمایئے تاکہ جواب خط اکبرآباد مین بھی توقف نہو ایسا نکرنا کہ اس مذبذب سے ہم ادہر کے ہون اور نہ اودہر کے ہون اور خدا کرے کہ یہہ تحریر باعث تکدر عالی نہو اور یہہ سوال ہمارا جواب سے خالی نہو طبیعت سے مجبور ہون اور سخنان تکلف آمیز سے دور کلام بے ریب وشک کا عاشق ہون اور آپنے قول کا صادق عندالامتحان رفع گمان ہوگا اور وقت پر اس تحریر کا پورا پورا امتحان کہ بندہ یار شاطر ہے یا بار خاطر اس مکاتبہ کو مکالمہ خیال فرمایئے اور اظہار راستی سے طبیعت پر ملال نہ لایئے اتفاق زمانہ سے معدوم ہے اور نفاق کی دہوم بقول شخصے رباعی

ہمنے جو کیا آن کے دنیا مین غور	ارباب جہان کا کچھ نرالا ہے طور
رو پشت نہین آئینہ آسا یکسان	منھہ پر کچھ اور پیٹھ پیچھے کچھہ اور

مین خود غرض نہین ہون کہ بناوٹ کی باتین بناؤن سبز باغ دکھلاؤن اور یہہ امورات تقدیری ہین اگر ہمارے اور آپکے تعارف ازلی ہے تو یہان بھی ہوجائیگا ورنہ کوئی وسیلہ کام نہ آئیگا حقیر جاہ وثروت کا طلبگار نہین اور مقدر سے

نکرا ہین صرف مین تو اہل اسلام اور یگانگت شرفائے ذوی الاکرام کا خواہان ہون زیادہ کیا عرض کرون ۔

تقریر لاگ باثبات حسن سماع و راگ

عزیزو آج علی الصباح دم گلگشت آرام باغ دنیا مین ایک عجیب ماجرا نظر آیا کہ رقص نازنینان غیرت طاؤس طناز اور آواز نغمہ سرایان رنگ عندلیب زمزمہ پرداز سے حسینان گل مثال پر حالت وجد طاری ہے اور اشک شبنم وار چشم نرگسی خوش چشمان سے جاری ہر جوان بسان شجر ہو کر جہوم رہا ہے اور ہر آزاد مثل سرو صدا خاموش کھڑا ہے عاشق مزاجون کو صنوبر آ جیرانی ہے اور شوریدہ حالون کو بسان سنبل پریشانی قیس بان سست بنیاد کی یہہ کیفیت ہے کہ سبزہ کیطرح زمین مین سمائے جاتے ہین اور سرستان ہوا پرست آبشار نمط شور ہو حق سے کان کہائے جاتے ہین رند برگ درخت کے مانند نالیان بجا رہے زندپوش غش کہا رہے ہین غرضکہ اس چمنستان بے تمیزی مین نسیم بہار ہوا و ہوس کی بدولت عجیب گل کہلا ہے تو گرفتارون کا شور مچا ہے اسی اثنا مین ایک بے سرو پا خانہ بردوش بسان فاختہ صوف پوش شریعت برباد طریقت آزاد کو یہی حال آیا مشتاق جمال معانی نے جسکو دیکہکر صورت کبک قہقہہ لگایا جب وہ بگڑی تو یہہ فقرہ آزادانہ کہا جسکو سنکر تمام جلسہ رویا اور ہنسا کہ مین تو اپنی ہستی اور گل کی بے ثباتی پر ہنستا ہون اس حیرت کدۂ عالم مین خوش باش لیتا ہون صوفیان باصفا پر بدگمان نہین جب کوئی آپ ہی نہ سمجہے تو وہ بہی انسان نہین یہہ کیا بات ہے کہ اسباب

خط نفس پر حالت طاری ہو دلکو بیقراری ہوا در مضمون خاص جامع الکلام والاختصاص
پر دل تنگ گرم نہو کلیجہ نرم نہ ہو سچ ہے کہ انہین کی شان مین رب رحمان نے سورۂ
لقمان مین فرمایا ہے کتاب مجید مین کیا خوب آیا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي
لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ اور جناب رسول مقبول صلعم کا قول موکد ہے کہ وَأَمَرَنِي
رَبِّي بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ جس سے سب کی تقریر رد ہے اور کسی امام علیہ
السلام نے بجز حرمت کے اسکو کہین جائز بہی نہین کہا فعل شیطان ہی بتایا
علاوہ اسکے صوفیون مین بہی قادری سہروردی نقشبندی طریق والے اسکو
برا سمجہتے ہین صرف چشتیہ اسکے جواز مین کچہ الجہتے ہین سو وہ بہی مشروط بچند
شرایط بدین نمط کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی نے
غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے هٰذَا إِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ حَضَرَ
مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُودِ وَالنَّايِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيرِ وَالتَّيْنِ
وَالشَّبَّابَةِ وَالْجَغَانَاتِ الَّذِي يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا يُجْلَسُ هُنَاكَ لِأَنَّ كُلَّ ذٰلِكَ
مُحَرَّمٌ اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی بہی اسی مجلس لکہ کے بارہ مین بعض معترضین
کے جواب مین کہہ گئے ہین خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ اس بیان کو وہ سو دہان جان
جانکر بولا کہ کیا تمنے نہین سنا ہے شیخ سعدی نے بوستان مین کہا ہے نظم

نہ بینی کہ شتر بر حدای عرب	کہ چونش برقص اندر آرد طرب
شتر را چو شور طرب در سر است	اگر آدمی را نباشد خر است

مینے کہا کہ اس گفتار کے اوپر کے اشعار تو پڑہیے پیچہے پڑہئے کہ وہ کہتے ہین۔ نظم

بگویم سماع ای برادر که چیست	مگر مستمع را بدانم که کیست
گر از برج معنی بود طیر او	فرشته فرو ماند از سیر او
و گر مرد لهو است و بازی و لاغ	قوی تر شود دیوش اندر دماغ
چه مرد سماع است و شهوت پرست	به آواز خوش خفته خیزد نه مست

وہ بولا کہ ہمارا تو لا تقربوا الصلوٰۃ پر دل ہے انتم سکاریٰ تو عیش کا محل ہے حقیقت اگاہ جانے غور سے ہے کیا ہی اہل طریقت کا طور ہے مولانا روم نے سچ فرمایا ہے

شعر

اے بسا ابلیس آدم روے ہست	پس بہر دستے نشاید داد دست

کیا عجب ہے کہ اہل دنیا انکو صاحب دل جانتے ہیں پیر و مرشد مانتے ہیں ہاے نزدیک ہستو ایسی صحبت پر ہم کیسندہ طریق طریقت بہتر ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھا اللہ اللہ کرے روزہ رکھے نماز پڑھے بغض و کینہ حسد حقد غیبت و کذب سے بچے پرہیز کرے استغفار و توبہ سے فرض شیطان و نفس کی مہیسر کرے وہ روش اختیار کرے کہ کسی سے بغض ہو نہ بیر ہو انجام بخیر ہو اس ناقص العقل کی سمجھ میں تو یہ آیا کہ جو القصہ کیا آیندہ اس بارہ میں جو ارشاد ہو اوسکا پابند بہ درستی اعتقاد ہو زیادہ آداب۔

تحریر نایاب مضمون حسب الخواہ طالب جواب

بندہ نواز یہ عالم امکان تغیر کا مکان ہے جس جگہ سود مفقود زیان جہاں جہان ہے جسکا مآل گذشتنی و گذاشتنی ہوا و سیر دلبستگی شیوہ اخوان الصفا نہیں ہے

اور اگر دیدۂ دل سے نظر کیجیے تو اسمین کیا نہین ہے ماناکہ بناے خاکدان ہستی و بنا سراسر بے بنیاد ہے لیکن صنعت صانع قدرت سے زمانہ معمور وآباد ہے اور حرکت بے اختیاری پر صبر درکار ہے اور عطیات منعم حقیقی کے ہر جزو پر شکر وسپاس سزاوار طبع مقدس مین ملال کو راہ ندیجے صبر کیجیے کہ کارخانہ قدرت مین کسکا اختیار ہے انسان مشت خاک تو ہر حال مین مجبور و ناچار ہے البتہ اس عالم اسباب مین ہر ایک فرد بشر سبب کا محتاج ہے سوا اوسکا یہہ علاج ہے کہ مبدا خلق سے یہہ بات جاری ہے کہ ایک کو دوسرے کی خواستگاری ہے زہے نصیب اوسکے جو کسیکا مددگار ہو اور اچھی تقدیر اوسکی جسکو وہ مطلوب ملجائے کہ جسکا طلبگار ہو پس اصل مرام خلاصہ کلام یہہ ہے کہ جو درخواست اپ بوساطت محمد حسین مکرراً یہہ بات سید احسان علی و میر محمد علی صاحبان نے شروع گفتگو مین بہی فرمائی تہی جسکو ہم سب نے قبول کر لیا اب اوس سے عدول کیا ہے البتہ وہ صورت چاہیے کہ جس سے آپکو اطمینان ہو جائے بلکہ پورا پورا یقین آئے سو

شعر

گر نہو کہنے کا باور تو نوشتہ لیلو	ضامن انسان کی عوض چاہو فرشتہ لیلو

اور اگر تحریر پر اعتبار ہے تو بمشاہدہ شاہد حقیقی یہہ اقرار ہے کہ جو منظور نظر ہو تو فرمایئے دونون خواہ ایک بندہ زادہ حاضر بارگاہ انور ہو در بند قید رسوم نسبت دونون مین سے جسکو آپکا جی چاہے خدمت مین رکہو یا شادی کر کے بلالو بہر حال آپکے مطیع و فرمان بردار ہین اور ہمکو بہی بخدائے لایزال ایک لڑکے کے دینے مین کچہہ قیل و قال نہین ہمارے گہر مین سب کو آپکی تنہائی کا ملال ہے ہر لحظہ

یہی خیال ہے کہ ان دونون مین سے ایک آپ کے پاس ہے اور دوسرا یہان
بے وسواس ہے بہرصورت ہم آپکو ایک دیجیے جیسا ہو رکھو مگر تعلیم علوم کی غفلت
نہ ہو اب جواس تحریر کو بہت جانو تو رسوم بہیجدو جس سے ہماری طبیعت کو بہی قرار
آئے اور سب کا اطمینان ہو جائے ورنہ بعد ایک ہفتہ کے محمد حسین کو بہر تکلیف
دونگا آپکے پاس واسطے لانے رسوم کے بہیجونگا زیادہ آداب

نثر نامہ علیم الدین مرحوم بجدمت شرف الدین مخدوم خسپہ مایش شفقت ممتلی سید محمد علی

غزل

یہہ باغ وضع دہر ہے کیا خوفناک ہے	دل خون ہر ایک غنچہ ہے گل سینہ چاک ہے
بوئے وفا سمن مین نہ گل مین وفا کا رنگ	بلبل یہہ بوستان کسی جہوش کی خاک ہے
عبرت سے اس مرقعہ دنیا کی سیر کر	جو شکل روبرو ہے قرین ہلاک ہے

اس شش جہت عالم مین یہہ چار دیوار عناصر اعتبار سے طلسم بے بود ہے اور اس
بازار سحر خیالی مین جنس متاع نمود مفقود بجز اس طلسم بے بنیاد کا بگولے کیطرح
اعتماد مدار کیا اور اس دیوار قلعہ اوہام کی شکست پر مثل رنگ بہار اختیار کیا اگر انوار فکر
سلیم سے دیدۂ دیدوران منور ہو جائین تو ذرہ سے آفتاب تک جائے عبرت ہے
اور قطرہ سے محیط گرد تک جولان گاہ وحشت شعاع مہر صبحدم سے بربادی غبار
ہستی ہویدا ہے اور شعلہ بلند پرواز کے راست قامتی سے نشان خاکستری پیدا
فانوس آسمان دود چراغ اختر سے نیلگون ہے اور آتشینہ سحاب کے قطرہ افشانی ہے

شمشیر برق سے جگر شفق پر خون شاہد سخن نے نقاب لب کھولا کہ نشانہ جوہر شمشیر
ہوا تھا اور عروس نفس نے پردۂ دل سے منھ نکالا کہ کمند کنگرۂ فنا نظم

رنگ بے رنگ ہستی دنیا	جب کہ حسرت سوا کچھ اور نہین
بلبل اس گل پہ پھر نہ پھول اتنا	ایک سا اس چمن کا طور نہین
پھول ہنستے مین روتی ہے شبنم	عیش و غم کسکا ہمیشہ دور نہین

مدرسۂ امتیاز مین تختۂ مشق پر جو حرف مرقوم ہے شکل ماتم سیاہ پوش ہے اور
ادبستان تحقیق مین جو سطر مکتوب ہے نقش صورت شہید کفن در آغوش مقدومی جلوہ
جمال عکس کا گویا شاہد آئینہ کا لباس زنگاری ہے اور پریشانی زلف دوتا کے گواہ
شانہ کے سینہ فگاری نہ بستر ناز پر حسن کو آرام ہے نہ دکان جمعیت مین عشق شاد کام مستقر

کیا ہے بحر ہوا کے حباب فلک مین خاک	ہستی جسے سمجھتی ہو موج سراب ہے

ہوا شکست رنگ سے پہلے گریبان بیرنگی سے سر اٹھاتی ہے اور زمین ابرفشانی
غبار سے اول خاک سر پر اوڑاتی ہے شمع نے جب سے آنکھ کھولی ہے خیال سفر سے
روشن ہے اور موج نے جب سے سر اوٹھایا ہے تلاش راہ مین مضطرب جہت بیابان
ہجوم گردباد نے دامن سمیٹے ہوئے صدمۂ صرصر حوادث سے ہانپ رہا ہے اور کوہ
کثرت صدا سے ایسا مخوف ہے کہ کانپ رہا ہے ابر نیاض سحر سے غبار آوارگی خرمن
انجم پر قطرات باران سے اشکبار ہے اور قعر بحر ساحل آغوش ہستی سے بیقرار
اس بہارستان مین ہر برگ شجر کی زبان پر عبارت رنگ سے وحشت کا درس جاری ہے
اور غنچہ کے سینہ مین مضمون بو سے اوراق نگاری باغ کو دیکھیے تو چادر آبشار سے لباس ماتم
دربر ہے اور انجمن پر نگاہ کیجیے تو شعلۂ شمع تک کمند آہ مین گرفتار سر تا سر ناسخ

طائرِ رنگِ چمن تک مائلِ پرواز ہے	ہم صفیر اس باغ کی کیسی ہوا ناساز ہے

اے رہبرِ راہِ سخنوری و سالکِ مسالکِ معانی پروری واقعہ تنویر ماہ آسمان سعادت و شعاع خورشید افلاکِ سیادت و سیاحِ وادیِ مغفرت و سباحِ دریائے رحمت مشیخت پناہ قدسی خاصیت کیا تحریر کرے کہ شورشِ طوفانِ اشکِ اقلام سے کاغذِ پردۂ چشم حبابِ دریا ہے اور پیچ و تابِ بربادیِ خطوط سے سطورِ مکتوب گردبادِ صحرائے دلِ ندامت منزل سے بوجہ ہجوم داغ حلقۂ دام نہیں کھلتا کہ شکستِ بنیادِ ہستی بال نفس کو گرہ بند کر سکے اور دیدۂ عبرت رسیدہ بباعث کثرت امواج اشکِ گردابِ الم کے چکر میں اگر ایسا نہیں چھلکا ہے کہ سلامتی سے ہاتھ نفس دیجیے کے سوا نگاہ بلند کر سکے پس جبکہ اس آفتابِ آسمانِ خوبی و رعنائی کی جدائی سے عیسگر رفقا کیا میں انتہا کے اضطرار و اضطراب میں ممکن نہیں کہ غبارِ کدورت شام نمائے افق شامی ہوا ہو اور گرد ملال سے مکدر و منغص عیشِ گرامی لیکن دل کے جلانے پر بجز آنسو بہانے کے کیا چارہ ہے اور پیش و دل غ صبح عیش سوائے آفتاب داغ حرمان کے عالم دل میں کسکا اجارہ

شعر

خاک سے آئینہ چمکا خاکِ سکندر ہوا	عاقلوں کا ہے مکدر ہی فروغ سادہ لوح

اب تحقیق صبر نکتہ دانایان رموز معانی میں زبانِ اظہار کھولنا پلہ ترازو سے خورشید میں روشنی خورشید کو تولنا ہے اور درس شکیبائی اسرار شناسان حقانی میں اصرار کرنا شدت امواج دریا کو پیش دریا اظہار کرنا ہے آئینۂ قلوب اہل شہود پر مخفی نہیں ہے کہ عمر مختتمہ نسیم سحر کی مانند گذرنے میں ناچار ہے اور جام لبریز آب اشک کا چشم کی نمط چھلکنے میں بے اختیار مرغ روح پریدہ

رشتۂ نفس سے اسیر دام القفس اوداج کیونکر ہو اور سیل روان بے بال پابند
بلا گردن
زنجیر امواج کیونکر دیوار بے بنیاد تعلق جسمانی کب تک حایل سیلاب فنا ہوگی
اور غبار بے تمکین تا بکے مانع راہ رہروان طریق عقبیٰ مانا کہ ہجوم غبار ربط نفس
دامنگیر ہے لیکن نفس کی سفینۃ الحالی پہ سعی غبار بے تدبیر ہے صداقت کیشان
عالم تحقیق اس چار چمن عناصر مین بسان طائر نکہت گل بواسطہ نسیم نفس کوئی گھر
بولتے ہین اور فانیان محیط دریائے یقین احاطۂ دیوار مین حباب وار چشم تامل
آن کی آن کو کھولتے ہین جن دریا دلون نے لباس انانیت سے حباب کی مانند
سر اوٹھایا ہے عروس گوہر بحر یکتائی کو گلے کا ہار بنایا ہے اور جو عالی ہمت عالم
رنگ و بو سے شبنم وار پرواز مین آیا سوائے خانہ خورشید کے کہین آشیانہ نہ بنایا شعر

اب اونکے دیکھنے والے کہان ہین کیا ہوئے کیسے	نشان پایہ کا جب ڈھونڈو تو ڈھونڈو مہر تابان سے

اختلال لباس ظاہری باعث زوال معنوی نہین کیونکہ نشان شکل اعتباری اگر
دگرگون ہو جاتا ہے تو شخص حقیقی رنگ عدم نہین پاتا کہ صفائی گوہر اور آنکست
صدف جسمانی مین ہے اور کمال جوہر انوار رفع اعراض ظلمانی مین ہر چند نسخۂ دل کو
بحکم بے اختیاری سوائے پریشانی کے کسی سے ربط نہین ہے تاہم غنچہ
آسا خیال بے رنگی دنیا پر تامل کر کے شیرازہ بند ہونا چاہیے کہ ان اجزا کا
مضمون بہی حفظ نہین ہے اور اگرچہ کتاب چشم مین بجز تحیر کوئی قطرہ نظر
نہین آتا ہے الا نظارہ بازون کے نگاہ مین ایک پہول سدا بہار گلشن جاودانی
مین کھلا ہوا ہے جلد بند کتاب قلوب جادہ صبر پر مستقیم رکھے اور بے غبار راہ
تشویش منزل عزت و تکریم پر پہونچائے بحق محمد و آل محمد ۔ زیادہ نیاز ۔

بگذارش حال اصلاح طبیعت و تسلیم پند و نصیحت

جناب فیضمآب قبلہ و کعبہ ام مدظلہ العالی بعد مراسم تسلیم ادا کرکے عرض کرتا ہون
الحمد للہ والمنت کہ بعد مدت مدید و عرصہ بعید گذارشنامہ عالی مشتمل جواہر
نصائح و پند سودمند نے موصول ہوکر معزز دستیاب فرمایا انحراف اوس سے
ناہنجارون کا کام ہے اور نالایقی کا سرانجام فی الواقع ان دنون مین صحبت
اوباش نے قدم جادۂ اعتدال سے باہر کردیا تھا لیکن یہہ تازیانہ توسن طبع کو
خوب پہنچا کہ حالت اصلی پر بدستور آگیا انشاء اللہ تعالی آیندہ اسکا لحاظ رہیگا
اور یہہ نوشتہ لوح محفوظ کی مانند پیش نظر اب امیدوار ہون کہ قصورات سابقہ
معاف فرمائے جاوین اور آیندہ عاطفت اور چشم عنایت مرعی رہے زیادہ ادب

استدعا جواب نامہ سابق و دریافت معماء ادق

جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر سید محمد صاحب لازالت شموس افاداتہم - ارمغان تسلیم
قبول خدام باد - استفتا مسئلہ ارسال ید و رفع یدین و آمین بالجہر کا جو پہلے
اس سے ارسال خدمت عالی کیا تھا اتبک اوسکے جواب سے مطلع نہین ہوا ہون
امید کہ براہ بندہ نوازی بہ تکمیل کے عنایت فرمایئے اور ایک معما ذیل مین لکھتا ہون
اوسکے معنی مولوی عبد الحکیم صاحب سے دریافت کرکے مطلع فرمایئے معما

بہ تقلیب و بہ تردیف و بہ تجنیس		زروے یار خواہم ضد شرقی

دیگر حال یہہ ہے کہ ان دنون مین ابر محیط آسمان ہے اگرچہ فصل ربیع کا بوجہ طیار ہوجانیکے

ظاہرا بارش سے نقصان معلوم ہوتا ہے لیکن جو منظور خدا ہے وہی ہوگا
بالفعل ایک تازہ خبر یہہ ہے کہ بمقام اکبرآباد دربار جناب گورنر جنرل
بہادر کا ہونیوالا ہے سب رجواڑے جمع ہونگے اگر آپ بھی بشرط فرصت
بتقریب سیر تشریف لادین تو بہتر ہے باقی خیریت۔

اطلاع حال مشاعرہ گذشتہ و تجویز طرح آیندہ

مفخم و محتشم استادی جناب مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر رفعت سپہر دام مجدہ
بعد تسلیم کے عرض یہہ ہے کہ فراغت نامہ متضمن برسید منی آرڈر تعدادی
بارہ روپیہ ارسال خدمت عالی کیا گیا تھا غالبا ملاحظے سے گذرا ہوگا اور یہہ
بھی دریافت کیا گیا تھا کہ دیوان چھپنے کی ٹھیری یا نہین اگر ٹھیری ہو تو اطلاع فرمایئے
تاریخ کی فکر کیجاوے پرسون ایک خط مشفقی شیخ محمد حسن صاحب حسن کا ضلع
ہمیرپور سے باین مضمون آیا کہ تاریخ وغیرہ مرزا صاحب کی خدمت مین اصلاح
کیواسطے بھیجی تھی تابک واپس نہین آئی اگر آپ کی خدمت مین پہنچی ہو تو اونکے پاس
بہت جلد بھجوا دیجیے تاکہ مین بری الذمہ ہوجاؤن پرسون اتوار کو چھوٹا موٹا مشاعرہ
ہوا تھا لیکن اچھا ہوا تیرہ۱۳ چودہ۱۴ شاعرون نے اپنی اپنی غزلین قابل تحسین کے
پڑہین طرح سنہ ہی مصرع ـــ تمکو ان باتون سے کہتا نہین اچھا کوئی
جناب مرزا صاحب اللہ آپ کب سے لکھنؤ مین تشریف رکھتے ہین آپ یہہ فرمایئے
یہان بھی آئیگا یا محترم وہان کیجیگا مگر آپ بسمدبیلے مین رہتے ہین اور ضرور
بلاتکلف پلاؤ علیہ السلام نوش فرماتے ہونگے اور قورمہ علیہ الرحمہ کہاتے ہونگے

خیر آخر ماہ ذی الحجہ کے شنبہ یا یکشنبہ کو مشاعرہ ہوگا اگر آپ مصرعہ تجویز کردین
اور اوس غزل کہتے لائین تو سبحان اللہ اور آپ کے کمرہ مین مشاعرہ کیا جائیگا
یقین ہے کہ آخر ہفتہ ذی الحجہ مین آجائیگا مینے یہہ دو مصرع طرح کے لئے تجویز
کئے ہین مصرع اوس مسیحا نے نہ پوچھا کسی بیمار کا حال دیگر دل رکھتے
ہین نہ جانباز جگر رکھتے ہین * کوئی زمین اچھی پاک صاف آپ تجویز کرینگے
اور بہت جلد بھیجینگے تو شاعرون کے پاس بھجوا دیا جائیگا مولوی ریاض الدین احمد
صاحب بہون کے مشاعرہ مین شریک تہے اور بہت دہوم کی غزل ارشاد
کی تہی اور یہان والون کی غزلین بہی نہایت پسند فرمائین یہہ صرف آپ ہی کا
فیض ہے ورنہ کجا زیب وصادق اور کجا یہہ زبان وبیان علی الخصوص محبی
دکرمی محمد نیاز علی صاحب پریشان و شیخ عوض علی صاحب رسا کی غزلون پر انش
انش کرتے ہے اور آپ مختصر جلسہ کو بہی بہت پسند کیا مولوی صاحب موصوف بہت
پریشان خاطر ہین درخواست وکالت منصفی صاحب جج بہادر کے محکمہ مین گذرانی
تہی اوسپر حکم حصول اجازت ہائی کورٹ صادر ہوا اب محکمہ ہائی کورٹ مین درخواست
بھیجنا چاہتے ہین دعا فرمائیے کہ درخواست اونکی مقبول ہو زیادہ نیاز

بہ طلب تقبل دیوان استاد سلمہ اللہ رب العباد

جناب مخدوم الانام مرجع خاص و عام مکرمی معظمی و استادی جناب مرزا حاتم علی بیگ
صاحب مہر مدظلہ العالی بعد تسلیم عرض کرتا ہون مزاج شریف ڈہائی مہینے سے
حضور کا کوئی نوازشنامہ ورود نہین ہوا جناب مولوی محمد نیاز علی صاحب کی

زبانی معلوم ہوا تہا کہ چمن آیا ہے اور مرزا صاحب اچھی طرح ہین مگر مجہسے چمن
کی ملاقات نہین ہوئی دو خط حضور کے احمد خان صوفی کے نام آئے تہے ادنکی
بہی خبر مینے مولوی صاحب ہی کی زبانی پائی تہی دیوان کے صاف ہوجانے سے
طبیعت بہت خوش ہوئی مگر یہہ تو فرمایئے کہ اوسکے چہپوانے کی کچھہ تجویز کی
یا نہین اگر بالفعل ملتوی کی گئی ہے تو مجہکو کمال اشتیاق ہے میرے پاس ایک
کتاب سادہ مجلد اور سکلف موجود ہے اگر کوئی کاتب خوشنویس وہان ہو
تو بندہ کو ارقام فرمایئے وہ کتاب بہیجدون نقل کرا کے مجھے بہیجدیجیے جو حق
کتابت ہوگا وہ بہیجدونگا اور جو چہپنا شروع ہوگیا ہے تو کچھہ ضرور نہین
مولوی نیاز علی صاحب نے جو کتاب عروض و قافیہ صنائع و بدائع مین لکہی تہی وہ تمام
ہوگئی تمام اوسکا مسودہ بیضتل نکرر کہا ہے مین اوسکو صاف کرتا ہون پانچ جزین تمام
ہوئی دو جز لکہہ چکا ہون تین باقی ہین وہ تمام ہوجادین تو حضور کے پاس
دیکہنے کیواسطے بہیجی جاوے آپ اوسکا طبع کرانا جلد منظور ہے اسوجہ سے مین کوئی
دن ناغہ نہین کرتا ہون دو ایک ورق روز لکہہ لیتا ہون اور یقین ہے کہ حضور بہی اوسکو
جلد ملاحظہ فرما کے واپس کردینگے مگر ایک کہٹکا ہے وہ یہہ کہ مجھے خوب یاد ہے
آپ رسا کی بتیس پینتیس شعر کی غزل کو دیکہکر فرمایا کرتے تہے مجہکو ڈر ہے کہین
وہی بیماری پہر نہوجاوے آپ اونہون نے چہہ سات سو بند کا واسوخت لکہا ہے
جسکے تخمیناً چار ہزار مصرعے ہوئے آپکے پاس دیکہنے کیواسطے بہیجتے ہین ابہی
تک تو روکا ہے کہ بہئی پہلے مولوی صاحب کی کتاب آنے دو بہیجے تم بہیجنا مگر قیاس سے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے بہیجے نہین مانینگے اب حضور یہہ فرمایئے کہ اسکی

نسبت کیا کہئے گا اور سنئے شیخ دیدار حسن صاحب چار شاگردون سے مشاعرہ مین شریک نہین ہوے آج اونہین کی زبانی سنا کہ اونہون نے مشاعرہ آیندہ کی طرح کی غزل آپکے پاس اصلاح کیواسطے بھیجی تھی مینے ان چار شاگردون کی غزلین اسوجہ سے نہین بھیجین کہ اول تو دس دس بارہ بارہ شعر لکھے دوسرے دیدار حسن تو آتے ہی نہین تھے رسا نے بھی غزل کہنا چھوڑ دیا اونکے چھوڑ دینے کا باعث یہہ ہوا کہ کبھی صادق علی نے اونکی غیر طرح غزل پر غزل کہی تھی کوئی برابر کا کہنے سننے والا نہین تھا کچھہ لطف نہ آیا آپ یقین ہے کہ دیدار حسن نے غزل کہی ہے تو شریک بھی ہونگے اور سنا ہے کہ غزل بہی اچھی کہی ہے مینے بھی کل انوار کو فکر کر کے یہہ چند شعر لکھے ہین آج واسطے اصلاح کے بھیجتا ہون مگر مقطع جلدی مین کوئی اچھا نہین ہوا ایک مقطع براہ مہربانی آپ اچھا سا کہدیجئے اور غزل کو دیکھکر اسطرح روانہ فرمائیے کہ انوار کو پہنچ جاوے والتسلیم

تہنیت نامہ مبارکبادی ولادت فرزندزادہ و بعض کلمات شکایت آمیز

جناب بھائی صاحب مکرم و معظم روشن ضمیر مولوی شیخ محمد منیر صاحب سلمہ اللہ القدیر۔ بعد دعا و انبساط ازاخفر العباد محمد مستجاب خان ملتمس ہے کہ بحمد اللہ اسوقت تک زندہ اور اپنی حالت پر شکر گذار درگاہ کردگار ہون اور حضور کے خوشنودی مزاج کا خواستگار مژدہ تشریف آوری موجب شگفتگی غنچہ خاطر ہوا بشرطیکہ اوس ہوا نسیم عنبر بیز سے ہمارے بھی مشام جان معطر ہون پوتا پوتی

اور نواسا نواسی مبارک اللہ اس چند روز کے عرصہ مین آپ نے ایسا دل پتھر کرلیا
کہ دوانگل کا پرچہ بھی لکھنا چھوڑ دیا بیٹی بیٹون کے بیاہ مین چھوٹون بھی نہ پوچھا
اگر دینے لینے کے لاین نہ تھے تو دل بیٹھے مین تو انکار نہ تہا خیر گذشتہ را صلوات
بات یہہ ہے کہ جب بہو اور بیٹون کو لینے سانبہر مین آو تو ہم دور افتادون سے
بھی ضرور ملتے جاو کہ یہہ زندگی پانی کا بلبلا ہے اور زمانہ جہان گذران ہے ادریا
آیندہ اختیار ہے اور غرض سب کی یہہ ہے کہ جو آو تو مع سب کے آو اور تاریخ روانگی
سے پہلے اطلاع دو کہ سواری اسٹیشن پہ بھیجدیجاے اور یہہ مقام بہادر پور الور
سے بفاصلہ پانچ کوس جانب شمال واقع ہے اور راستہ سیدہا ہے زیادہ والسلام

اپنا حال پریشانی مآل

بخدمت فیضدرجت جناب بہائیصاحب خداوند خدایگان پشت پناہ برادران
محمد حبیب اللہ خان صاحب سلمہ اللہ الرحمن - بعد تسلیم بصد تکریم فقیر سراپا
قاف محمد مستجاب خان مشتاق گذارش پردار ہے کہ عرصہ کثیر سے عدول حکمی
انع اظہار حال رہی آب بھی حرف مطلب آنکھہ چار کرتے شرماتا ہے اور
مضمون مد عا عرق انفعال سے آب آب ہوا جاتا ہے ناچار برقعہ لفافہ منہہ پہ
رکھکر بوساطت قلم سامنے آتا ہون واضح ہو کہ فلک بے پیر نے اگرچہ سے جدا
کرکے اس غریب الدیار کو ملک میوات مین لا ڈالا ہے اور آب و دانہ بقدر صد
رزق دیتا ہے شکر ہے کہ کسیکے محتاج نہین کسی سے کسی چیز کی کچھہ احتیاج نہین
خود بخود دربیولا جود ہپور سے کچہہ تحریک بطلب حقیر ہے واللہ اعلم اسمین بھی گردش

وہان کی کیا تدبیر ہے باہتمام فوجداری وہان کے جناب منشی شیخ محمد مخدوم صاحب اگرچہ مجھسے واقف نہین مگر طالب ہین آیندہ جیسا حال ہوگا عرض کرون گا اور ارادہ یہی ہے کہ بشرط مناسبت وہان چلا جاؤنگا کیونکہ بیہ قلت تنخواہ کثرت عیال داری پر غالب ہے جو آپ کا وہان کسی چلتے ہوئے آدمی حاکم خواہ اقیہ سے تعارف ہو تو نہایت خوب ہے ورنہ خیر زیادہ آداب

استمداد حکیم سے بوجہ اضطراب طبع سقیم ہے

شعر

کھلتا نہین کہ لکھا ہے کیا سرنوشت مین	کعبہ کو جائینگے کہ رہینگے کنشت مین

عشق حقیقی کی تلاش مین مجازی نے پردہ فاش کیا مشہور بد قماش کیا عقل و ادراک فہم و فراست ہوش و حواس وقف خیال جانانہ ہے اور چشم ظاہر بین مین معکوس زمانہ ہے اثبات تصور دلدار مین ہزار دلائل پیش نظر ہین اور نفی موجودات روزگار مین لاکھہ شرہا ہین لب پر پس اس عقدۂ مالاینحل کو حوالہ مشیت کردگار کیجئے مصدعہ خدمت ہون کہ معجون دعائے دافع جنون و سودائی سے اس علیل لاعلاج کو صورت شفا دکھلائیے للہ بھول نجائیے ایسا نہو کہ اسی کشمکش مین رشتۂ حیات ٹوٹ جائے نہ دو ملے نہ یہہ ہاتھہ آئے زیادہ حد اداب

مبارکباد شادی برادرزادہ عزیز و ترسیل تحائف جہت رونمائی عروس واقف تمیز

جناب اخوانصاحب پشت پناہ برادران مخدوم نیاز کیشان سلمہ اللہ الرحمن تسلیم ونیاز کے بعد داعی خیر جناب مدعا نگار ہے نامہ سامی رقمزدہ ۲۷ ربیع الاول پہونچا معزز و ممتاز فرمایا تہنیت شادی کدخدائی برخوردار سعادت آثار ذکاء اللہ خان طال اللہ عمرہ سے کمال تحفظ ومسرت حاصل ہوئی مبارکباد جنت رونمائی عروس ایک انگشتری طلائی ویک جگنی ویک جوڑی پالی زیب ویک تھان کمخواب ویک دوپٹہ کریب کامدار ویک تھان جامدانی مع پانچ اشرفی وبیس روپیہ نقد بدست ضابطخان سوار روانہ خدمت کرتا ہون اگرچہ شکایت عدم اطلاع تاریخ تقرر شادی کی آپکی طرف باقی ہے لہذا خیر ہرچہ شد خوب شد ظاہر ہے کہ شکایت یگانون کی ہوا کرتی ہے نہ بیگانون کی کیا ہم اس لائق نہتے کہ شریک جلسہ ہوتے یہ مانا کہ آپ امیر ہین اور ہم غریب لیکن اس ظاہری اسباب سے ہاتہون کی لکیرین نہین مٹتی شکوہ تحریری بے فائدہ ہے عند الملاقات برملا کہا جائیگا زیادہ والسلام ۔

استمداد معاملات کاشتکاری مین بطلب ورا س نرگاو وبیان حالات پیداواری مین

170681

اخ مکرم برادر معظم سلمہ اللہ تعالی مضمون نوازشنامہ سامی سے مشرف باطلاع ہوکر گذارش پرداز ہون کہ امسال کثرت بارش روزمرہ نے ہنوز اتنی مہلت نہین دی ہے کہ کل اراضی مزروعہ مقبوضہ کا تردد قرار واقعی ہو چکی صرف پانچ بیگہہ مین باجرہ کاشت ہوگیا ہے اور دس بیگہہ پٹی پہاڑی والی مین جوار۔ ارد۔ مونگ۔ تل ۔

بو دئے گئے ہین اور جس کہیت مین سال گذشتہ مین تماکو ہوئی ہتی امسال اوسمین بن بوگیا ہے لیکن یہہ صورت ہے کہ نزائی کرانے کیواسطے ابر کہُل جانے کی دعا مانگتے ہین اور قبول نہین ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی اگر یہی کیفیت رہی تو بیشک من کا اناج فصل پر ہو جاویگا اور ربیع کی بہی جڑ جم جاویگی اگر ہو سکے تو دو راس بیل اچھے سے بقیمت مناسب خرید کرکے بہیجدیجئے اس سال مین ایک لاؤ کا بہی ارادہ ہے اطلاعاً گذارش ہوا زیادہ آداب۔

تقریر تائی و تامل بہ دریافت چال چلن جزو کل

مفخم و محتشم جناب میر صاحب قبلہ سلمہ اللہ بچہچے آداب کے التماس یہ ہے کہ عنایتنامہ آپکا آیا حسب تحریر سامی بمقدمہ شادی کتخدائی برخوردار خجستہ اطوار میر یار علی کی جو طرف ثانی سے تحریک کی گئی تو اونہون نے فرمایا کہ ہنوز ہمکو اس معاملہ مین تامل ہے کیونکہ تا وقتیکہ حسب و نسب اور چال چلن کی تحقیقات کما ینبغی جیسکہ چاہیئے نہو جائے دور از مصلحت ہے خارجاً ایسا سنا گیا ہے کہ لڑکہ کا طور رویہ اچھا نہین ہے بیشتر رذیل قوم کے لڑکون مین خلا ملا رہتا ہے اگرچہ یہہ تقریر اونکی درست نہین لیکن احتیاط شرط ہے کیونکہ ہنٹی کا پیالہ لیتے ہین تو دیکہہ بہال کے لیتے ہین یہہ تو بیاہ شادی کا معاملہ ہے جہانتک ہو سکے گا وہ اطمینان کلی حاصل کرینگے آپکو لازم ہے کہ ابھی جلدی نہ کیجئے دیر آید درست آید رفتہ رفتہ سب طے ہو جائیگا اب آپ اونکو خط تحریر فرما دین مین عندالملاقات اونکی دلجمعی کر دونگا زیادہ والسلام

استعلاج عارضۂ تعصب مذہبی کا حکیم کامل سے اور طلب دوا شفاخانۂ کلام مرشد آسمان منزل سے

بعد وقف عرض حضرت مخدومی معظمی خداوند خدایگانی مدظلہ العالی ملتمس ہون
کہ اس عارضۂ لاعلاج کی کیا تدبیر کیجئے جو ظاہر مین صحت نما ہو اور تشخیص مین نہ آئے
مریض اوس جگہ مقیم ہو کہ جہان حکیم حاذق و طبیب کامل نایاب ہون دوا
مین عند التلاش بہی نہ دستیاب ہون پرہیز سے گریز ہو اور طبیعت بوحشت خیز سودا
جلگیا ہو خون بلغم بنکر تن سے نکل گیا ہو عمر اخیر ہو اور بیمار نادار فقیر اسکا
جواب یہی ہوگا کہ شافی مطلق نگہبان ہے ورنہ یہہ تو سارا موت کا سامان ہے بندہ نواز
یہی حال اکثر ابنائے روزگار کا ہو رہا ہے جو عارضہ پابندی رسمیات ابائی کے سقیم
ہین اور مقام ضد و اصرار مین مقیم دوائی تحقیق حقایق سے بیزار ہین اور صحبت
علمائے حقانی و فقہائے اہل یقین و صلحائے یزدانی سے فرار عبادت فرضیہ کا
کچہہ ذکر نہین اور مباحثات مسائل فروعی بے اصل بنیاد کے سوا اور کوئی فکر
نہین عقاید مین فتور نشۂ شراب نخوت و نفسانیت سے مخمور دولت علم سے بے نصیب
اور ہلاکت و ضلالت کے قریب یہہ نہین جانتے کہ ظاہری بناؤ سراسر بگاڑ ہے محروم
چشم کو تنکا ہی پہاڑ ہے اور مدعائے اصلی جس سے مراد بقائے عمر دوام و حصول راحت
و آرام ہے کوسون دور ہے اور تیغ ہوا و ہوس و تیر تزویر شیطان و نفس سے چکنا چور
زخم التیام پذیر نہین حصول شفا کی کوئی تدبیر نہین تعصب مذہبی وہ شئے ہے کہ جس سے
لاکہون کا خون ہوا ہے آئین تو تو مین مین کے سوا کیا ہے اوس بات کو حاصل کرنا چاہیے

کہ جو تاں ہر ملت و مذہب ہو خوشنودی رب ہو یہہ نہین کہ دریا کے یہان صورت کے درشن ہونگے نام کے برت خواہ مزاروں کی زیارت مردوں سے طلب بیرون کے قدم چومنے درگاہوں کے گرد گہومنے کو راہ نجات سمجہہ لیا ہے نیاز و نذر بزرگو کو ہی عبادت قرار دیا ہے حیران ہوں کہ یہہ کیا سخت مرض عالمگیر ہو گیا جسمین مبتلا ہر جوان و پیر ہو گیا کون ہے جو اس شراب بے تمیزی کا متوالا نہین ہے اسوقت انکا کوئی معالج و دوا دینے والا نہین ہے ایک شخص نے کسی فقیر سے پوچہا تہا کہ میان صاحب خدا سے ملنے کا رستہ بتلایئے وہ بولے پہلے شیطان سے تو پیچہا چہڑایئے اب اس حالت پرملالت مین کیا کروں کہان جاؤں مجبور مصدر عنایت عالی ہوں کہ یہہ گرفتار گرداب مجمع غیر جنس و ملت کس ساحل مراد سے ہمکنار ہو کہ نکوئی آشنا ہے نہ ہمدم ہے ناک مین دم ہے ناچار عریضہ ہذا ابلاغ حضور کیا ہے کہ جو کبہی کبہی ازراہ کرم کریمانہ و نوازش بزرگانہ عنایت نامجات سے یاد فرمایئے وقت دعا بہول نجایئے تو بندہ نوازی ہے زیادہ آداب۔

وردنامہ اشتیاق بہ برادر معظم تنویر مولوی شیخ محمد منیر صاحب تعزیت پور محمد ظہور مین

غزل

اس تحیر خانۂ عالم مین کیا نیرنگ ہے	ماہ ہے یہ داغ جس سے آئینہ مین زنگ ہے
اسکی بے مہری پہ کس کس کا نہین جلتا ہے دل	فقر دریا مین ہی دیکہو پیر شررہر سنگ ہے
پچہہ نہین کہلتا کہ کیا ہی رنج و عیش و مرگ و زیست	واہمہ کو عقل سے اس معرکہ مین جنگ ہے
بوئے عطر بیوفائی سے بسا ہے باغ دہر	اسجگہہ بر ہاں ہیں گلون کا رنگ ہے

علام علوم و فہام فنون غواص بحور صطفانا ظم گوہر صبر وارتضا شفیق بے نظیر
(سینے والا — اسپ زادہ — غوطہ زن — برگزیدہ — خوش و خوشنود ہونا)
جناب مولوی محمد منیر صاحب سلمہ اللہ رب القدیر یہ بد ترین آفاق مشتاق ایک
جوان مرگ نصیب کا نوحہ خوان ہے اور بیقراری و قرار کا ہمداستان
غمزدہ ہے اور احباب کا غمگسار زندہ ہے سینہ نگار آ ہے ہمدامان صوری و معنوی
و برادر مہربان ظاہری و باطنی ماتم داری و ماتم گساری برخوردار محمد ظہور مرحوم
و مغفور مین کہ روح اوسکی ساحل دریاے رحمت ایزدی سے ہمکنار ہے اور جان گے
لطف سرمدی مین جاے قرار بوجہہ غلبہ قوت بشری و شدت قدرت عنصری عالم
ہستی سے بیخبر اور آہنگ جستجوی تسلیم سے جدا ہو کر مثل عجایز بے بصیرت و بے بصر
سوگواری و ناشکیبائی سے ہم آغوش ہے اور دنیا فراموش الا جو کہ اکثر منتسبان
خانوادہ صلح کل سے کلمہ تسلیم و رضا کہلواتے ہین اور اسیطرح وہ بھی ہمکو کہنے آتے ہین
اس تنگنہ حالت و پریشانی طبیعت پر دل کو کلمہ حق سے سمجھا کر جزع افزائی سے ہو تمہین
اگر تشفی خاطر مجروح سامی یہ خواہش طبیعت آئے ورنہ غمزدہ کو غمگساری سے کیا کام اور
ناشکیبا کو شکیبائی سے کیا آشنائی بھائی صاحب اگرچہ غرض حقیقہ یہہ نہین ہے کہ
اس مصیبت جانگزا و حادثہ عمر فرسا سے اندوہگین نہو ملال و الم کے ہمقرین نہو ہم جانکاہ
تعلق کا تو اگر ایسے حادثون مین جامہ جان چاک نہو تو مطعون خرد خوردہ بین ہو جائین
اور جو طبیعت بشری کہ مرغزار تن جسکا رمنہ ہے ایسے ہنگامہ محشر آرا مین بھی سرنہ اوٹھائے
تو فطرت انسانی طبیعت بہیمی سے اور لباس آدمیت پوستین سبعیت سے مبدل ہو جائے
بلکہ اصل مطلب یہہ ہے کہ حضور فریب اندوہ مین اگر سر رشتہ ہنگان جزع و فزع کے ہاتھ
نہ آجائین کہ حسب طریق ملت و روش مذہب ما فران عالم بقا کو اس سے آزار ہوتا ہے

اور خود گنہگار مقتضائے عقل نہین ہے کہ ایسے حادثہ جانکاہ مین کہ نور نظر سے
تو آنکھون کے روبرو ہاتھ دھو چکے ہین راہ خلاف رضائے خدا مین بھی کم ہمتی کا پاؤن
رکھکر اور قرۃ العین عقل کو جسکا نام صبر ہے نافہمی کے ہاتھون قتل کرا کر وسیلۂ
آزار و تکالیف مرحوم و مغفور ہون اور محفل حسنات و بزم ثواب سے دور رہنا
ہے کہ خیال اوقات پیش نظر رکھکر معروف آرایش انجمن رضا و تسلیم ہو اور
امیدوار رحمت رب قدیر و رحیم وہ لباس بدنامی کہ زیب تن ہے اور جسکے باعث
سے برہم یہ انجمن کی انجمن دوست صادق و دمساز موافق اب کہان ہین کہ جو اس
معاملۂ ماتم کو واقعۂ عظیم سمجھکر وعظ و پند سے پیش آئین یا صبر حقیقی تحسین
فرمائین پس اسوقت نزول حوادث مین جسطرح ممکن ہو جویائے مرہم ناسور جراحت
رہو اور تسلی بخش خاطر مضطرب سے وہ لوگ نہین رہے جو آکر ہماری غمخواری کرین اور
اس بیکسی مین مددگاری لیکن غور کیجیے تو یہہ وقت بھی غنیمت ہے اور بہت اچھی
فرصت جو بعنایت ایزدی اپنی ہے خانۂ دل مین واعظ ناصح کی تلاش کرین جس سے
بار نصیحت نصیحت گران روزگار کی زحمت سے سبکدوش ہون اور خود آرائی و رعونت
سے کہ جو سد راہ خلوت سرای معانی ہے بچین اسی طرح مکرم و برادر معظم اس دردمند
صوری و معنوی اور مریض ظاہری و باطنی و غمزدہ اندرون و بیرونی کو طاقت تحریر
حرف ماتم کہان ہے یہہ حکایت غم تو لا بیان ہے کل کے روز کہ دل الم منزل بمکروہات
ظاہری و باطنی مین سخت گرفتار رنج و غم تھا اور سپہر پر الم و ماتم کہ یکایک بوساطت
گلدستۂ عطوفت و مہربانی محمد عبد الشکور طول اللہ عمرہ و رفع اللہ قدرہ
نامۂ نامی طومار اندوہ و دفتر ناکامی اور یہہ پہنچا جسکو دیکھکر شورش غریب نے دل مین

طوفان اوٹھایا تحیر نے آئینۂ آسا پشت بدیوار بنا دیا مگراس نظر سے کہ جناب سے
قدردان عزیز شریف الوجود ارجمند ومحمود کے خواہ ازراہ ہمدامانی ظاہری
یا بوجہ اخوت معنوی یا بواسطہ شرافت ذاتی یا بباعث فضائل وہبی یا بسبب
شمائل کسبی یا بطریق اخلاق حمیدہ یا بسبیل دیگر خوبی ہائے عدیدہ کے کہ
بیان سے باہر ہین نظر عنایت ومہربانی ہے محض نوازش وقدردانی ہے
اور کیون نہو کہ کبھی الطاف عالم یگانگت اور گاہ اشفاق ومحبت اور گاہ مودت و
موانست کی جوش زنی ہے اور کبھی دلسوزی رفاقت وخیال دوستی وہموطنی بس
بوجہ اون نسبتون اور اس دوستی کے جو لطون صدف دل مین مثل گوہر نہان ہے
اور لطہا ہر دو قالب ایک جان نقیر لب بند چشم تحیران دل کو اور دوچند جوش و
خروش ہوا اسقدر زبان سے البتہ نکلا جب ہوش ہوا کہ اے بہائی یہہ سرائے
سپنج معمورہ راحت ورنج اگر مقام دوام ہوتا اور جائے قیام اور اوس پر سوائے
ہمارے اس نور بصر کے کوئی یہان سے نہ جاتا تو بیشک تعجب آتا اور اوس حالت
مین بسطر وقوف ادراک معاملہ فہمی وخداشناسی کی راہ رضا وطریق حق سپاسی
سے گذر کر احکم الحاکمین کے روبرو گنجایش گفتگو تہی اور جبکہ یہہ مقام جہان
گذران سراسر بیوفا دوست کش دشمن آشنا وہ جگہہ ہے کہ جسکا چہوڑنا ضرور ہے
اور اوس سے منہہ موڑنا ضرور پہر ایسی جائے اور ایسے معاملہ مین بیقراری ناشکیبائی
کا تو کیا ذکر ہے صبر ہی باریاب نہین حکم قضا وقدر مین قیل وقال صواب نہین
چاہیئے کہ دامن رضا کو ہاتہہ سے نہ دو اور جو اس سے بہی عبرت نہو تو نسخہ کہنہ وبوسیدہ روزگار
کو چشم عبرت سے دیکہو اگرچہ افہام قلوب خوشتر از امن صاحبہ سلمہا خبردار اسرار رموز

کارخانہ ایجادمین سنت وقسمت یونہی ہی ہے کہ ایسے وقت حادثہ جانکاہ مین مستر غافل نعمائے الہٰی سے سب خورد و کلان کی میزبانی فرمائینگے تسکین دلائینگی لیکن آپ سے بھی امید قوی ہے کہ اس میدان غم بے پایان کو طے کر کے سبکو بیدل تسلی و دلاسا دین کاغذ تمام ہوا اور طاقت تحریر کا انجام اور ہنوز عزم کلام کا ہم اول ہی گولنگ یا پیدل ہے آپ مین آنا چاہیئے اور دل کو سمجہانا چاہئیے کہ زمرہ خواص مین داخل ہو نہ کہ پایہ جزع ہو کر خیل عوام مین شامل صدقات و مبرات مین کہ متقی جلیہ مین مشغول ہو کر ورد کلام رب بیچون رکھو سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون کے کچھہ مت کہو تحریر بست و دوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ ہجری

صدق مقال تدبیر تلاش اکل حلال مین

جناب عمو لیفا صاحب مکرمی معظمی مدظلہ العالی تسلیم در نیولا باستماع خبر قلت معاش و کثرت عسرت صاحبزادہ نیکو سیر طبیعت پریشان ہے اور دل حیران اگرچہ امر تقدیری مین بشر ناچار ہے اور حکم قضاء و قدر مین بے اختیار لیکن خلاق عالم نے عقل و تدبیر کو اسلئے دیا ہے کہ انسے ہی کام لوجئے نہ نہ تو اس کارخانہ عالم ایجاد مین پہلی بنا سے فساد سہل انگاری معاش ہوئی کہ جسکی تصحیح کی کچھہ تلاش نہوئی حالانکہ جیسے غذائے ناموافق باعث نادرستی اعضائے جسم انسان ہوتی ہے اوسیطرح اغذیہ ناگوار روح خرابی نفس ناطقہ و مکلف جان اور جب یہہ حال ہے تو نفس ناطقہ مردہ سے کار دین و دنیا محال ہے اور آب نادرستی و ناراستی سے راستی مفقود ہو گئی اور خیانت و مکاری ستم و تعدی موجود زیردستون کی دست درازی سے لقمہ حلال کا پتہ ملنا ہی دشوار ہے اور عارضہ

مکروہات دنیا مین عالم بیار ایسی حالت مین معالج دانا مشیر ہونا چاہیے اور آلایش
لقمۂ مشکوک کے بدپرہیزی سے بچنے کی تدبیر اس معاملہ مین جب خیال دوڑایا
تو یہہ سمجھہ مین آیا کہ وہ زمین ویرانہ جسمین کسیکا حق نہو ملنا محال اور بالفرض ملے بھی
جائے تو اسباب زراعت کا وجہہ حلال سے ہاتہہ آنا اشکال اور وہ طاقت تن کہ
کشتکاری کے لئے ضرور ہے قواے جسمانی سے کوسون دور اسیطرح سونے چاندی کی
کان ملجانا بعید ہے پہراوسکے کہودنے اور نکالنے کا اسباب ناپدید یون ہے میوہ جات
وزراعت غیبی کہ آلودگی دست تصرف بشر سے پاک ہو آبادی دنیا سے بہت دور ہے
اور ایسے ہی سب حرفون اور پیشون کا دستور قطع نظر اسکے پیشہ سپہ گری ہے
کہ جسمین جان وقف مال ہے اور سوداگری کہ جسمین گرانی متاع سے اپنی منفعت دوسرے کے
نقصان کا ہردم خیال ہے وہ سپاہی ایکہان جو انتظام جہان کے لیے آپکو مددگار ناظم
کل بنائین اور وہ تجار کہان کہ جو جہت رفاہ عام اشیاء نادرہ ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ پہونچائین پس قوت حلال حرام سے مبدل ہوا اور کار مستحکم متزلزل آلاخار زار
گلزار ہی بنجائے جو طبع انسانی اوہر رائے عیان ہے کہ اس دنیا مین حسب تقدیر الہی مجمع افراد
انسان ہے دوست دشمنون کا اژدہام ہے اور کور باطنون خود غرضون کا انبوہ عام سو کے
اسکے خود بنیاد آدمی عناصر مختلف سے ہے اور اقسام اضداد و فروق ہر دل مین سلف سے
بدین نظر ایزد جہان آفرین نے سلسلہ بنی نوع انسان کو یون انتظام دیا کہ حسب قضاء
مصلحت ہر گروہ مین ایک سردار بنایا اور باقیون کو اوسکا تابعدار تاکہ وہ لطف قہر سے
کام لے اور ادین کے معاملات کو بخوبی انجام دے چہوٹے بڑون کے حقوق کی نگہبانی کرے
عدل گستری و جہانبانی کرے اسصورت مین اوسکی اطاعت فرض ہے لہذا یہہ غرض ہے کہ میری طرف

بہی سمجھائیے کہ میان صاحبزادے ہوش مین آیے بمفحوائے آیہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ حاکم وقت کی ملازمت اختیار کرو اور اوس سے جو بطریق جایز حاصل ہولیبے حوائج ضروری مین لاؤ زیادہ نیاز

بہ طلب اجازت احضار خود جہت حصول علم و اقوال موکد

گوہر تحریر کرامت لآلی بہ برج شرافت جناب مولوی صاحب قبلہ سلمہ اللہ بندہ درگاہ عبداللہ ہدیہ گوشوارۂ سلام علیک زینت گوش حلقہ بگوشان خدام بارگاہ فلک مقام کرکے سلک گوہر دعا کو زیب بیان کرتا ہے واضح و لائح ہو کہ یاقوت رقم خان نے خوشخطی سے نام پایا ہے اور جہت بقائے دوام جوہریان سخن نے فصاحت و بلاغت کے ہار بنا بنا کر عالم کو معدن علم بنایا ہے آن نے ارتنگ یادگار چھوڑا ہے اور جمشید نے جام تیس و فرہاد عشق مین نام کر گئے ہین اور خواجہ حسن بصری فقراؤن مین یکتا گذر گئی ہین اور ہر جو بندہ یابندہ ہوا اسمین خواہ آقا ہوا خواہ بندہ ہوا لیکن افسوس ہے کہ یہہ سیہ رونا کام کیون رہا جاتا ہے کچہہ سمجہہ مین نہین آتا ہے عرصہ گذرتا ہے کہ بگو صرف جستجوئے صاحب تحقیق مین بادہوائی مارا مارا پہرتا ہون اور کسی نحو سے کہین گذارہ نہین اہل رامپور کو عذر عدیم الفرصتی بات ہے اور صاحبان کلکتہ کو درپیش مباحثات لکہنو والون سے قرار واقعی اپنا اطمینان نہین سبق پڑہنے کا کہین کوئی سامان نہین ایک وہ وقت تہا کہ علما خود سرگرم تعلیم تہے مگر کتابین کمیاب یا وہ زمانہ آیا ہے کہ کتب ارزان اور پڑہانے والے نایافت جو کہ اب اس شہر مین بجز ذات بابرکات سامی معظم و گرامی فیض بخش و فیض رسان نادر العصر یکتائے زمان دوسرا نظر نہین آتا لہذا مصدعہ خدمت

ہون کہ بازبندہ نوازی و فرازی کوئی وقت اس حقیر کے سبق کا بھی مقرر ہو جائے
تو بہتر ہے زیادہ آداب۔

جوابنامہ مودت آگین میان غلام محی الدین

جناب بیا ئیصاحب پیشوائی رہروان راہ شریعت نبوی و مقدمتہ الجیش کاروان طریق
مصطفوی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین غلام محی الدین صاحب مدظلہ العالی
حقیر عرض پیرا ہے کہ قلم کا مچکان عجز اداے رسم تسلیم عذر پیش لاتا ہے اور صفحہ
بیاض کی سادہ دلی کا جاتا نامہ مشتاق نواز کہ جسکی زیب ادائی سے رنگ ہزار گل کا
ہویدا ہے اور گلبانگ بلبل ہزار داستان صریر کلک سے پیدا ہنگام ہمایون اور
وقت میمون مین گل گل بہجت انتمائے دل محزون ہوا اور نشاط و انبساط افزا
افزون افزون باستماع شدت عارضہ درد گوش قرۃ العین ذی ہوش قلب
اہل یقین مضطرب ہوا اور دماغ ہوا خواہان سافی ملتہب اگرچہ اخبار صحت آثار سے
گونہ اطمینان ہے الآ ہنوز باقی یہہ خلجان کہ اوسکی والدہ بزرگوار مبتلائے الام
درد ہے اور اعضائے شکنی سے ہم نبردیا رب اندیشہ عوارض جسمانی باعث ملال خاطر
احبا ہوا اور غبار کلفت روحانی دامن خیر خواہان تک سانہو شافی حقیقی شفائے کامل کا
منہہ دکھلائے اور دعائے مستمندان کو بسیر نفس صبح اجابت تک پہونچائے مرحلہ دیگر کہ
اوسکا طے کرنا بھی ضروری ہے اور اظہار حال بسبب ناصبوری واجب البیان جانکر سرِ دست
بواسطہ پائے قلم میدان بیان مین آتا ہون زبان پر لاتا ہون کہ اے خبردار نکات علوم
شریفہ و آپ واقف فنون نفیسہ اخبار مخبر صادق سے ثابت ہے کہ جسکو لحاظ ایفائے

عہد دلنشین نہین ہے بالیقین صاحب یقین ہین جسے اس سے گذرنا جادہ مستقیم سے پہرنا ہے
اور راہ گمراہی مین سر کے بہل گرنا ہے البتہ اگر بمقتضائے بواعث لاحقۂ اتفاقیہ حجاب
حائل ہو جائے تو سزاوار پذیرائی ہے ورنہ دیگر خیال تو نرے باد ہوائی اگرچہ جبتک
کوئی اقرار پورا نہین ہوا لیکن خورسند ہون اور اپنے قول کا پابند مسبب الاسباب
سبب نامناسب کو دور فرما کر فائز المرام کرے اور اس تلخکام کو شادکام زیادہ آداب

بقیہ دوم مراسلات درجہ سادی

نامہ بنام رفیق غمگسار و شفیق وفادار - رباعی

ساقی ہے اگر مئے محبت باقی	دے صاف نہ پہر رہے کدورت باقی
جب تک مہ مہر ہین تو سب جلتے ہین	زندہ احباب ہین تو محبت باقی

گوشوارۂ عروس سخن ستایش مبدء فیاض ہے اور حلۂ شاہد کلام ستایش آفریدگار سواد
و بیاض نقاب چہرۂ مضامین حمد محمود نگارندۂ نقش موجودات ہے اور آرایش
حجلۂ بیان ثنائے خلاق ارض و سماوات کہ جس نے ایک کنایہ کن سے ہزارون رنگ
کے جوہر پیدا کئے اور دل عشاق بیوفاؤن کی صورت بدیع الجمال دکہا کر شیدا کئے
ذات اوسکی تشبیہ اشیائے مخلوقی اور استعارہ مصنوعی سے مبرا ہے اور صفات اوسکی
جو جمیع مخلوقات ہمہ تن زبان ہو کر بیان کرین تو بہی کم از یک ذرہ اوس وادی مین ہمارے
وہم عقل کل کے ہوش پرواز کرتے ہین اور طائر خیال و مرغ عقل قدسیان بے بال
پری کے عذر سے عاجزی کا دم بہرتے ہین اور اگلی بشر کہ سر تا سر مملو بقصور ہے کیونکر

ذات واجب الوجود تک کیا رسا ہوا اور دست کوتاہ خامہ فرسا اس بحر ذخار دریائے
ناپیدا کنار میں کس کس نے دست و پا نہیں مارے ہیں مگر ہنوز کنارہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا پھر
تو لب و دہان کج مج زبان ہیچمدان ضعیف البنیان ہمہ تن تاب مشتاق اس مقدمہ
میں کیا زبان کھولے کیونکر بولے اگر جناب کرو آن مقربان بارگاہ و نے . ما
عرفناک حق معرفتک کہا ہے پھر ہماری اصل کیا ہے یاوہ گوئی سراسر بیجا ہے
حد سے گذر جانا ناقص تصور ہے اور کنارہ بساط ادب سے دور لازم ہے کہ معترف بعجز ہو کر
اشہب قلم کو عطف عنان کیجیے سوئے وادی مطلب جولان کیجیے مشہور ہے کہ دوری احباب
باعث ناصبوری دل خانہ خراب ہوتی ہے زیست عذاب ہوتی ہے مگر عند الامتحان غلطی
کا گمان ہوا بر خلاف قیاس ہوا کیونکہ جنکے ہم زبان نشاط تھے جو ہمارے غمگسار تھے عرصہ
تسلی میں ہمکو بھول گئے ملاقات درکنار خط کا بھیجنا بھی معمول نہ رہا کیوں جناب رفیق
صادق الوفاق بلکہ آپ یوں کہنا چاہیے کہ اوستاد النفاق منشی محبوب خان صاحب ہم آپ سے
کیا قصور وار خطاکار ہیں کہ جو ایک پرچہ کاغذ کے بھی سزاوار نہیں ایسے اجنبی سمجھ لیا کہ
گویا کبھی کے یار نہیں اگر خدانخواستہ دنیا میں ملاقات کی صورت نہوئی تو فردائے قیامت
تو نزدیک ہے جامع المتفرقین وعدہ لاشریک ہے پھر دیکھیں گے کہ اسوقت کیا عذر درمیان
لاؤگے کس طرح آنکھیں ملاؤگے ہم ہر دم تمہارا دم بھرتے ہیں ہر پیرایہ میں ذکر خیر کرتے
ہیں جب ضبط نہیں ہوتا ہے تو تحریر خط کا خیال ذہن نشین ہوتا ہے اگرچہ مکرر اوسکو بھی آزمایا
کچھ جواب نہ پایا مجبور اس شغل کو بھی ٹال دیا آخر کہ جواب کو جبراً دل سے نکال یکعرصہ
ایک سال کا ہوا کہ انہیں دنوں میں بوساطت منشی خادم حسین صاحب مستفسر احوال ہانی
ہوا تھا سو انہوں نے بھی کچھ نہ لکھا خیر

شعر

نہ تھی ہمکو تجھسے یہ چشم امید	کہ دو دن ہی میں چتون بدل جائیگی

اسوقت کہ شفقتم ماہ محترم ہے تمہارے ہاتھ کی سیر یاد آئی طبیعت گھبرائی سیج دونا ہوا زمانہ نظر میں سونا ہوا دل زار کرانا باتین کرنیکو جی چاہا راز نہاں جو لہو قلم کیا جب دم لیا اور یہ حال سجلئے لائیاں ایسا پر اختلال ہے کہ جلتے ترحم اور باعث ملال ہے ایک برس سے ارادہ کرتا ہوں احباب کے ملنے کا دم بھرتا ہوں بقول غالب مغفور

غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانیکی	فلک کا دیکھنا تقریب تیری یاد آنیکی

بوجہہ عدم فرصت کہ اس نوکری میں نہایت کم ہے ناک مین دم ہے مجبور ہون تمسے دور ہون اب ارادہ مصمم ہے کہ نکمہ کو چھوڑ کر بادیہ پیمائی کیجئے جیتے جی ایکبار اونکو دیکھ لیجئے کہ نقیب اجل ہر دم سر پر خبردار باش پکارتا ہے اسرالموت لحظہ بلحظہ للکارتا ہے ٹھیک ٹھکانا نہیں کہ اچانک عدم آباد کی منزل کسوقت پیش آئے حسرت جی کی جی ہی مین رہجائے اور تم تو ماشاء اللہ ایسے سیمتنوں کی صحبت میں سرگرم ہو کہ نقیض ہے سونا بھی حرام ہوگا نصیب جاگ گیا ہے ہر ساعت جنگ زرگری سے کام ہوگا اس تحریر سے یہ منشا نہیں ہے کہ تم ہی ہمارے پاس آؤ لیکن برائے خدا جواب خط تو تحریر فرماؤ اور جب ہمارا جی نہیں مانیگا تو آپ دیکھ آئینگے عذر بیجا کیون درمیان لائینگے اندنون مین ایک سلام اور چند غزلین لکھی ہین اونمین سے بوجہہ نہونے گنجایش کے سلام اور دو غزلین لکھتا ہون تم بھی اپنی فکر سے مطلع کرنا والسلام

غزل

بجا ہے اوس صنم کو حسن پہ اپنے جو غرہ ہے	ستارہ ماہ اوسکے کفش کا ہے مہر ذرہ ہے
تصور زلف پیچان کا نہیں کم مجھکو پھانسی سے	خیال ابروے خمدار میرے حق میں آرہ ہے

ہوا ہے آتش رقت سے اوسکے دل کباب اپنا
نہین خال اپنے عارض پر بنایا اوسنے کاجل کا
جو دیکھا ناک مین اوس گلبدن کے نیم کا تنکا
زیادہ ہوگا سرکش حرزِ لاحول سے زاہد
نو خط کی نہین ہے صفحۂ رخسار جانان پر
مین شاگرد اوسکا ہون جو ہے روشن زمانہ مین
شکستہ ہو کے نستعلیق گو ہی اب تو کہتے ہین
کہون کیا تنگ ہون مشتاق ابنائے زمانے سے

بنیں انکے یار جامِ بادۂ انگور تیرہ ہے
پئے عین الکمال دیدۂ بد مین یہہ چہرہ ہے
نظر مین رشک سے ہر برگِ نخلِ نیم آرہ ہے
حمارِ نفسِ امّارہ کو توسنِ چھیڑ شرہ ہے
ابھی اعراب سے یہہ سورۂ قرآن محرّمہ ہے
میرا یہی مہر جہر یون کی صورت پر تبرہ ہے
رخ اوس یاقوت لب کا خط یہان سے معطرہ ہے
ادق اوسکو بہی کہتے ہین جو اپنا روز مرہ ہے

غزل دیگر

کرتی ہے کام سنگ اب تو جدائی آپکی
وجہ شوقِ وصل ہے بے اعتنائی آپکی
ایکسہی ترچھی نظر سے ہوئے ترکی تمام
نام چاہت کا نہ لے دنیا مین پھر کوئی کبھی
پھول تھے سر در گریبان سنگ کا دم بند تھا
وہ جگر دارون مین ہے دید اجسکو نصیب
نقش پا طلق ہلے ہی سترف مین ہے سوا
مردے ہوجاتے ہین زندہ آپکی ٹھوکر سے یار
اے گلو بو ناک مین آتی ہے جو بوئے رقیب
آنکھ سے ٹپکا ہے دل خون ہو کے روز ہجر مین

موج دریا کی مگر تھی آشنائی آپ کی
ہے پسند اہل وفا کو بیوفائی آپ کی
بندہ پرور دیکھ لی تیغ آزمائی آپ کی
مشتہر کردون اگر مین بیوفائی آپ کی
بوئے زلفِ عنبرین جس وقت آئی آپ کی
نقد جانِ عاشقان ہے رونمائی آپ کی
تاجِ فرقِ فرقدین ہے زیر پائی آپ کی
خلق مین مشہور ہے معجز نمائی آپ کی
چشمِ بلبل کی یہہ شاہد ہے دولائی آپ کی
ہاتھ جب آتی ہے انگشت حنائی آپ کی

حال دل ہت گر کہا اوس شوخ نے مشتاق سے	کون سنتا ہے یہہ باتین بادہوائی آپ کی

سلام

مرصع ہو نہ مین شعر مضمون مکمل سے
ہو اگر حسن مطلع مطلع مہر رخ اول سے

یہہ گذرا حادثہ کسیر سلامی روز اول سے
شہ بیکس تن تنہا لڑے دو لاکہہ کے دل سے

اوڑین چنگاریان ضرب سنان و تیغ سے ہر دم
سپر کے پہول گل افشان بنے تلوار کے پہل سے

بدن پر زخم کہا کر ابن مسلم ہوئے خوش ہو کر
یہہ وہ گلشن ہے جسمین پہول پیدا ہوتے ہین پہل سے

غم شہ مین یہہ چشم ابر سے آنسو ٹپکتے ہین
نہین برسات مین پانی برستا ہے یہہ بادل سے

نجے ناری تو بہاگے جو مرے پہنچے جہنم مین
سوارون کے پرے کوسون پہ تہے زمین پیدل سے

بنا بنکر چلا جنگاہ کو جب رو نما جس دم
بہی رونے لگی منہہ کو چہپا کر اپنے آنچل سے

اسیر چار طوفان لشکر اعدا کا کم نہ ہے
مٹے گا داغ دل کیا حجت شرعے کی صیقل سے

کیا کرتے ہین پیری مین بہروسا نوجوانون کا
تعجب ہے پدر لاش پسر کو لائین مقتل سے

غضب ہے شاہ بحر و بر پیاسا جائے دنیا سے
زبان خار تر ہو بادون کے چہالون کے چہاگل سے

یہہ تہا اعجاز تیغ شہ کہ ناری نار مین پہونچے
شرارہ ورنہ بجہہ جاتا ہے باہر اسکے مشعل سے

اوڑایا جب سر میدان علی اکبر نے گہوڑے کو
پری حیران تہی سکتا ہو رکو تہا اوسکی چہل بل سے

نشان منکر دین صفحۂ دنیا سے مٹتی ہتی
جلا کرتی تہی کلک تیغ شہ مزرون کو ہل سے

نکیون مشتہر ہو شیوا بیان مشتاق عالم مین
پڑہا وصف علی پہلا سبق اوستاد اول سے

جو اب تجہہ پر دوست یکتا جوان رعنا عاشق مزاج رنگ

قیس غیرت فرہاد در تلازمۂ ہیئت و اعداد شعر مؤلف

سب سے جدا یہ طرز تیری مستجاب ہے	ولہ	ہیئت کلے ہے تلازمہ خط کا جواب ہے
ہمارے پاس تم آؤ تو آئین ہم تمہ تک		بشر تو وہین جو جاتے ہین چرخ ہفتم تک

ستائش اور سپاس آفرینندۂ مضامین رنگارنگ و آگاہی دہندۂ از لغات و فرہنگ درگاہ کردگار عالم ہے کہ جسنے مشکوۃ المصابیح ہدایت کو بہر رفع ضلالت معرفت شفیع امت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم گنہگارون تک پہونچایا جنکی شان پاک مین یہ آیا لولاک لما خلقت الافلاک اور لایق ثنا پیدا کنندہ زمین و آسمان بخش دستیاری یاقوت و سنگ دہ خداوند اکرم ہے کہ جسنے اس مشت خاک ضعیف البنیان کو اپنی قدرت کاملہ سے مکان لامکان دکھایا ادراک بشر اوسکی تحقیق کما ینبغی سے مجبور ہے تو بندہ واہمہ اس کوچہ سے کوسون دور ہے قلم شکستہ پا اس وادی مین ٹھوکرین کھاتا ہے منزل مقصود تک پہونچنا غیر ممکن نظر آتا ہے ناچار عنان کلک دوسری طرف موڑکر برسر مطلب آتا ہون مدعائے خاص زبان پر لاتا ہون کہ نامۂ نامی رشک تحریر سعدی و نظامی تنویر السنین منشی خادم حسین سلمہ رب المشرقین معدن لعل و گہر مخزن یاقوت سراسر پہونچا سر دست ٹہکر آنکہون پر رکہا جو آپنے سکا تحریر کرتا ہون مضمون کو پابزنجیر کرتا ہون واضح ہو کہ گردش اجرام فلکی سے اختلال بالذات ثابت ہے کہ منقلب الاحوال ہون آہن خاکدان ہستی ہین زیر پائے گردون دون پامال ہون نبد المشرقین مابین احباب پیدا ہے منطقۃ البروج کی کیفیت ہویدا ہے اقتران مہر و ماہ امور اشکال ست ہے ہماری تمہاری جدائی آسمان بے پیر کی چال ہے

اس غربت مین راہ وطن ہر شب صورت کہکشان پیش نظر ہے اور ہر روز دلِ زار بزبانِ
رعد نالان چشم مثل ابر تر ہے ہوا خواہ ہمارے ہم سے دور ہین اور ہم گرفتار الام
مجبور و مہجور ہین

چہرا ہے جیسے پیر فلک نے دو رنگ سب پہر کے — مٹنے کا داغ کب دل سے میرا ان نوجوانونکا

خالقِ لیل و نہار سے دستِ دعا ہون کہ ہم بغل پیتا وہ رشکِ ماہ ہو اور عدو سے لعین
صورتِ زحل منحوس روسیاہ ہو اگرچہ قوس سپہر مریخ تیر لئے تیار ہے کہ جدا سر و تن کرے
چادر مہتاب کا کفن کرے لیکن سپہر اقبال خلاق خورشید و ماہ پشت و پناہ ہے ایزد
گواہ ہے یہہ جو مجمع عقد پروین ہے بہر انتشار طبایع چین بجبین چرخ برین ہے عقل اس
گرداب دنیا کے دریافت حال مین ڈانواڈول ہے میزان خرد کے باہر یہہ تول ہے
بامداداتِ اللہ الغالب جو اس دنیا کی روباہ بازی سے نجات ملے تو اختر طالع سعد ہے ورنہ
امواج ہوا و ہوس و تلاطم وسواس شیطانی لگا ہوا قبل و بعد ہے اتحاد جنکا نام ہے عیار
صورتِ یار معیار الامتحان سے کھلے کہ دوستی کی ٹکسال سے باہر ہین چمن دنیا مین گل کے پیرہن
مین خار کھلے ہین ذی ہوش جو بسان سوسن خموش ہین اسیا ہے باہر سراسر ہین احباب کا
پتہ مثل حباب نقش بر آب ہے جاننے والا مثل کبریت الاحمر نایاب ہے سخن اعدا طعن امیز
نیش عقرب سے زیادہ پر زہر معلوم ہوتا ہے صحبت دوست نادان سے جو بدتر از ثور فلک و گاو
زمین ہے آدمی مغموم ہوتا ہے ماہی بے آب کی مانند بیقرار ہون تڑپنے کو طیار ہون لیکن
عسرت مانع کار ہے اس امر کو لغو پر حمل نکرنا شاہد پروردگار ہے ایکوقت وہ تہا کہ دبیر چرخ
ہماری تحریر پر رشک کرتا تہا مریخ نگاہ کج سے ڈرتا تہا یا وہ زمانہ ہے کہ ان زہرہ جبینون
کی نظر پہرتی ہے لوگی آسمان بہی آنکہہ چراتی ہے مشتری سخت نظر آتی ہے امر واحد

تکرار دوبارہ بیجا ہے مشتاق یہہ کہتا ہے — **شعر**

ایک کی الفت مین گذری عمر جب با سطور سے	جان دینا ہو تو اب دل کو لگاؤن اور سے

ایک محبوب صاحب تثلیث سے مین بہی دوچار ہوا عشق گلے کا ہار ہوا خدا خدا کر کے حواس
خمسہ درست ہوئے از سر نو پہر چالاک و چست ہوئے اس شش جہت مین کوئی فرد بشر
ایسا نہین جو ملوث ہفت رنگ دنیا نہین طالبانِ صادق ہشت بہشت کو چہ یار کو جانتے
ہین زیر فلک نہ رواق رشک پری غیرت حور دلدار کو پہچانتے ہین گو وہ عشر عشیر بہی یہہ
خیال کرنے دل کو لیکر دیدہ و دانستہ پائمال کیے لازم ہے کہ جو ایسے معرکے سیکڑون
پیش آجائین انسان تو ہر طرح زبردست ہے زیر کرے جان کو اس مخمصے مین ادہ جلائے
نہین عمر کو خوش باشی کے ساتہہ بسر کرے ہزارون اس میدان مین لاکہون ٹہوکرین کہاکر
برباد ہو گئے قیس و فرہاد سے اس وادی مین کروڑون روانہ ہوئے عدم آباد ہو گئے
مناسب ہے کہ حتی المقدور دل کو کہین اٹکائے نہین اور جو سر پر آپڑے تو اس سختی کو
جہیلے حرف شکایت زبان پر لائے نہین بقول **مولف**

سنو مشتاق اس کہنے سے چپ رہنا ہی بہتر ہے	شکایت ہے کسی کی ماجرا اپنی مصیبت کا

دریتولا ایک تاریخ اور دو غزلین جو بے شغلی کا شغل سمجھکر لکہی ہین وہ ذیل مین لکہتا
ہون وجہہ توقف تحریر جواب بالمشافہ کہون گا آنے کی نسبت سر دست یہہ عذر ہے
کہ تین روپیہ کرایہ ریل اور دو روپیہ وہان کے صرف ضروری سے نادار ہون ہان اگر
تم چلے آؤ تو ہمراہ چلنے کو طیار ہون لیکن نازک مزاج ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہین
وہ تو چار آنکہین ہوتے ہی پہر دوستی کا دم بہرتے ہین اگرچہ یہہ احتمال تمہاری نسبت
زیبا نہین کیونکہ کبہی تم سے ایسا ہوا نہین مگر کیا عجب ہے کہ دور رہنے سے دل سے بہی دور

ہو گیا ہوں اسلیئے مناسب ہے کہ اور کچھہ نہ لکھوں سب جانتے ہین کہ صحبت فقرا باعث
ازدیاد تحفظ روحانی ہے اور در پردہ ہمارے چلے آنیکی آسانی تم تیر کر جاؤگے
ہمکو ساتھہ لیجاؤگے دو چار روز طبیعت بہل جائیگی جب تک ملاقات نکل آئیگی زیادہ حال
حوالۂ قلم کرنا مناسب نجانکر خط کو تمام کرتا ہوں، قاری اور سامعین کی خدمت مین
عرض سلام کرتا ہوں

غزل

اچھے پہلے سے جو اخلاق تمہارے ہوتے
ہوتا کیون اور کا مشتاق تمہارے ہوتے

دہیان ہوتا نہ اگر تم مین کچھ اخلاق کا
ماہ و خورشید بھی عشاق تمہارے ہوتے

لا دوا عارضۂ فرقت جانان ٹہرے
اے حکیم علی الاطلاق تمہارے ہوتے

غیر ممکن نظر آتا ہے کہ اے مہر لقا
ماہ ہو حسن کا مصداق تمہارے ہوتے

یا علی در پئے ایمان ہے شیطان لعین
لوٹ لے مجھکو یہ قزاق تمہارے ہوتے

ترک چشم بت پرفن سے بچے خوب اے دل
ورنہ رہزن یہی قزاق تمہارے ہوتے

قیس و فرہاد بھی اسوقت جو زندہ ہوتے
داخل دفتر عشاق تمہارے ہوتے

عید کے دن بھی ہی جی ہی کی جی مین حسرت
اتحصر ہمارے یہہ نعل طاق تمہارے ہوتے

چمن کوچۂ جانان مین یہان سبزہ
غیر جتبا نہین مشتاق تمہارے ہوتے

غزل دیگر

شرر ہیتر مین جسکے مین جو تہے بالائی طور آتش
وہی وجہہ فروغ حسن و عشق ہے اسے حضور آتش

خیال روی روشن سر مین ہے دل مین تپ فرقت
لگی ہے دیکہنا اقلیم تن مین دور دور آتش

ہوا ہی امتحان منظور کین ہین جمع جو ضدین
تواضع خاکپائی حلم حرص آنہی غرور آتش

ہیبوکا بنگیا نشہ سے وہ آتش کا پرکالہ
شراب ارغوانی کا ہوا دیکو سرور آتش

سنا ہی دستیاب ہوسی بنگیا جبلکر یدبیضا	اگر یدنظر ہو تمکو تو ہوجائے نور آتش
جا جبتک شستہ دل ہرگز نہ ٹپکا انکھ سے آنسو	جہان ہوتا ہے پانی ہوتی ہے اوسجا فرد آتش
بجھیگا آہ سوزان سے یہ سقف بےستون کب	لگا دیجے کسی ان عاشقان نامبید آتش
مین دس آتش کے پرکالہ کا دم بھرتا ہون آماتی	حلیم پر جسکے آگے خلد سے رکھتی ہے حور آتش
دہی مشتاق دل ادس سنگدل کا موم کردیگا	ہولی ہتی آپ جسکے حکم سے بین القبور آتش

قطعہ تاریخ وفات

جب کہ یہ واقعہ جانسوز ہوا	تھا جہان سب کی نگاہون مین سیاہ
کہا مشتاق نے یہ سال وفات	مرگئی زوجہ فضل الدین آہ

اور تمہارے اس مطلع کا مطلع کچھ دان ہی نہین بیان ہی ہے رزاق تمہارا

مطلع

آداجی خادم تو ہے مشتاق تمہارا ٭ یہ جواب ہے

جس روز سے گم ہوگیا اخلاق تمہارا	اب در کا مشتاق ہے مشتاق تمہارا

مکتوب جذب القلوب ہے سراپا بیان سراپا محبوب ہے رنگین ادائی سے مملو معمہ کی گفتگو حسب فرمایش منشی خادم حسین سلمہ رب المشرقین — شعر

رسا اوج حقیقت پر کرون اب عشق بازیکو	بجائے نردبان سمجھا ہون مین عشق مجازیکو

صناعی صانع حقیقی قابل دید ہے کہ جسکا نظیر کہین دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے جسنے ورق

روزگار کو کبھی غیرت نقش ارژنگ بنایا سنگ سے لعل لعل کو سنگ بنایا بیزبانوں سے زبان کا کام لیا کبھی گویا کا ناطقہ بند کیا دیر کو کعبہ کعبہ کو کنشت کرتا ہے زشت کو خوب خوب کو زشت کرتا ہے غور سے دیکھا تو یہہ طلسمستان دنیا تحیر کا کارخانہ ہے ازتا بہرتا زمانہ ہے بلندی و پستی سے یہہ معمورہ معمور ہے آسایش اس مرحلہ سے کوسون دور ہے جو لوگ بادۂ وحدت سے روز الست کے متوالے ہین اونکے کام قضا و قدر کے حوالے ہین رنج مین شاد ہین شادی کی خوشی سے آزاد ہین اور جو گرفتار حرص و ہوا ہین ہزار آفت مین مبتلا ہین تمنائے وصل ہین کیسکا وصال ہوا کیسکا صدمۂ سنگ رفتار سے سر لال ہوا کہین تیاری سامان عیش و نشاط کی فکر ہے کسی جگہہ بیوفائی سنگین دلان و جفائے نامہربانان کا ذکر ہے حسین چاہنے والون سے منہ چھپانے لگے ہندوان زلف و کاکل کافر کیش منہ تک آنے لگے عشاق جان نثار گنہگار ہین مگر بقول شخصے مفلس کے مال سے سب بیزار ہین گل عندلیب کے حال زار پہ ہنستا ہے اور بلبل شیدا دام صیاد مین گلشن کی دید کو ترستا ہے دست ظلم گلچین کی گلبن کو شکایت ہے زبان سوسن پر آزادی سرو کی حکایت ہے نرگس بچشم حیرت حال بہار و خزان دیکھ رہی ہے کھلتا نہین کہ یہہ کیا بیخبری ہے برگ بے برگی باغبان پر ہاتہ ملتے ہین چنار سے خون گرم دہقان پر ہزار شعلے نکلتے ہین کسی کا رنگ زرد ہے کیسکا فق ہے ایک کو دوسرے کا رنج ہے نہ قلق ہے یہہ نیک خانمان ہمہ تن اشتیاق [تخلص کاتب] اپنا حال اپنے دست و قلم سے کیا تحریر کرے زبان بے زبانی سے کیا تقریر کرے کہ ہمکو بہی کیسکی تمنائے دیدار نے مارا ہے دل پاش پاش ہے جگر پارہ پارہ ہے ہم بہی ایک رشک مسیحا پر مرتے ہین کسی کی محبت کا دم بہرتے ہین جہوٹ موٹ نام لیتا پردہ فاش کرتا ہے بیجرمی مین اپنی

نسبت ایک جسم تلاش کرتا ہے، اس سے بہتر ہے کہ وہ بات نکالے کہ سننے والے خود
سمجھ لین جان جائین اور ہم اپنے مطالب دلی اس حیلہ سے پائین **شعر**

تصویر کھینچون اب ورق دل تراش کے		مین تب بتاؤن کہ جسے اکسل تراش کر

یا ایہا الناس یہہ گم کردہ ہوش و حواس اوس غارت گر دین و ایمان کافر کیش آفت جان کا
طالب دیدار ہے کہ جسکا دیدار بر سر دار ہے اوسکی زلف مسلسل کے روبرو سنبل کو پریشانی
ہے آہوے چین کا دم بند ہے سوداگران مشک ختن کو اپنی خطا کی بدولت سرگرانی ہے
مانگ کے آگے کہکشان ماند ہے پیشانی شب اول کا چاند ہے جبین جبین فہرست ملال بقول
مشتاق خستہ حال **شعر**

بحر الم کی موج ہے چین جبین یار		یا طاق پر کہلا ہے الف لام میم کو

ابروے خمدار پر کمان کیانی نثار ہے تیر مژگان کمان ابرون کے دل شکار کرنیکو کیس ہے
پتلی آنکہ کے پردہ مین لیلاے قیس ہے قدر انداز پیش نگاہ ہوش ربا بیچکارے ہین یہہ وہ
ناوک ہین کہ جنہون نے ہزارون جوان بیگناہ جان سے مارے ہین مردم دیدہ کو جادو کا
پتلا کہین تو بجا ہے کہ اوسنے لاکہون کا خون کیا ہے گل نرگس کو سکتا ہے کوئی اسکا
قتیل ہے کوئی نیم بسمل سسکتا ہے امکان نہین کہ کان کے ارکان ثنا مین زبان قلم
تقریر کر سکے وہ مضمون کہ دوکان جوہریان سخن مین نہ نکلے والبستہ سلاسل تحریر کر سکے
زار عشاق سنتے ہین کہ آن جواہر انکھین کانون تک پہونچنے کی تمنا مین سر دہنتے ہین ناک
کے تصور مین دم ناک مین ہے دم کی آمد و شد آرہ کی مانند سینہ تمناک مین ہے جو آرے کے
عارض مین تپ شوق دیدار عارض ہے جس سے مہر کسب نور کرتا ہے اور چاند جسکی جوت کے
پیشانی رگڑتا ہے وہ اے رشک قمر تمہارا عارض ہے دونون گال ماہ پارے ہین

داغ چیچک گویا اوس آسمان رفعت کے زخم ستارے ہین خال طائر دل نادان کے
واسطے دانہ ہے چاہ ذقن کرکے دیدۂ و دانستہ آپکو پیا ہین گراتا ہے صفت لب لعلین
زبان ناطقہ لال ہے یاقوت احمر کو اون لب لعلین سے شرمندگی کمال ہے دانت
سلک گوہر مین یا ہے گہر کی کتنی قدر رشک ثمشاد و غیرت سرو چمنی دہن صفت عنقا
مختفا ہے تشبیہ ناپیدا ہے زبان ماہی دریاے فصاحت ہے یا موج بحر بلاغت گردن
بلیہ شیر یا ض سحر بار رشک گلوے میناے بادۂ احمر شانہ نشانۂ آفت و بلا کا شانہ
زلف دوتا

شعر

سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جائے پری | ایسے سینے نہین دیکھے ہین کسی نے سن مین

نظر گاہ چشم گستاخ سختی مین سنگ لاخ پستان رشک انار اصفہان غیرت ترنج حسن
کنج پشت چشم ہو دور تختۂ بلور صفت دست سے دست دشوار ہے نخل خوبی کی شاخ
بار دار ہے شکم نرمی مین مخمل و سمور ہے صفائی مین بلور ہے کمر تار نفس ہے یا تار
نظر ہے کہ نظر نہ آنے سے معلوم ہوا کہ صرف اسم بے مسمی ہے ناف گرداب بلا یا عقدہ
تارنگاہ دیدۂ تماشا اور زیر ناف کا حال کیا لکھون کہ اوس سے آگاہ نہین وہان تک
رسم و راہ نہین یہان متفکرین بھی عاجز رہے ہین لاچار یہ کہہ گئے ہین شعر

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار | کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

اوس ران سے کوئی بھی نہ کامران ہوا کسی کو اوسکی صفائی پر سکتا کیکو شدت ستم
حرارت آتش شوق سے بحران ہوا آئینہ اوسکے روبرو شرمندگی سے پانی ہوا دیدہ دو
دو زانو باعث حیرانی ہوا ساق یا ساق عرش ہے یا رشک شمع طور ہے حقا تعریف
ہے کہ قدرت حق کا ظہور ہے قدم وہ قدم کہ جسکی تعریف بمقدم جانتے ہین جان

و دل سے اٹھتے ہین جسکے اتہہ وہ پانون گئے اپنی مرادکو رفتار مین قیامت کا چلن غضب کا بانکپن شعلۂ آواز دلون کو جلانے والا ہے نیا انداز نکالا ہے رقص بسملونکو رقص مین لاتاہے ہر ایک خفتگان کنج لحد کو جگاتا ہے علم موسیقی جو ہر ذاتی ہے راگ خانہ زاد ہے خلاصہ یہ کہ ہر فن ازبر ہی یاد ہے گٹکری مسلسل موتیون کی لڑی ہے راگنی ہر وقت روبرو اوس رشک رقاصہ گردون کے ہاتہ باندہے کہڑی ہے فاضل کلام وصف کماحقہ کی تحریر سے عاجز ہوکر قلم نے سر جھکایا مکتوب نے اس مطلع پر اختتام پایا متما باسم صاحب سراپا رشک شیرین غیرت لیلے معما

تاج ملتبس و سر جبیں ہیلئے بتان		اے صنم در عہد تو نہاد دور آسمان

آرادہ ہے کہ ذریعہ مراسلت ہم بہی اوس سے رسم و راہ کرین اپنے حال سے بوساطت نامہ و پیغام اوس بیخبر کو آگاہ کرین اسواسطے

شعر

ہوائے شوق مین نامہ نہین تحریر کرتا ہون		مقدر کا لکہا دیکہون بہلا ٹہرے برا ٹہرے

انتہائے عشق یہہ ہے کہ آتش فراق سے جلکر خاک ہوجائے سینہ فگار ہو جگر اندر ہی اندر سوجا سے چاک ہوجائے مگر اوس بحر حسن وخوبی کو خبر نکرے گرداب بلا دریائے آفت زا مین ڈوب کر مرے اگر جواب نہین آیا تو ہم بہی یہی کام کرینگے اپنی جان کہوکر تمکو مسیحا جان بدنام کرینگے زیادہ زیادہ . . . .

مراسلہ طرز حقیقت وگفتگو با اہل طریقت

مسخر کنندۂ روح روحانیان عنبر دلائے قلوب افسردہ دلان جہان اعجاز نمائے شگفتہ افزائے رہبر و صراط المستقیم محمد مقیم سلمہ رب جنات النعیم - واضح ہو کہ اولوالابصار

اس دار ناپایدار کو بے مدار جانتے ہین اور حسنِ گلرخانِ چمنستان دنیا کے رنگ کو بے اعتبار دیدۂ اہل بصیرت مین عالمِ امکان فانوس خیال سے بھی کم ہے اور لذات دنیوی کہ سرتاسر لدغہ (عذاب ہے نیش عقرب وغیرہ) آخرت ہے بدتر از سم (زہر) چشم عبرت بین مین وہ کاذبہ کیش ہے جسکے نزدیک نوش نیش ہے پر تدویر عالم مین جہان جہان ہین اور اسرار حقیقی سے کے اب خبردار کہان ہین دور اندیش یہان کے بناو کو بگاڑ سمجھتے رہے اور لایعقل اوسکو گلستان خیال کرکے کانٹون مین الجھتے رہے خواہ گوشہ نشین حرم محترم (بیت توقت) رہے یا ساکن دیر ہو حاصل نیست یہہ ہے کہ انجام بخیر ہو اکثر اہل دنیا باخدا ہین اور بیشتر مقتر الطمع دنیا کے مبتلا کوئی جدا ہو کر شریک ہے اور کوئی شریک ہو کر جدا ہے کھلتا نہین کہ این طلسمان دنیا کا اسرار کیا ہے ذہن ناقص حقیر نے اس معاملہ کے دریافت مین معترف بقصور ہو کر خاموشی کو کام فرمایا صرف اتنا زبان پر لایا

رباعی

تو نقش نقش بست دان چہ دانی	تو شکل پیکر جان را چہ دانی
تو خود می نشنوی بانگ دہل را	رموز سر سلطان را چہ دانی

لہٰذا اس بحر ذخار دریائے ناپیداکنار سے کنارا کرکے مضمون ضروری المدعا کو حوالہ قلم کیا جب دم لیا عوام کی آواز ہے کہ نصیب دشمنان طبیعت ناساز ہے فکر دامنگیر حال ہوئی مکدر دیر ملال ہوئی تاثیغ الامراض جسمانی سے محفوظ رکھے حسب دلخواہ بشاش و محفوظ رکھے لازم ہے کہ خوشنودی مزاج سے آگاہ کرو ہمہ جا رہو عیش خاطر خواہ کرو دیدہ فرماسے کہ شکر کا کیا ارادہ ہے میرے نزدیک النوا بہتر ہے کہ اب گرمی زیادہ سے علاوہ اسکے جنکے پاس آپ جانے والے ہین وہ

اب باعث حصول رخصت آنیوالے ہین فقط بخدمت جناب قاضی امداد علی صاحب بعد سلام سنت الاسلام التماس یہہ ہے کہ افسوس آپنے الور کو مشرف بقدوم میمنت لزوم کیا اور اس تشنہ کام کو چاشنی شربت دیدار سے محروم خیر گذشتہ را صلواۃ اب گاہ گاہ رسم نامہ و پیام جاری رہنے تو عنایت سے بعید نہین ۔ ۔ ۔

رموز موہومہ قوت نظری پر اور افسوس عمر گذشتہ کی بیخبری پر

شعر

کتنا قلم خفی ہے خط سرنوشت کا	مضمون نہین کھلا کبھی خود نوشت کا

کچھہ یہہ امر حیرت افزا نہین کہ طفل بشیر خوار جوان قوی ہیکل کیونکر ہوا اور عالم شباب شیب سے مبتدل کیونکر مقبل اسیر کیون ہو جاتے ہین اور امیر بدتر از فقیر کیون خوشی این دنل رنج کس لئے ہے اور رجا سے مخوف مین قیام گنج کس لیے سبب بدنامی اور نیک نامی کیا ہے اور باعث سیرابی و تشنہ کامی کیا بہار و خزان کیا شے ہے اور انقلاب دوران کیا شے البتہ ادراک نکات قضا و قدر عقل سے دور ہین اور رموز حکمت بالغہ بعید از فہم و شعور پھر اس مشت خاک کو کب زیبا ہے کہ کچھہ چون و چرا کرے یا کسی معاملہ این و آن مین زبان وا کرے شعر

مقدر مین جو کچھہ ہے ہونیوالا ہوتا جاتا ہے	شکایت غیر سے بیجا ہے زیر چرخ مینائی

حاصل کلام یہ ہے کہ زندگی دنیا اسواسطے ہے کہ کمال و ملال سے مآل زیست معلوم ہوجاے نشیب و فراز کو چھوڑ کر راہ راست پر آئے الحمد للہ علی کل حال کہ اسوقت تک اسباب ظاہری سے نتیجۂ باطنی حاصل ہے اور تعلقات دنیوی سے

تنفر دل صفا منزل چاہیے کہ آپ سکی حصول دنیا کو چھوڑو اور خوشنودی
رب ودود کے جویا ہو قناعت و توکل خوب ہے اور خوب حبیب کو محبوب ورنہ دامن حرص
کشادہ ہے اور ہوا و ہوس دم بدم زیادہ فقط اللہ بس باقی ہوس ۔

شکایت بے روزگار توکل پیداوار و مدار

بعد حمد خدا و نعت احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ التماس یہ ہے کہ زیست مستعار
چار روز کی ہے اسپر اعتبار ناپایدار ہے گردش گردون گردان یکسان نہین ازل سے
بے درا ہے سفر آخرت سبکو درپیش ہے جسکا اسپر خیال ہے وہی شخص خیر اندیش
ہے زاد راہ اس منزل مین بہت ضرورت ہے قافلہ والے غور سے راہ پر خطر ہے
اور منزل دور ہے تار زندگی گسستہ ہے جیسے سود ہے سامان و برگ ہے جاے
تادانی ہے کہ دو ثلث بسر ہوگئی ایک باقی ہے پھر بیدا کے نہ صحبت ہے نہ صراحی ہے
نہ جام ہے نہ ساقی ہے بھروسا خداوند کریم پر چاہیے کہ مسبب الاسباب ہے وہی ضامن
رزق ہے ہا سمین تردد بیجا ہے جب تک دم مین دم ہے واسطے رزق کے کشادہ دست
کرم ہے البتہ کمی بیشی ہوتی ہے سو اندیشہ کیا ہے آنحضرت نے فرمایا ہے
آپ نے سنا ہے یا نہین متقی من اتقی الفضل اکیس ۔ فلان امر کے واسطے کوئی
ہے اس سے گھبرائیے نہین تا کہ ذلت و رسوائی پاس آنی نہین قصہ مختصر ہے کہ بیجا
نامہ بر ایک حادثہ ناگہانی مین آگیا اب اس حال کو بیجائے اور سکے سمجھیے اور وہی
مدارات اسکی کر کے جو کچھ ہو دیجیے اپنے اشتغال کا حال تحریر فرمایئے کہ کوئی شغل
ہے یا یونہین بیٹھے ہو خدا کا شکر ہے کہ اسوقت تک تنگدستی کا دم بھرتا ہون اور

اب بحصول رخصت آنیوالے ہین فقط بخدمت جناب قاضی امداد علی صاحب سلمہ اللہ
سنت الاسلام التماس یہہ ہے کہ افسوس آپنے الور کو مشرف بقدوم میمنت لزوم
کیا اور اس تشنہ کام کو چاشنی شربت دیدار سے محروم خیر گذشتہ را صلواۃ اب گاہ
گاہ رسم نامہ و پیام جاری رہے تو عنایت سے بعید نہین

رموز موہومہ قوت نظری پر اور افسوس عمر گذشتہ کی بیخبری پر

شعر

کتنا قسلم خفی ہے خط سر نوشت کا	منہ ون ہین کھلا نہ کبھی خوب و زشت کا

کچھہ یہہ امر حیرت افسزا نہین کہ طفل شیر خوار جوان قوی ہیکل کیونکر ہوا اور عالم
شباب شیب سے مبتدل کیونکر مفلس امیر کیون ہو جاتے ہین اور امیر بدترا ز فقیر
کیون خوشی مین دخل رنج کس لئے ہے اور جائے مخوف مین قیام گنج کس لئے
سبب بدنامی اور نیک نامی کیا ہے اور باعث سیرابی و تشنہ کامی کیا
بہار و خزان کیا شے ہے اور انقلاب دوران کیا شے البتہ ادراک کائنات قضا و
قدر عقل سے دور ہین اور رموز حکمت بالغہ بعید از فہم و شعور پھر اس مشت خاک
کو کب زیبا ہے کہ کچھہ چون و چرا کرے یا کسی معاملہ مین دم زبان وا شعر

مقدر مین جو کچھہ ہے ہونیوالا ہوتا جاتا ہے	شکایت غیر سے بیجا ہے زیر چرخ مینائی

حاصل کلام یہہ ہے کہ زندگی دنیا اسواسطے ہے کہ مآل و ملال سے مال نیست معلوم
ہو جائے نشیب و فراز کو چھوڑ کر راہ راست پر آئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ کُلِّ حَالٍ
کہ اسوقت تک اسباب ظاہری سے نتیجہ باطن حاصل ہے اور تعلقات دنیوی سے

منتظر دل صفا منزل چاہیے کہ آپ اسکو حصول دنیا کو چھوڑو اور خوشنودی
رب ودود کے جویا ہو قناعت و توکل خوب ہے اور خوب حبیب کو محبوب ورنہ دامن حرص
کشادہ ہے اور ہوا و ہوس دمبدم زیادہ فقط اللہ بس باقی ہوس ۔

شکایت بے روزگار توکل پیدا کرو مدارا

بعد حمد خدا و نعت احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ التماس یہ ہے کہ زیست مستعار
چار روز کی ہے اسپر اعتبار نا پایدار ہے گردش گردون گردان یکسان نہین ازل سے
بے زاد ہے سفر آخرت سبکو درپیش ہے جسکا اسپر خیال ہے وہی شخص خیر اندیش
ہے زاد راہ اس منزل مین بہت ضرورت ہے فاقد والرجا کے غور ہے راہ پر خطر
اور منزل دور ہے تا زندگی مرگ لگا ہے جسکے سو وہ بے سامان و برگ ہے جائے
تاسف ہے کہ دو ثلث بسر ہو گئی ایک باقی ہے پہر بندہ اسکے نہ صحیح نہ صبر اسکی ہے
نہ جام ہے نہ ساقی ہے بہروسا خداوند کریم پہ چاہیے کہ مسبب الاسباب وہی ضامن
رزق ہے ہماسین تردد بیجا ہے جب تک دم مین دم ہے واسطے رزق کے کشادہ دست
کرم ہے البتہ کمی بیشی ہوتی ہے سو اندیشہ کیا ہے اوسنے خود فرمایا ہے
آپنے سنا ہے یا نہین تشفق من ان تقمع البقل المیسل ؛ فلان مرد کے واسطے کسو
ہے اس سے گھبرائیے نہین تا کہ ذلت و رسوائی پاس آئی نہین قصہ مختصر یہ ہے کہ پہلا
نامہ برایک حادثہ ناگہانی مین آگیا اب اس حامل کو بھیجا ہے اوسکے بھیجنے اور یہی
مدارات اسکی کرکے جو کچھ ہو دیجیے اپنے اشتغال کا حال تحریر فرمائیے کہ کوئی شغل
ہے یا یونہی بیٹھے ہو خدا کا شکر ہے کہ اسوقت تک تنگدستی کا دم بھرتا ہون اور

دعاگو ہون والسلام

+ + + + + + + + + + + +

رفیق کی نوکری پر تہنیت سر اپنا بیان بے سرو پائی حال گذشتہ کی یاد دہانی نتیجہ اخترومی کی نشانی

مشفق و شفیق رفیق بالتحقیق صاحب کمال و ذو فنون شیخ نبی بخش صاحب مفتون سلمہ اللہ تعالیٰ قادر بیچون۔ سلام شوق کے بعد فقیر ہمہ تن فراق مشتاق خامہ فرسا ہے شعر

ہے مقدر مین جلون داغ فراق یار سے	جاناتہا جل بجھون گا شعلۂ رخسار سے

صحبت دیرینہ فسانۂ پارینہ ہوگئی زمانہ پلٹ گیا یا تقدیر ہماری جلگئے جلگئے دفعتہ سو گئی بخت برگشتہ کی شکایت کیا ہے مشیت ایزدی مین دخل بیجا ہے دنیا مین کبھی رنج ہے کبھی عیش ہے پہلوے گل مین خلش خار ہے نوش کے ساتھ گزند نیش ہے کارخانہ اسکا درہم برہم دیکھا کبھی آمین شادی کبھی غم دیکھا آج صاحب تخت و تاج تھا وہی کل نظر پڑا تو ٹوٹے بورے و نان خشک کو محتاج تھا شعر

میسر ہوا گر عشرت تجھے جان آرام اوسکو	جہان مین پائے گر ایذا سمجھ خواب پریشان ہے

آپ کے مطمئن ہوجانے سے دل مضطر کو تسکین ہوئی شاد خاطر غمگین ہوئی ہماری پریشان حالی مثل مہر و ماہ زیر سپہر سب پر روشن ہے عرصہ سے وقف خزان یہ گلشن ہے باغ دل غمگین ہے گل معانی مثل عنقا نا پیدا ہوگیا اللہ کیا تہا کیا ہوگیا اپنی بے سرو سامانی اگر کسی وقت رولاتی ہے تو جمعیت احباب پر معاً خاطر پریشان شاد ہوجاتی ہے مزا رنج و راحت کا چکہ چکے ہو لازم نہین کہ اب انصاف کو ہاتھ سے دو حقوق صغیر و کبیر پر نظر ہے ہر ایک درماندہ کی خبر رہے قول صادق ہے کہ وقت

رفتہ رفتہ تیر از شست جستہ پھر نہیں آتا ہے آخر کو ان پچھتاتا ہے پہلے اپنے ہم نشینوں کو اسقدر دل سے فراموش کرنا پہلے تو آپکا کام نہ تھا نہ معلوم کہ اس عرصہ قلیل میں صحبت غیر جنس کی بدولت کیا ہو گیا ایصاحب اگر دوست اپنا نہیں سمجھتے ہو تو غیر سمجھو لیکن برائے خدا ہر طرح جو باسے غیر سمجھو مطمئن رہیے کہ بندہ خانہ زاد ان پریشان سے نہیں ہے جو چرب زبانی و شیرین کلامی سے اپنے مطلب تک کا آشنا رہے انجام کو وہی غیروں کے غیر فقیر تو دعا گو ہے نہ اسقدر کسی سے الفت اور پیار ہے نہ بغض اور بیر ہمہ خراشی نہ سمجھنا بیکاری کا یہ شغل سمجھکر حال دلکو حوالہ قلم کیا آپکو ایک آنہ پیسے کا نقصان دیا زیادہ والسلام والاکرام

تعزیت نامہ مخدرہ بے نظیر و عصمت پیرائے بیرون از تقریر

اشعار

غم نامہ اپنا صفحہ محشر سے کم نہیں	ہے شور النیات صریر قلم نہیں
گو اضطراب دل کو بیان کرتے ہم نہیں	پیچ نگاہ ہے رگ بسمل سے کم نہیں

اس دار فانی میں حیات حباب سے کم نہیں کون سا ذی حیات ہے کہ جسکو زیر چرخ رنج والم نہیں پنجہ موت سے ہر مرغ روح کو گذارا ہے نا گزیر ہے امور تقدیر خارج از تدبیر ہے فلک بد نہاد کا انقلاب مشہور ہے جو آج شاد ہے کل مغموم و مہجور ہے بیان ملال والم سے جگر قلم شق ہے درد ہے اندوہ ہے رنج ہے قلق ہے خامہ جگر افگار کی آنکھ سے وقت تحریر اشک سیہ کا جوش ہے مصائب نگار اس واقعہ جانکاہ کا مثل جرس کبھی نالان گاہ خاموش ہے یا اللہ یہ کیسا اندھیر ہو گیا پیر ہوس زیست میں مبتلا ہے

جوان زندگانی سے سیر ہو گیا تنہائی اوسکی جب یاد آتی ہے کلیجہ منھ کو لبون پر جان
ناشاد آتی ہے در و دیوار سے صدائے نالہ بلند ہے سینہ کوب ہر دردمند ہے
نورعین کے غم سے چشم مادر تر ہے اتنی نظر کا گھر ہے اشعار

دردا کہ نخل گلبن شادی بریدہ گشت	واحسرتا کہ شاخ طرب بادر نماند
اے دل فغان برآر کہ آرام جان برفت	وے دیدہ خون بیا کہ نور بصر نماند

افسوس ہے کہ دیدار آخری سے محروم رہے بدخواہ شاد ہوئے دوست تازیست
مغموم رہے محمد منیر صاحب کے توقف پر تاسف ہے بے اعتنائی اوکی محض تکلف ہے
کلام وصیت کیواسطے گوش بر آواز ہین جملہ متعلق پر سوز و گداز ہین محمد طاہر دیہان سے
پانچوین کو آپکی طرف روانہ ہوا یقین ہے کہ پہونچا ہوگا تسلی و تشفی اوسکی آپکو ضرور
ہے کیونکہ آپکے پاس ہے مجھسے دور ہے خیال ہے کہ ادہر جانب کا قصد نکرے
گہر جلائے یا آپکے پاس رہے میانصاحبزادہ آپکو معلوم ہے کہ تمہاری قسمت مین
مرحومہ نے جان دی خیر جو خدا کی مرضی تم صبر کرو اسکا اجر اللہ سے لو خیالات فاسد کو
دل سے نکالو اب اپنے گہر کو دیکہو بہالو میرا ارادہ بدستور ہے لیکن بمشیت
ایزدی کلاسے فقیر مجبور ہے اگر کوئی شکل معقول وہان ہوتی ہوئی نظر آئے تو اطلاع دو
ورنہ خاموش ہو رہو زیادہ نیاز سبکو علی قدر مراتب آداب بندگی و سلام و دعا پہونچے
شیخ محمد منیر صاحب کی خدمت مین سلام عرض کر دیجیے اور یہ خط دکھا دیجیے تاریخ
مرحومہ مغفورہ جو ذہن مین گذری حوالہ قلم کرتا ہون تحت میں رقم کرتا ہون ۔

قطعہ تاریخ وفات

چون رفت سکینہ جانب خلد	مغموم شدند اہل عالم

آمد از سر براے تاریخ		درد و رنج و صعوبت و غم ۱۲۹۲ ہجری

بے اعتنائی محبوب کی شکایت اپنی بے سروپائی کی حکایت

یعلم اللہ کہ مرا از تو شکیبائی نیست	شعر	طاقت روز فراق و شب تنہائی نیست

تصور تصویر خیال حضور سے آنکھیں پر نور ہیں لیکن کان ارکان سخن کے سننے کے مشتاق ضرور آپ کی بے اعتنائی فقیر کی بے سروپائی مانع ملاقات ہے یہہ معاملہ قضا و قدر کی بات ہے غیر باریاب محفل سرور ہیں قدرت رب ودود قابل دید ہے کہ چاہنے والے مہجور ہیں یہہ تو فرمایئے کہ کبھی ہم بھی مثل بلبل نالان بہار گل وصال سے حظ اوٹھائینگے یا حسرت ہی مین مرجائینگے مناسب ہے کہ براہ ذرہ نوازی شعاع مہر اس طرف بھی پرتو افگن ہو دل بیقرار کو قرار آئے کلبۂ احزان ہمرنگ گلشن ہو زیادہ والشوق . . . . . .

نالہ زار و بیان گردش روزگار شعر

لکھا جاتا نہین ہم وفور غم سے سیدھا خط		زمانہ کی ہوا الٹی یہہ بگڑا ہے سیدھا خط

حکایت انقلاب دہر لابیان ہے شکایت گردش گردون گردان بے پایان ہے بادشاہ سے فقیر تک آزادہ سے اسیر تک بے غم نہین کون ہے جو زیر فلک مبتلائے رنج و الم نہین بقول شاعر

نظم

ایک عالم کو آزما دیکھا	جسکو دیکھا سو بیوفا دیکھا
سچ ہے دنیا مریض خانہ ہے	رنج مین سب کو مبتلا دیکھا

دیدۂ گل خندان خواب ہے ہستی مثل نقش بر آب ہے رواروی کا بازار گرم صبح و شام
ہے دانا پایدار اس مقام کا نام ہے ادہر اسیر ہوا اودہر فقیری کا پیغام آیا
اوسوقت علم و ہنر ہی سے مطلب نکلا نہ مال و زر کام آیا اس کارگاہ بے ثبات میں
کسی شے کو ثبات نہیں رات ہے تو دن نہیں دن ہے تو رات نہیں اس زیست دو
روزہ پر مغرور ہونا دانشمندی سے بعید ہے بچشم عبرت سیر اس سرائے فانی
کی قابل دید ہے دیدہ وردون کا مآل پر خیال ہوتا ہے ایسے ہی لوگون کو نہ یہان رہنے کی
خوشی نہ جانیکا ملال ہوتا ہے لاریب فیہ حیرت افزا یہ آئینہ خانہ دنیا ہے آجتک نہ کھلا
کہ اس شیشۂ گردون مین بند کیا ہے بلاشبہ یہ معما لاینحل ہے یہی وہ کار ناتمام
ہے کہ جسکا آخر ہے نہ اول ہے ہر پیر و جوان کو اسکا تاکی پایا کار بیہودی سفقود سود
کی امید مین زیان ہاتھ آیا اگرچہ بیان اسکا طول ہے مختصر یہ ہے کہ یہ عدوے
ہر ذی عقول ہے اچھون سے برائی اسکا پیشہ ہی حرف شکایت زبان پر لانے سے
اس ظالم کی جفاکاری کا اندیشہ ہی جسکو سنا اپنی کہانی کہتا تھا کوئی تحریر دکھلاتا کوئی
زبانی کہتا تھا اس عرصۂ قلیل مین بہت سے سانحے دیکھے افسانے اپنے بیگانون کے
سنے ذراسی بات یہ ہے کہ بعد تین برس کے جو آکر گھر کو دیکھا تو ڈر معلوم ہوا ادھی کی
شکل سر دست یہان نابود ہے ہاتھ پانون مارنا اس وادی مین بے سود ہے سعی سے
کچھ کام ہوتا ہے نہ کوشش کام آتی ہے ہر دم جان گھبرا کر سینہ سے تا کام آتی ہے
سر پھوڑنے سے نوشتۂ کاتب قدرت مٹنے کا نہین مشیت ایزدی مین دم مارنے کی جا
نہین اور تا زیست بند علایق سے رہائی نہی ممکن حسن بوجہ بے سر و سامانی کسی جانب کو
اس ایام سرما مین سیاحت کے دن نہین پانون کہتے ہین کہ دشت پیمائی کیجئے ہاتھ کہتے ہین

کہ دامن استقلال و صبر قناعت کو چاک کرکے بینوائی کیجئے کسکا کہنا ملنا کہاں جائے جیمین آتا ہے کہ کچھ کھا کے مر رہیئے پھر سوچتا ہون کہ لوگ سنکر بے ہمت کہینگے یہن ہوا تو ہوا جو اپنے ہین وہ تو بہہ طعنے سنینگے اسواسطے یہہ خیال آیا ہے کہ اپنے مشیرون سے مشورہ لون وہ بہی تو کیا کہتے ہین دیکھون چنانچہ ایک عریضہ بخدمت جناب فیضماب اخ مکرم مخدوم معظم درماندون کے دستگیر شیخ محمد حسین صاحب سلمہ القدیر کی خدمت مین ارسال کیا ہے اور دوسرا یہہ ضراعت نامہ بذا ابلاغ خدمت عالی کرکے سوال کیا ہے کہ اگر لایق گذارہ کوئی شکل آپکی کوشش سے وہان ممکن ہو تو براہ بندہ نوازی دریغ نفرمایئے بلا تامل بطلب اس خاکسار ذرہ بیمقدار کے ارقام فرمایئے کہ آپکے جواب کا منتظر ہون زیادہ کیا عرض کرون والسلام والاکرام + + + + + + + + +

خلاصہ تقریر حقایق شناس آفتاب توحید کا اقتباس

محب صمیم ملا عبد الکریم سلمہ الرحمن الرحیم حسب اتفاق ایک درویش سعادت کیش کی بیاض کو دیکھہ رہا تھا اوسمین چند فقرے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کے جو شیخ حسام الدین گجراتی کو تحریر فرمائے تہے دیکھنے مین آئے اوسکی سیر سے طبیعت کمال مسرور ہوئی کلفت طبع دور ہوئی جی مین آیا کہ اگر اس روایح روح افزا سے مشام معلی آپکی بہی معطر ہو تو نہایت بہتر ہو لہذا ذیل مین رقم کرتا ہون تحت تسلیم کرتا ہون - واضح ہو کہ سبب حصول فتح قناعت ہے اور حصول قناعت وجہہ ذکر دوام باطن بلا مشقت یہن فقر سب سے زیادہ مشکل ہے اور یہی اصل منزل چنانچہ حضرت خواجہ حسن بصری

و بی بی رابعہ بصری و شیخ فریدالدین عطار و اکثر عارفان کامل و واقفان اسرار
نے فرمایا ہے ملفوظات طیبات پیشوایان اہل طریقت مین آیا ہے کہ روزہ رکہنا
کام مریضون کا ہے اور کم کہانا طریقہ بخیلون کا نماز ادا کرنا عاصیون کا کام ہے
اور حج کو جانا مسافرون کا سرانجام ہے گون کو طبلح کہلاتے ہین اور مرید جو لیے
جوگی بناتے ہین ذکر خلاف مثال کا سلطان ہے اور علم بہت یاد کرنا کار یاد فروشان
زہد اختیار کرنا کار زنان بیوہ ہے اور مسجد و خانقاہ و چاہ بنانا دوکانداران کا
شیوہ باغ و حوض باغبان بناتے ہین اور تقوی واماندگان اختیار فرماتے ہین
شغل نفی و اثبات کار آہنگران ہے اور صحبت عورت سے احتراز کار مخنثان پیشین گوئی
کار منجمان ہے اور اظہار کرامات کار بازیگران و ساحران دوسرون کو فائدہ پہنچانا
کام عہدہ دار و رشوت خوار کا ہے اور آپکو مشہور کرنا کار شیطان نابکار فقط بیر
بنانا کار بینوایان ہے اور خلق کو رجوع کرنا کار اہل دیوان دعوی خدائی کار خود بینان
و خود نمایان ہے اور خودی سے گذرنا اور بیخود ہونا کار مردان کامگاران یادہ دار سلام

تقریر مستحسن اعتراض معترض کا جواب دندان شکن ۔ نظم

من نیم ساقی فقط است و خراب از عشق او	ہر چہ بینی در جہان سرور شراب از عشق او
چرخ در گرداب حیرت چون حباب از عشق او	در تجلی محو ذرہ آفتاب از عشق او
در فراق او نہ تنہا ماہ شد شب زندہ دار	چون شفق در خون نشستہ آفتاب از عشق او
از مقاماتے کہ میگویم باستعداد خود	ہر یکے ہم گفتہ دارد کتاب از عشق او

مستفقا درینولا اہل روزگار نے یہہ وتیرہ اختیار کیا ہے کہ ملفوظات بزرگان دین و کلام

متقدمین پر خواہ مخواہ بلا دریافت اعتراض کرتے ہین عدن النظر پر بے سمجھے بوجھے
اپنے قول کی تائید مین کد کرتے ہین چنانچہ تحریر فقیر بنام نامی ملا عبدالکریم
صاحب محوّلہ بہ ملفوظات حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ پر اوسپر
ایک معترض کا اعتراض مملو بہ غلو ہے کہ اہانت احکام شریعت وتحقیر امورات
طریقت خلاف نقل وعقل ہے تقریر مندرجہ رقعہ مذکور بالکل بے اصل ہے
کلام مجید تاکید صلوۃ سے بھرا ہے حکم اداے حج وزکوۃ متواتر آیا ہے پھر اونھون نے
خلاف شرع کیون ارقام فرمایا مضمون اسکا سمجھ مین نہ آیا اگرچہ جواب اسکا
اوسی رقعہ کے آخر فقرہ سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن بغرض توضیح تشریح مندرجہ
ذیل جہت ملاحظہ ناظرین تحریر ہا ہے واضح ہو کہ شریعت چراغ ہے اور طریقت راہ
حقیقت منزل مقصود ہے جو شخص روشنی شمع کے وسیلہ سے راہ کو قطع کر کے منزل پر
پہنچ گیا اوسکو ضرورت مشعل وراہ کی نہ رہی یا شریعت علم طب ہے اور طریقت پرہیز
اور حقیقت صحت پس جس شخص نے علاج وپرہیز کر کے عارضہ لاحقہ سے صحت پائی
پھر اوسکو دوا وپرہیز کی کیا ضرورت ہے یا شریعت علم ہے اور طریقت عمل اور
حقیقت الوصول الی اللہ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا
ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا علاوہ اسکے غور کرنا چاہیے کہ لو ظہرت الحقائق
بطلت الشرائع یعنی جب ظاہر ہو گئی تمکو حقیقت باطل ہو گئی راستی ونیز طلب
الدلیل بعد الوصول الی المدلول قبیح وترک الدلیل قبل الوصول
الی المدلول مذموم یعنی ڈھونڈھنا راہ وراہ نما کا بعد پہنچ جانے منزل
مقصود کے قبیح ہے اور چھوڑنا راہ وراہ نما کا پہلے پہنچنے منزل مقصود سے مذموم شعر

آن شہادت راکہ فسترخ بودہ است	بندہاے بستہ اکشودہ است

بوجہہ طوالت کہ موجب ملالت طبع ناظرین ہے اسی پر ختم کیا ورنہ **شعر**

دربند آن مباش کہ مضمون نماندہ است	صد سال میتوان سخن از زلف یار گفت

وہ مضمون رقعہ بالا انہین لوگون کے حق مین حضرت نظام الدین صاحب نے لکھا ہے جو اس راستہ سے گذر کر منزل مقصود پر پہنچ چکے ہین زیادہ والسلام

کلمات انتخاب تحریر رفیق کا جواب

شعر

زخم دہان خلق کو ہے اس سے التیام	مرہم سے ہے زیادہ اثر میری بات کا

طائران چمن جب ایام بے بال و پری مین آشیانہ سے باہر آتے ہین قاعدہ ہے کہ اپنی بولی بہول جاتے ہین اگرچہ مرغ مضامین کو آپ نے الفاظ غیر مانوس کے پرون سے خوب اوڑایا لیکن اصل مطلب صورت عنقا ایسا غائب ہوا کہ ہاتہہ نہ آیا ماشاء اللہ طبیعت کی جولانی مین کچہہ قصور نہین چشم بد دور دماغ سلیم الطبع مین فتور نہین تحریر معقول تقریر شستہ ہے لیکن دیکہنے والے کہتے ہین کہ ہمارے عقل کا تب پر بستہ ہے کیونکہ بہت غور سے معلوم ہوتا ہے کہ پیکر مضمون خط سامی بحالت بیزبانی یون گویا ہے **شعر**

حوصلہ باقی نہین اے آسمان فریاد کا	آب و دانہ نے دکھایا گہر نہین صیاد کا

یہی حال رہا تو چند روز مین مولوی ہو جاؤگے لیکن اس سے زیادہ بڑہے تو کچہہ اور کہلاؤگے اور ہماری استعدی تو اظہر من الشمس ہے کہ ایک سے دو دو سے تین ہین اور آپ ہی اکیلے اکیلے نکتہ چین ہین خطا معاف ترکی بترکی جواب ہے ورنہ یہان ہر لحظہ پیش نظر ہر خرد و بزرگ کا لحاظ آداب ہے بقول شیخ علیہ الرحمہ **قطعہ**

نہ بہر حرف ہوشمند جواب	مگر آنکہ کز و سوال کنند
گرچہ بہ حق بود فراخ سخن	حملہ دعویش محال کنند

تحریص اجتناب فتنہ روزگار سے اور صلح کل یار و اغیار سے ۔ شعر

بہار آئی ہی دیوانے سوئے صحرا نکلتے ہین	پریزاد و وطن سے نوجوان کیا کیا نکلتے ہین

کچھہ اور بھی سنا اندنون مین اہل شباب کی جستجو ہے پلٹنین بھری جاتی ہین رسالون کے واسطے نوجوانون کی تلاش ہین اہلکارون کو در پیش لگا پوہے جو یائے مرگ نام لکھوانے پر آمادہ ہین سوار دستی احباب کی سواری سے محروم اور پیادے تو پیادے ہین اس ہنگامہ شور انگیز مین دیکھیئے کون کون لوٹ کر گھر کی صورت دیکھتے ہین اگرچہ ہمکو آپ ہی زندگانی کا اعتبار نہین تاہم ہم اوسکو نگاہ حیرت سے بضرورت دیکھتے ہین جدال و قتال وجہہ پریشانی اہل و عیال ہے بلکہ سبب نقصان جان و مال اور پھر اوسپر بھی انجام کار معلوم واللہ اعلم کون شاد ہو اور کون مغموم ہمارے نزدیک صلح کل سلامت روی کی روش اختیار کرنا چاہیئے دیدہ و دانستہ اس کائنات دنیا کے واسطے نہ مرنا چاہیئے اور خوب کہا ہے شیخ علیہ الرحمہ نے شعر

اگر پیل زوری و گر شیر چنگ	بہ نزدیک من صلح بہتر کہ جنگ

پس مصلحت یہہ ہے کہ آپ بھی صاحبزادون کو اس خیال فاسد کیطرف متوجہ ہونے دیجیئے اور ضرورت پر بمقتضائے قول حکما کہ اگر ایک جان اہلبیت پر قربان ہو اور اہلبیت قبیلہ پر نثار او قبیلہ ایک شہر پر تصدق اور اہل شہر ذات فرخ بادشاہ پر

قدا تو مضائقہ نہین زیادہ والسّلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پند سودمند

شعر

اپنے سر عشق بتان کی نہ نئی لاگ لگا	اللہ اللہ کر اس کام کو تو آگ لگا

حسن پرستی عشق بازی تبسم تمسخر مزاح دل لگی لہو و لعب کھیل کود مین عمر کہونا انجام اپنے کو کور دنا ہے کیا تمنے قرآن مجید مین نہین پڑھا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا اور دوسری جگہہ پر وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ادسوقت کہ پیش احکم الحاکمین مقدمہ روبکار ہوگا ہاتہہ پاؤن آنکہہ ناک کان زبان کی شہادت گذریگی بڑی دہوم کا دربار ہوگا طرفداری خوشامد رشوت سعی سفارش کچھہ کام نہ آئیگی ساری شیخی دم بہر مین کرکری ہوجائیگی فرشتے کشان کشان دوزخ مین لیجائینگے یار آشنا خویش بیگانے دیکھتے رہجائینگے پس لازم ہے کہ آپ بہی تدبیر کیجیے ممکن ہے کیونکہ اگرچہ تڑکا ہوچکا پہر بہی کیسقدر باقی دن ہے عبد ہو تو معبود حقیقی کی عبادت مین مشغول ہو طول امل کا خیال صفحۂ دل سے مٹا و بندگان خالص مین داخل ہوکر مقبول ہو صحبت علما و صلحا اختیار کرو پند و نصائح گوش دل سے سنو مشائخ و اہل یقین سے ملو صاحب تحقیق کی خدمت کرو تاکہ زنگ آئینۂ دل سے دور ہو حاصل سرور رہو ۔

مثنوی

سایۂ یزدان بود بندہ خدا	مردۂ این عالم و زندہ خدا
کیف مدّ الظّل نقش اولیاست	کو دلیل نور خورشید خداست
اندرین وادی مرو بے این دلیل	لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن گو چون خلیل

اگر اس پر عمل کرو گے خوشیان مناؤ گے ورنہ پچھتاؤ گے زیادہ والسلام

جواب عنایت نامہ رفیق رفاقت منزل آصف علی — رباعی

حاصل یہہ تمسے دل لگانے سے ہوا	دل شاد ہمارا خط کے آنے سے ہوا
مشتاق نے مدت مین اوٹھایا ہے قلم	گستاخ تمہارے مُنہ لگانے سے ہوا

واضح ہو کہ جب سے جلسہ احباب سے جدا ہوا مشغلہ شعر وسخن ترک ہوا اب چند روز سے اودہین کچھہ چرچا ہے سو کیا ہے دو تین طرحون پر غزلین لکھین مگر کچھہ لطف حاصل نہوا شاد دل مضمحل نہوا آج چوتھی صفر کو بعد عرصہ کثیر عنایت نامہ سامی محررہ ۲۹ - ماہ محرم آیا ممنون احسان فرمایا ماشاء اللہ فکر صائب مین نقص کیا ہے قطعہ تاریخ بہت خوب کہا ہے جہان جہان دخل مناسب جانا درست کر دیا اور حسب فرمایش پانچ شعر اور بڑہا دئے مادہ تاریخ دم فکر سخن ایسا نہ تہا کہ یقین ہے آپکو پسند ہوا اور سامعین کی طبیعت بہی سنکر خورسند ہو وقت دلگی بہی آپنے زبانی فرمایا تہا اور اب بہی تحریر کیا تہا مجھکو آپ کی خاطر بدل منظور ہے اگرچہ احقر بظاہر پاس سے دور ہے اور چندہ اوس روز سے اسوقت تک بدستور مدرسہ قصبہ بہادر پور مین بمشاہرہ معمول مامور ہے بعض اوقات بتحریک حرص جی مین آتا ہے کہ جادۂ قناعت سے پاؤن باہر دہرون پہر بفہمایش توکل چپ رہتا ہون مجبور کیا کرون قیام زیست جہان گذران حباب موج آب روان ہے چلنے پہرنے کا کونسا سامان ہے گذشتنی وگذاشتنی پر بیجا دل بستگی ہے کہ جسکا مآل خستگی ہے مسافت بعیدہ کو طمع دنیا کے واسطے اختیار کرنا جیتے جی مرنا ہے

شعر

گھر مین بیٹھا رہون توکل پر	سچ ہے نا سخ کہان کہان جاؤن

تاہم گفتار یار سنزا اور اعتبار ہے اگر کوئی خواہش طالب ہو تو کیا جائے انکار ہے باقی حال بشرط حیات مستار دوسرے وقت تحریر کرونگا زیادہ نیاز

تقریر لایق غور چلے کٹے کا طور — شعر

کاٹ شمشیر کرے جلد کا نہ کیون سر آج	کہ یہ مکتوب ہمارا ہے سکندر نامہ

ملاقات رقیب بدنصیب نامبارک پر مغرور ہوا تبھی تم اپنے نزدیک بہت دور کیا سمجھے ہو کسنے بہکایا ہے کہین دماغ مین توخلل نہین آیا ہے جو عقل زائل ہو گئی اب امور قبیح پر طبیعت یکایک مائل ہو گئی ہے مگر تو تمہارے حسن صورت پر نیک سیرت کا وہم تھا اگر بھیرجو غور کیا تو بالکل بعید الفہم نکلا یاد رکھو کہ وہ دن عنقریب آنیوالے ہین اور جام سات اب ناکامی پلاسنے ذلے کر انجام کار یہ تمکو بدنام کرکے چلے جاینگے اور آپ اپنے کیے پر پشیمان ہوکر رہ جاؤ گے پچتاؤ گے نادار یار عیار نالدار سے اچھا ہے اور دانا دشمن نادان یار سے اچھا تلون مزاجی سے استقلال بہتر ہے آور ایسے وصال سے کہ جو باعث رسوائی ملال ہو انفصال بہتر اس تحریر سے یہ تصور نکرنا کہ چلے کٹے کی چھیڑ چھاڑ ہے اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْهِ الْاِشَارَةُ (ترجمہ عقلمند کو اشارہ کافی ہے) حقیقت مین تنکے کی اوٹ پہاڑ ہے

شعر

بجلیے گرد وصال اپنا کہے مجھکو ہجران نہ ہے	کہ دنیا کافرون کو باغ ہی مومن کو زندان ہے

حرف نصیحت بہتر سے سوا سخت ہوتے ہین اور کلمات پند پوست سے بڑھکر کرخت جنہون نے اسکو گوارا کیا ہے جام آب حیات پیا ہے

سطور معدودہ در طرح عاطلہ سوال ور سے گا ہر دلارام در کلام عدم ارسال رسالہ وہر محل وہم احوال دگر مطول و مکمل

اوّل حمد واحد کردگار داور دادار مالک العلام کا اور درود لا محدود محمد الرسول اللہ صلی اللہ وسلم ارحم واکرم ممدوح ملہم اہل اسلام کا ورد دوام کرے مطلع اوّل

مدعا لکھے کہ مدعا ہو حصول	کام وہ کر کہ اوسکا ہو مامول (امید داشتہ)

مطلع دوم

سارا وسواس دل کا کر کے دور	اسطرح حال کو کرو مسطور

دلدار دل آرام گوہر دُر دادگل مراد ہمسر مہر و ماہ سلمہ اللہ۔ رسم سلام ادا کرکے سلسلہ کلام کو کھولو حال دل سالک مسلک آسا اطلاع ہو کہ حال وہ ہو کہ اگر دورۂ (مرتبان) عطر عروس مدعا وا ہو محل روح (دماغ) سامع سارا معطر ہو سواد مداد مشک کا ہمسر ہو آہ اگر دلدار کو دوام رم ہو گا ہمارا کام کس دم ہو گا ہمدم ہمکو سمر درکرو آلام دل دور کرو وصل دلارام دل کو دوا ہو حاصل مدعا ہو مطلع

ہو کاکل دلدار اگر دام ہمارا	آرام ہمارا ہو وہ آرام ہمارا

اگر رسم وراہ رسل ورسائل کو مسدود کرا اسا کہ مداد وکم حوصلہ کلک سے سہو تحریر معلوم ہوا دل دلا محل کو ملال ہوا صدمہ کمال ہوا دود آہ والہ کا کل ہم طرح طرہ طرار ہوا اور ہووا طرۂ طرار کا دل کو وار ہوا عالم اس امر کا آگاہ ہوا کوہ وصحرا ہمارا آرام گاہ ہوا آگاہ حواس گم کردہ کو ماء الورد (عرق گلاب) وعدۂ وصل دلدار ہوا اور گاہ وسوسۂ عدو وصمصام (شمشیر) وہم مار رہوا الحمدللہ کا ورد ہوا احصار سورۂ الم کردہ ہوا مآل اسکا اللہ کو

معلوم ہوگا کہ اسرار اس طرح کھلا کہ دل محرومِ مرادوم آسا معدوم ہوگا
ملکِ عدم کا ارادہ ہوا مرگ کا آمادہ ہوا ارم آرام گاہ ہوگا گروہ حور اہر دم ہمدم و ہمراہ
ہوگا طولِ امل کو کم کر ارادہ گور کا مسلم کر اس سر سودا و سود کا مآل کار دل کو
اور دوسرا درد الم و داغ اہل عالم ہوگا اور کاسہ سر گرد راہ آسا عالم عالم درہم
ہوگا اسد سم کہ روح سوگوار دل دردمند ہوا اور دل دلدار اور دلدار عدو دم آدم اور دم آدم
دوام مالک الملک اور مالک الملک حاکم روح ہر مولود اور ہر مولود موعود الود ادا لود
مدعا مدام مسلم ہوا اگر کہا دل کو درد والم ہوا

مطلع

ہمدم ہوا اگر سرو کو صلصل کا سہارا		اور طائر گل دام کو ہو گل کا سہارا
ہو اہل ہوا کو ہوس مل کا سہارا		ہمکو ہو سدا مالکِ دلدل کا سہارا

حاصل کلام اصل مرام وہ کہ اسرار دل حوالہ کلک گہر نگار ہوا کہ محرر احوال آلام دلگیر
دلدار ہوا اس سر در اس گدا کو اداماہ کر اور اس گھر کو گاہ گاہ آرام گاہ کر دالا کو مسامحہ
ہوگا اور ہمارا سر ہوگا اور سدم اور عدو دل آگاہ ہر کس کہ ہر ہوگا طولِ کلام کو کم کر اور
کلام مسطور کو سلسلہ ور محکم کر اور السلام

صنعت منقوط

متفقی شیخ نبی بخش تین شب تشنج تن بے بیچینی تختی بشتب تپ چین نشفی جیسے جی
جنبیت نبی جیب غنی فیض بخشی غیث نبی تب تیغ تشت تپی بے تفتیش تختی بشب
بنفیش تپش بیت جیبی

بیت

بہ عشق جبین جبین پشت بیش بین نشینی		بجنبش شفقتش شیخ شب نشین نشینی

صنعت منشاری

بقتیجبیشپشینبنی بجنبشفنبشیخشبنبشنبی

غنامہ الم آگین و پشیو ویشفق در بیان تعزیت پارلقفضل حسین خان ساکن بھادر پور

اشعار

چشم ہے اشک فشان انکے سے آیا کیا ہے	لب پہ ہر دم ہے فغان دل مین سمایا کیا ہے
ہر ین مو ہے سنان اسکے کنایا کیا ہے	یارتن ہوگئی جان بار خدایا کیا ہے
جنبش آہ انیس دل زار ہست اکنون	نگہت گل بدماغم خار ہست اکنون

اظہار بیان واقعہ جانگاہ سے سینہ قلم شق ہے نہایت قلق ہے آنکہ سے اشک سیاہ برستا ہے ہر دم کلیجہ منہ کو آتا ہے حال نیرنگ جہان ہر ساعت دگرگون ہے گاہ خندہ صبح ہے اور کبھی چشم فلک رنگ شفق سے پرخون ہے شادی و غم توام ہین سارا جہان و جہانیان اس طلسمستان کائنات کے کارخانہ مین گاہ اسیر رنج اور گاہ خرم ہین

نظم

وقت محبوب مین جاری کردن سیلاب اشک	ہون مین آدم زاد کچھ تقلید آدم چاہیے

خلاصہ کلام یہہ ہے کہ آج تین روز ہوئے وہ نیر اقبال و دولت وستارہ برج شرافت اس کارگاہ ہفت روزہ مین نو روز زیر فلک نہ رواق بے شیر رہا آخر کار کنار مادر کو چھوڑ کر دامن پدر سے منھ موڑ کے چادر کفن مین منھ چھپایا حجلہ گور پسند فرمایا بحر چشم احبا مین جوش زن خون ہوا ہر ایک کا ورد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہو لازم ہے

کہ آپ ہی صبر کیجئے دل کو ہاتھ سے نہ دیجئے اگرچہ خیال ہوتا ہے کہ رنج و ملال دونا ہوگا
باغ عالم نظر مین سونا ہوگا لیکن صابر کو ثمر اوسکا حدیقہ عنایت ذوالجلال سے ملتا
ہے ایک کے بدلے مین دوسرا پہول کہلتا ہے بمضمون کلام رب العالمین اِنَّ اللّٰہَ
مَعَ الصَّابِرِیْنَ والسلام

تہنیت نامہ تولد پور موفور السرور سید محمد شفیع رئیس بہادر نور

شعر

زیکسو بوئے گل و زیکطرف پیغام یار آمد	من آن دیوانہ ام کز ہر دو سوئے من بہار آمد

رفیق صادق الوفاق شفیق مجمع الاشفاق سلمہ اللہ الخلاق الآفاق صفحہ قرطاس
غیرت بیاض صبح و رشک کافور ہے اور سیاہی مداد خجل کنندہ سویدائے قلب
حور قلم نے وہ گل کھلائے ہین کہ شاخ نخل طور شرمندہ ہو اور سخن سنجی سخنور سے
قالب بیجان مین جان آئے پیکر مضمون زندہ ہو سپاس گذاری منعم حقیقی کی انعام
بیحد پر واجبات سے ہے اور تہنیت سرائی احباب ضروریات سے الحمد للہ تعالے
شاہد گشگوفہ گل مراد شاخ نہال امید سے نکلا اور گوہر آرزو بمعدن بطن خورشید
سے وجہہ بشاشت احباب ہوا اور دروازہ طرب و انبساط کا و اباب گنج شادمانی
بروے رفقا یہ کہولتا ہے طائر فکرت سخن سرا تاریخ گوئی کا گہر بولتا ہے
رنگین ادائی سے کام نہین خواستگار انعام نہین **قطعہ تاریخ تولد فرزند**

بحر بخشش جو محمد ہے شفیع	اوسکے گہر مین پیدا اک گوہر ہوا
کہتا ہے **مشتاق** اوس مہ پارہ کا	سال پیدایش بلند اختر ہوا

۱۲ ۹۹

درگاہ رب العزت مین دست بدعا ہون کہ زیر سایہ دامن بزرگان ثمر جوانی

بلسئے سفقت وتاعمر عیش و کامرانی پائے زیادہ والسّلام

صاف صاف تقریر اطلاع ضروری تحریر ہے

جناب مرزا صاحب مخدوم نیازکیشان آغا شجاعت علی صاحب سلمہ اللہ کل کے روز ایک خط شیخ خادم حسین کا اکبر آباد سے آیا لکھا ہے کہ مولوی مولا بخش دوست محمد سوداگر کی طرف سے حساب فہمی کے لئے کلکتہ میں علی بخش فیض اللہ کی کوٹھی پر گئے ہیں جو کہ اونکا قیام ابھی مہینے ڈیڑھ مہینے کلکتہ میں ہوگا میرے نزدیک مناسب ہے کہ اب سب سامان قوڑی گراف کا آپ اونکی معرفت منگوالیجئے یقین ہے کہ بکفایت آجائیگا چنانچہ میں نے بھی شاہنامہ فارسی اور تاریخ ہند فارسی و صراط المستقیم اور آئین اکبری اور تزک جہانگیری منگوائی ہیں اور مناسب ہے کہ اب حال دربار دہلی سے ہند جناب گورنر جنرل بہادر کا مفصل تحریر فرمائیے بلکہ ممکن ہو تو نقل اسپیچ بھیجدیجئے زیادہ والسّلام

اپنی سیاحت کا مذکور اور بالاجمال احوال قصبہ بہادرپور

بندہ نواز سلامت کمترین عقیدت گزین ایک عرصے سے ہر رنگ سیاح ہر ایک سلطنت و اقلیم کی سیر کرتا ہوا اور ہر ایک صاحب افسر و بہیم کو دیکھتا دیکھتا ریاست الور میں پہنچا اتفاق زمانہ سے بمقتضائے آب و دانہ قصبہ بہادرپور میں مقیم ہوا یہ مقام بعہد سلطنت اہل اسلام بڑی رونق پر تھا اور ہر محلہ رئیس محلہ کے نام سے نامزد تھا بازار خوش قطع مرد شریف بستے ہیں ابتدا میں پٹھانوں کا قبضہ تھا جنکی نشانیان

مثل جامع مسجد گنبد وغیرہ موجود ہین بیدہ خان زادے ذلیل ہوئے اب
اہل سادات کا زور کثرت سے ہے اگرچہ اور لوگ بہی رہتے ہین مگر سب محرم مین
اور محرم مین عزاداری اور ماتم یہان کا مشہور ہے بجز غم حسین کیکو کوئی رنج
والم نہین اشخاص وزکا پیشہ بیشتر ہین وہ در بدر نوکر ہین اور سب خوش وضع بامروت
خلیق مسافر دوست ہین لیکن بمضمون مثل نیک و بد صحیح و مستند ہے چنانچہ ہمنے
اوسی ذیل مین ایک شخص اصل مین مرد بوضع زنان دیکہا تعجب ہوا معلوم ہوا کہ ساعت
زہرہ مین پیدا ہوا ہے اوسکا یہی خواص ہے تحیر بیجا ہے قدرت قادر مطلق ہر رنگ
مین عیان ہے صنعت صانع بیچون مشہور جہان جہان زیادہ والسلام

تعلی کی گفتگو ظرافت سے مملو

مجمع خوبی بیکران منبع جود و احسان شمس الدین علیخان سلمہ اللہ نامہ نگار خیریت جناب
بلکہ ہمہ تن تاق مشتاق خامہ قسم سے کہ نقش نے انداز تحریر وہ نکالا کہ مکاتبہ کو
مکالمہ بنا دیا گویا روبرو ہمکلام ہون اگرچہ بوجہ ترک طرز قدما بدنام ہون وہ اہل
زبان کا انداز ہے ہمکو اپنے محاورہ پر ناز ہے اہل فارس مدت العمر یہان رہا لیکن
پہر بہی محض نا آشنا ہے اور ہندوستانیون کو دیکہیے کہ عرصہ قلیل مین وہ طرز پیدا کی
کہ اصفہان والے لوہا مان گئے انکے ہنر کو پہچان گئے تاہم کسی نے دعوی کیا عذر بیجا الی
زبان دانی سے بر حال دیکہیے جو بقول جرأت

بیت

وہ لبرون جانتے کیا ریختہ کہین ایتر	کہین بر دٹہا جو ڈیوڑہی کو درمیان بہتر
زبان اب سخن سے جب ایسون نے کی تر	یہ دیکہ قدرت حق کیونکر جنگی بہتر

	حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی	

محض نابلد راہ سخن ہین اہل زبان پر طعنہ زن ہین نام لینے سے کیا فائدہ ہے
بیٹھے بٹھلائے ہدف تیر طعن بدگمان ہوتا ہے بدنام ہوکر مشہور جہان ہوتا ہے
ماشاء اللہ ذہین ہو خود سمجھ جاؤ گے زیادہ والسلام

فراق یار کی شکایت اشتیاق ملاقات کی حکایت شعر

تب کے بھیجے ہین نامہ کی یہہ تحریر رہے ہے		پہردہ دن ہو کہ پہر رات کو تقریر رہے ہے

ماہ آسمان خوبی و آسمان مہر محبوبی سلمہ اللہ انتظار نامہ و نامہ بر مین عمر گذری اور
ہنوز منتظر ہون شکایت جواب نامہ سابقین مین خامہ فرسا ہو رہا ہون یہہ فرمایئے
کہ حلیۂ اغیار مانع تحریر ہے یا کوئی اور شغل دامنگیر ہے تمہارے انتظار مین
عمر مفت رایگان جاتی ہے کوئی صورت ملاقات کی بظاہر نظر نہین آتی ہے شعر

وصل کو لکھتا ہے نسخ درد عاشق کی دوا		دل ہمارا قابل تشخیص جالینوس ہے

پیغام مرگ کوئی دن مین آیا چاہیے انجام کار یہہ جسم زار دہان گور کا ایکدن نوالا ہے
مصرعہ نیست زانکہ من تمام بچہ کار خواہی آمد کیفیت ایام فراق و شرح
اشتیاق کو بموجب سمع خراشی تصور کرکے اس ہیچمدان اشعار پر تمام کرتا ہون اشعار

سنبل شب گون کی جادیکھی شب تار فراق		ہو گیا مین دل کے پھنستے ہی گرفتار فراق
وصل مین بھی ملے جس دل کو ہوتا تھا قرار		اے فلک تو نے کیا اوسکو گرفتار فراق

اور زیادہ کیا لکھون والسلام

جواب خط تحریر ہے اور کیفیت برشگال کی تقریر ہے

مشفق من سلامت تسلیم ادا کر کے عارض مدعا ہون عنایت نامہ پہنچا ممتاز فرمایا یہان کا حال بافضال ایزد متعال قسمین خیریت کے عرصہ ہشتہ عشرہ سے نزول بارش باران بکثرت ہے مثل آغوش تمنا دروازۂ رحمت فرش زمرین قدرت حق نے بچھایا ہے کونسی سبزہ زار زمین صحرا ہے لبریز ہر ایک جیل ہے جو تالاب ہے موج خیز ہے جو چشمہ ہے رشک سلسبیل ہے شور نالہ کا سوتون کو جگاتا ہے عالم آب نظر آتا ہے دست کاری نخل بند قضا و قدر قابل دید ہے عجب قدرت رب مجید ہے کہ بہار رشک لالہ زار ہے صحرا آئینہ نون مین غیرت گلزار ہے باد شمال کار نقاشی کرتی ہے نسیم صبح دم مسیحائی کا بھرتی ہے نشو و نمائی سبزہ سے تازگی پیدا ہے بہار سے سامان عیش ہویدا ہے تردد کاشت کا وقت ہے فرصت قلیل ہے مفصل حال لکھنے کی کونسی سبیل ہے لہذا اس شعر پر مضمون تمام ہوا بالخیر انجام ہوا۔

شعر

ایک ذرہ زمین نہین بیکار باغ کا	یان جادہ بھی فتیلہ ہے لالہ کے داغ کا

استمداد توکیل و اظہار حال مقدمہ مین قال و قیل

جناب منشی صاحب مخدوم نیاز کیشان لالہ جگل بہاری لال سلامت بندگی آپکا عنایت نامہ آیا احوال معلوم ہوا جو کہ مقدمہ استحصال بالجبر کا مدعی بنام مکند لال مدعا علیہ محکمہ مجسٹریٹی ضلع میرٹھ مین دائر تھا و آن سے اوٹھکر عدالت ججی مین پہنچا وہان سے تکمیل ہو کر محکمہ عدالت العالیہ ہائی کورٹ الہ آباد کو روانہ ہوا ہے نقول کاغذات مقدمہ روانہ خدمت کر کے مصدعہ ہون کہ آپ اپنا وکالتنامہ اس مقدمہ مین مدعا علیہ

طرف سے داخل عدالت کرکے جوابدہی فرمایئے علاوہ محنتانہ معمولی کے شکرانہ قرار
واقعی بھی معہ نذرانہ کے حاضر ہونگا اس کام کو اپنا تصور کرکے بدل سعی لازم ہے زیادہ والسلام

تفہیم وتشخیص کا گلہ وبے علمی کا مسئلہ

افتخار دودمان مولوی احمد خان صاحب سلمہ اللہ کل کا ذکر ہے کہ ایک عورت کسی نیم ملا کے
پاس گئی اوسنے از روئے فال آسیب بتلایا گنڈا تعویذ کیا آرام نہوا بعد اوسکے اوس
عورت نے کسی حکیم سے رجوع کی حکیم نے درد صداع تجویز کرکے تنقیح دماغ کا نسخہ
لکھا جب وہ بھی مفید نہ پڑا تو وہ مریضہ کسی فقیر کو اپنا مشکلکشا جانکر اوسکے
پاس گئی اوس رہنمائے اخوان الشیاطین نے علاوہ علاج عارضہ جسمانی کے
از روے بے ایمانی اوس خدا پرست کو قبر پرست بنادیا اور کہا کہ شیخ سدو کا
بکرا کرو اچھی ہو جاؤگی غور کرنا چاہیے کہ یہ کام اوس ناخواندہ فقیر نے کیا کہ ایک مسلمان کو
مشرک بنادیا اور خود بھی ذرا سی طمع دنیا کے واسطے مواخذہ مین گرفتار ہوا سچ
کہا ہے کہ

شعر

نیامیختہ چون شکر شیر باش	زجاہل گریزندہ چون تیر باش

اللہ ایسون کی صحبت سے بچائے رکھے اس خبر سے آپکو اسلیے آگاہ کیا ہے کہ ایکا
استفتا کرکے مولویون سے دستخط کراکے بھیجدیجیے کہ مشرک کی اجازت دینے والا
مشرک ہوا یا نہین زیادہ والسلام

اطلاع توجہ قیصریہ رعایائے ہندوستان پر وطلب سامان سرمائے

آمد فصل سے پیشتر

جناب شیخ صاحب عنایت فرمائے بندہ سلامت ان دنون مین ایک خبر آگرہ اخبار مین تازہ لکھی ہوئی دیکھی وہ یہہ تھی کہ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کو غور پرداخت رعایا و درستی عمارات پیشین بدل منظور ہے اس سے اب ایک گونہ تسکین خاطر غربا سمجھی جاتی ہے کیونکہ تا وقتیکہ توجہ بادشاہ وقت جانب بہلوئی مملکت نہو آسایش رعیت غیر ممکن ہے ان اطوارون سے امید پڑتی ہے کہ حقدار ریاست بھی حق یاب ہو جاوینگے جو یہہ صورت ظہور پذیر ہوئی تو آپکا مطلب بھی خاطر خواہ حاصل آئیگا دیگر حال یہہ ہے کہ موسم سرما آیا اور ہنوز جاڑا دل کا کچھہ سامان نہین ہے جو کچھہ کہ دسہرہ پر تازہ کپڑا آویگا وہ تہان دریس کے قابل صفائی اور پانچ گز لمبینا فیروزئی اور دو گز بانات بادامی اور دو صدری مخمل سبز کی بھیجدوگے تو عنایت ہوگی قیمت اوسکی لکھنے کے موافق بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجاویگی زیادہ والسلام

کیفیت نمایش گاہ جیپور اور بعض بعض اشیائے نادرہ کا مذکور

جناب مرزا صاحب مخدوم بندہ سلامت تسلیم۔ کل کے روز جناب فیاض زمان صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ دام اقبالہ بتقریب سیر رونق افروز ہائی اسکول ہوئے بعد امتحان طلبا جماعت اول و دوم کو دو دو روپیہ راہ خرچ جیپور واسطے دیکھنے نمایش گاہ کے معہ مدرسین بطور انعام کے مرحمت فرمائے چنانچہ مین بھی اوس ذیل مین داخل ہوکر جیپور گیا اور نمایش گاہ دیکھی اگرچہ ویسی تو نہین ہے جو سنہ ۱۸۶۶ء مین مقام اکبر آباد ہوئی تھی مگر پہر بھی بعض بعض چیزین ریاستون سے نادر آئی ہین چنانچہ تین

ٹوپیاں اور ایک حقہ جو دہلی سے ایسا آیا ہے کہ کسی نے کم دیکھا ہوگا اور ایک گلستان اور ایک بوستان اور ایک قرآن مجید اور ایک چاندی کی مینا لور سے بھی گئی مین انتظام بہت اچھا ہے ابھی میلہ آخر فروری تک رہیگا اگر آپکو بھی فرصت ہو جاوے تو دیکھا آئیے مین صرف دو روز وہان رہا تہا زیادہ والسلام

معترض کے اعتراض کا جواب و اظہار طریقہ راہ صواب

جناب قاضی صاحب انقلاب گردش گردون مشہور ہے آگاہ ہر ذی شعور ہے دیکھئے جو دیکھنا گوارا ہے اور سنئے جو سننے کا یارا ہے یہہ ایک وثیقہ ہے لوح محفوظ کی نقل اور قابل قبول عقل

شعر

گفتنی ہست این سخن اے یار بین	چشم بکشا سوئے این گفتار بین

عنایت نامہ محررہ ۱۴ جون آج ۱۸ کو میرے پاس آیا طرفہ شگوفہ لایا مین جانتا تہا کہ آپ جناب قاضی امیرالدین صاحب مرحوم و مغفور کے شاگرد رشید ہو سنجیدہ ہوگئے کیونکہ وہ جہاندیدہ تہے لیکن معلوم ہوا کہ ہنوز بوئے مکتب دماغ سے رفع نہین ہوئی اور اوسپر خوش قسمتی سے وہین کی نوکری ہاتھ آئی المختصر اگر آپ ایک ذرا سے نقطے کے اوپر اسقدر برہم ہوئے کہ علاوہ جواب ترکی بترکی حرف شکایت بھی ضبط تحریر ہوا غور تو کیجئے کہ مہربان محاورہ مین کس جگہہ بولتے ہین اور لغوی معنی کیا ہین علاوہ اسکے رقعات مرزا نوشہ دیکھئے جو آخری زمانے مین فخر ہندوستان تہا نا خوان جسکا ہر زبان دان تہا اوس نے اپنے دوستون اور احبابون کو کیا لکھا ہے یا لکیر کا ہے فقیر ہو کہ تحریر مدرس سابق کی دیکھی تحریر معلم اول کی آیت ہے یا حدیث ہے

جسکو خواہ مخواہ مان لیجے اپنا اپنا طور سب کا جدا ہے جو زبان قلم پر آیا لکھدیا ہے تو یہہ سمجھکر کہ اکثر اشخاص کی زبانی سُنا کہ ماشاء اللہ نوجوان ہین حب اہلبیت عمر بنظر دوستانہ لکھدیا تھا ورنہ بحالت کار سرکار طبیعت رعونت پذیر کیواسطے وہ تحریر ہے جو رقعہ کار سرکار مین تسطیر ہے اور واضح ہو کہ طریقہ یارانہ اور ہے اور قاعدہ اہلکارانہ اور ابہی نئے ملازم ہو اور جوان نشیب و فراز زمانہ سے محض ناواقف ذراسی بات پر بگڑ جانا آدمیت سے دور ہے مگر تم کیا کرو اس عمر کا قصور ہے کبہی گھر سے نکلکر کسی کی صحبت اختیار کروگے اوسوقت ہماری بات کا اعتبار کروگے بہائی نادان سے نادان ایسی باتون کا دہیان نہین کرتا بدگمان نہین کرتا اور تم تو پڑہے لکہے اچھے خاصے آدمی ہو اگر قاضی کے نام پر فخر ہے تو آیندہ سے جو آپ فرما دین وہ القاب تحریر ہوا کرے لیکن اس سے کچہہ فائدہ نہین بقول اہل زبان کہ حیدر من سلطان بود اپنے مین بہی کچہہ قابلیت اور لیاقت چاہیئے اور عجز و انکسار عجب چیز ہے شیخ امام بخش ناسخ فرماتے ہین شعر

خاکساری ہی نچہوڑے دے خدا جسکو عروج	آسمان پر ماہ تابان اور زمین پر چاندنی

اور اگر اس عہدہ پر گہمنڈ ہے تو وہ بہی بیجا ہے کیونکہ مرزا رفیع السودا یہہ کہتا ہے شعر

یہہ رتبہ جاہ دنیا کا نہین کم مال زادی سے	کہ سہرا رات دن مین سیکڑون چڑہتے اوترتے ہین

اسکا کیا اعتبار ہے یہہ تو بالکل ناپائدار ہے ارے یار من اپنا تو یہہ قول ہے شعر

زندگی چار دن کی ہے مشتاق	بات وہ کر کہ جس سے بات رہے

ہم تو یہہ سمجھتے تہے کہ ہڑوڑ مین بہی ایک یار غم غلط کرنیکو ہوا سو تم تو محض روکہے پہیکے نکلے بقول شاعر مصرعہ تقدیر سے گلہ ہے کسی سے گلہ نہین + والسلام

ذوالاکرام وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ہماری بات کا برا نہ مانتا

تلاش گم گشتہ کی بدولت اظہار حصول خفت و ندامت

مشفق و مخلصی سلمہ اللہ۔ بندگی نیاز کے بعد رخصت ہو کر اکبر آباد۔ اٹاوہ۔ کانپور۔ الہ آباد
بنارس پیٹنہ۔ داناپور ہوتا ہوا کلکتہ مین پہونچا محلہ کولہو ٹولہ مکان نمبر چو بیس
علی بخش فیض اللہ سوداگر انکے مکان میں مقیم ہون جس شخص کی تلاش مین
اسقدر زیر بار ہوا ابتک اوسکا پتا مفقود ہے اب ارادہ ہے کہ چھاونی اچانک
مین تلاش کرتا ہوا چٹگام بادلگا جو وہان مل گیا تو فہو المراد ورنہ چین کا راستہ سیدھا ہے
اور ان دنون مین اس شہر مین بفضل خداوند حقیقی ہر طرح خیریت ہے حسب
الطلب سامی کتاب شاہنامہ فارسی فردوسی طوسی لبیبل پوسٹ ارسال خدمت ہے
رسید اسکی جبتک دوسرا خط نہ بھیجون تو روانہ فرمایئے زیادہ والسلام

صدمہ ہجر کی داستان طلب وصال کا بیان

	اشعار	
نکتہ چین ہے غم دل اوسکو سنائے نہ بنے		کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے
مین بلاتا تو ہون اوسکو مگر اے جذبۂ دل		اوسپہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

جذب شوق ملاقات حوالہ قلم ہے تمہاری جدائی سے ناک مین دم ہے ابتک اپنی
بیوفائی پر دھیان ہوا آپکی کج ادائی پر بہی بدگمان ہوا محبوبون سے چشم داشت محبت
فی الحقیقت نادانی ہے جو یہی حال رہا تو جان لیجے کہ ایک نہ ایک دن ہماری جان جاتی
ہے جیتے جی آپکی کسقدر اطاعت کی اور آپنے ردکھی پھیکی بناوٹ کی شکایت کی غور کرو

کہ کیا کیا اقرار تہا کیا کیا دارومدار تھا اب وہ طبیعت وہ محبت کہ ہر گئی یا صرف
منھہ دیکھے ہی کی تہی ہم آب ہی امتحان کرتے ہین پیغام ملاقات تم سے پہر ایجاب کرتے
ہین اگر رفاقت منظور ہے تو انکر ملاقات کرو مستحکم بات کرو ورنہ خط کتابت کو بہی ودا
سمجہنا ہماری طرف کا خیال مفقود سمجہنا پیش خدا معاملہ ہوگا جو جو شکایت و گلہ پنہانی
ہی یہ ملا ہوگا زیادہ شوق ۔

تہنیت ترقی منزلت پر ترانہ سنجی اور عدم اطلاع پر اظہار شکر رنجی

نسیم جان فزا آمد گل آمد برگ و بار آمد | شعر | مبارکباد اے بلبل کہ در گلشن بہار آمد

آج سیر گلزار مین طرفہ ماجرا نظر آیا آئینۂ آب روان نے حیرتی بنایا دیکہا کہ سبزہ
نے فرش زمردین بچہایا ہے اور شاطۂ چمن نے شانہ صبا سے زلف سنبل کو آراستہ
بنایا ہے لب غنچہ رشک مرجان ہے اور زبان سوسن رنگ مسی سے نیلم کی کان نرگس
شہلا آہوان حرم کو آنکہین دکہلاتی ہے اور نسیم صبح مارنے خوشی کے پہولی نہین
سماتی ہے جوانان چمن محفل انبساط کا رنگ جما رہے ہین اور نغمہ سرایان گلشن ترانۂ
مبارکبادی گا رہے ہین جب تہنیت دہوم ہوئی تو یہہ بات معلوم ہوئی کہ ترقی جاہ ودولت
حضور ہے آس شادی سے ہر کہ ومہ شاد ہے مسرور ہے ازدیاد تجربی گو اس حیران کو
سرمۂ خموشی کہلایا مگر ضبط ہوا بیاکانہ یہہ حرف زبان قلم پر آیا مصرعہ مبارک مبارک
مبارک ہو مبارک ہو البتہ تعجب ہے تو اتنا ہے کہ اس جلسہ سے اپنے پرایون مین
دہوم دہام رہے اور یہہ جرعہ کش جو مدام سے دوستی کا دم بہرتا ہے خط بادۂ انبساط
سے تشنہ کام خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ اس اپنے خیر طلب کو خاطر اقدس سے

محو نہ کیجئے زیادہ کیا عرض کرون بندگی لیجئے

مضمون نصایح آمیز تحریص خوش کلامی اور نیکنامی

دوست صادق الوفاق سلمہ اسوقت ایک مضمون خیالی مین تمکو لکہتا ہون اگر غور سے دیکہو گے تو حظ وافر اوٹہاؤ گے واضح ہو وہ زمانہ کا کچہ لیا نہ کوئی دین ۔ میٹہے بچن سنائیے کہ جگ اپنا کر لین ۔ دنیا عالم اسباب ہے جو آمدنی مذہب جو دولت ہے وہ سب فانی ہے یہہ دنیا کسی کے دوست کسی کے دشمن کسی کے ہادی کسی کے رہزن مگر کیسے دوست جنمین محبت نہین اور کیسے دشمن جنمین رحم نہین غیر ہی عداوت محبت نیکی بدی جتنی باتین ہین وہ سب اسی عالم حادث تک ختم ہو جاتے ہین فقط ایک نام باقی رہجاتا ہے اگر امور نا ملایم کا مرتکب رہا تو بدنامی کے ساتہ مثل چنگیز اور نادر وغیرہ اور اگر عمدہ کام کرے آسایش آرام خلایق انصاف ہمدردی تو نوشیروان اور حاتم کیطرح نیک نام مخلوقات خدا سے انسان ہے اور کیسے قوا عمدہ اور نفس ناطق خدا نے عطا فرمایا ہے کہ جس سے حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے اب یہہ جسطرح چاہیئے اپنی اوقات صرف کرے اگر اطوار اچہے ہوئے تو نیک نام رہا نفسانیت اور خیانت کو راہ دی ۔ بدنام ہوا دنیا کی مثال ایک خوبصورت عورت کی ہے بطریق جائز کسی سے میل ملاپ ہو تو صواب ہے اور اگر ناجائز طریقہ سے ہو تو عذاب ہر کام مین برائی بہلائی دو پہلو ہوتے ہین اگر نیکی کا بیج انسان کے مزرعہ دل مین ہے اور ضرور ہوتا ہے تو برائی کا پہلو نہ اختیار کریگا اور اگر شامت نفس سے برائی کے پہلو پر عمل کریگا تو دنیا مین ذلیل

اور تقیٔی مین خستہ ہوگا ہر شخص کا کمال اور کمال کی روشنی اور ہر روشنی کی خوبی اس دنیا مین ظاہر ہوتی ہے یہی ایک آئینہ ہے جسمین سبکا عکس پڑتا ہے اگر عمدہ عکس پڑا اچھا کہلایا بری صورت کہینی خراب ہوا کلام شاعر ہندی نژاد جو زعنوان ہے مصداق اس مضمون کلب ہے پس اس مقام فانی کی طرز زندگی مین اپنی جان کی آسایش کے واسطے بہت ضرور ہے کہ آدمی ہر دل عزیز ہے والسلام

کلام عبرت انگیز حیرت افزا اپنا ماجرا

اخلاص نشان رفیق شفقت امتلی صادق علی صاحب بعنایت بعد سلام شوق معلوم ہو کہ آپکا عنایت نامہ ایک عرصے سے نہین آیا طبیعت نہایت متفکر ہے مناسب ہے کہ کبہی کبہی اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیے آج سیر اخبارات وکٹوریہ پیپر کرتا تہا ۲۰ جولائی ۱۸۸۳ء کے پرچہ مین ایک خبر عجیب و غریب دیکھی فی الحقیقت حیرت افزا سمجہکر اطلاعاً اوسکی نقل بجنسہ ذیل مین لکہتا ہون **شعر**

کوئی شمع جلائے کوئی پہول چڑہائے ... ...

بستی مین مزدور زمین کہود رہے تہے تیرہ فٹ گہرائی پر سیسہ کا تابوت نکلا اوسکے اندر چوبی تابوت تہا سونے کے ورق لگے تہے مرد کی لاش تہی اوسکے پہلو مین پرانی قسم کی تلوار رکہی تہی اوس پر ۸۲ لکہا تہا یہہ شاید ٹرنکیز ولیبرا ہو جو پرسٹس عملداری سے پہلے تہا یا کوئی اور۔ اب تو بہائی مٹی ہی مٹی ہے سوچو اور سمجہو کہ ہم اور تم اور یہہ اور وہ کیا ہین اور کیا ہو جاوینگے غرور کیا ہے اور خیر

ڈہیر پہولون کا جو دیکہا تو کہا بلبل نے | اے گلچین نے بنائی ہے یہہ تربت میری

ظریفوں کے خیال نتیجۂ مآل

اخلاص شعار محمد یار سلمہ اللہ یاد رکھو کہ مرد بے ننگ مرغ بے جنگ محفل بے شمع
مفتی بے شرع چراغ بے روغن خیاط بے سوزن کاڈ بے شہتیر کمان بے تیر شتر
بے مہار پالکی بے کہار اسپ بے لگام تیغ بے نیام فیل بے زنجیر صیاد بے نخچیر دلاک
بے سیاست عورت بے غیرت کباب بے کباب گوہر بے آب نازنین بے ناز مطرب
بے ساز چشم بے مروت امیر بے ثروت ناہید بے منزل ناقہ بے محمل عروس بے شوہر
مرد بے زر داماد بے تکلف صوفی بے تصرف مریض بے پرہیز کمٹی بے منیر چاقو
بے دستہ متصدی بے لستہ باغ بے گل مرہم بے مل دکان بے صحن طالب علم
بے ذہن وکیل بے منطق دلیل بے حق دل بے نور بہشت بے سرور رقص بے نقال
تحفہ بے بقال عالم بے عمل حافظ بے محل مسافر بے توشہ انگور بے خوشہ جنگل بے
درخت خانہ بے رخت دوست بیوفا معشوق بے حیا زمین بے آسمان بام بے
نردبان یار بے رفاقت احباب بے ظرافت زندگی بے عشرت تدبیر بے فطانت
بے کار ہے تم جو کان میں تیل ڈالکر بیٹھے ہو تو کس بھروسے پر زندگی دنیا تو
سلسلے نہیں دیگئی ہے کہ اوقات لہو و لعب میں ضایع کیجائے ۔ اشعار

	مولف	
صاف کر قلب اتقا کرکے		دیکھ اس آئینہ کو صفا کرکے
ترک مطلب حصول مطلب ہے		بیٹھ رہ ترک مدعا کرکے
مت بھول رنگ و بو پہ کر دعویٰ تمکنت کا		ہر دل میں بس رتبہ پیدا ہو منزلت کا

بنیاد یافت اصول مسائل کلیات طب اور طب نسخہ مرکب

جناب حکیم صاحب شاگرد بقراط و افلاطون سلمہ اللہ بعد سلام مسنون نامہ نگار خیریت احباب کا طلبگار خامہ فرسا ہے الحمد للہ والمنۃ کہ عنایت نامہ سامی عین انتظار مین پہنچا جواب امور دریافت طلب سے آگاہ ہوا لیکن تشفی قرار واقعی نہین ہوئی کیونکہ کلیات کتاب دستور العلاج کے مضامین ایسے ادق ہین جکا سمجہنا منتہیون کو دشوار ہے مبتدی تو کیا چنانچہ امور طبعی کی تشریح اس بسط کے ساتہ لکہی ہے کہ نہایت الفہم ہے چنانچہ دو مرتبہ اوسکو حکیم اولاد علی صاحب سے حرفاً حرفاً خوب سمجہکر پڑہ چکا ہون اور پہر دیسے کا دیسا ہی ہے اسی نظر سے احوال اعضائے رئیسہ دریافت کیا تہا کہ مفرد اور مرکب کی تعداد تشریح ہر ایک کی وغیرہ اور نیز اناثی اور سپہ جرات دیکہکر مطلع فرمایئے اور کیفیت مزاج مرکبات غیر مرکب اور احوال امراض اقسام کیجیے اگرچہ خط مین آپنے تو مطلب سب لکہدیا ہے لیکن سمجہنا اوسکا دشوار ہے اسواسطے ارادہ ہے کہ تعطیل ششماہی پر خود حاضر خدمت ہونگا ایک نسخہ حب ایارج فیقرا قرابادین قادری سے دیکہکر لکہہ بہیجیے زیادہ والسلام . . . .

احوال عزاداری محرم و شکایت پرغم

اخلاص نشان منیع المکان زاد لطفہ گلدستہ سلام بطریقہ سنت نبی خیر الانام ہدیۂ احباب کرکے عارض مدعا ہون الحمد للہ کہ آخری تیرہوین صدی کا عشرہ محرم بخیریت تمام ہوا امسال مجلسین اچہی ہوئین مجمع کثیر رہا نیاز نذر بکثرت ہوئین مرثیہ خوانی اچہی رہی اگرچہ مین ابتک کہین آتا جاتا نہ تہا لیکن دوستون کے اصرار سے کئی مجلسون مین

جلسے کا اتفاق ہوا فی الواقع ماتم بیان کا قابل دید ہے آخری جلسہ کی کیفیت سنئے
کہ ایک شخص نے بہت سے لوگون کی دعوت کی اور ایسے وقت بلایا کہ وہ ہنوز نہار منھ
تھے چونکہ مسافت مکان صاحب خانہ بعید نہ تھی کچھہ تو اجتماع احباب مین توقف ہوا اور تھوڑی
دیر عزاداری رہی الغرض اوس عدوئے محب اہلبیت نے خوب بہو کا مار کر اکثر لوگونکو
تو تبرک دیکر ٹال دیا اور بعضون کی رو داری کرکے کھلایا اور اوس جلسہ مین مین
بھی تھا یہہ ایک شعر زبان پر برجستہ گذرا

شعر

یار ہوکے دو رنگی جو کرے یارون مین	وہ شمر لعین کی ہے طرفدارون مین

اور لوگون نے بڑا خاکا اوڑایا اوس نامعقول کی دہول ہوگئی بقول شخصے مصرعہ
عذاب اوسکو ملیگا ثواب کے بدلے + تعز من تشاء و تذل اللہ من تشاء

نکات نایاب مزاج بے محل سے اجتناب

محب بے ریا محمد مرتضی سلمہ اللہ سنا گیا ہے کہ آپنے آسکے امتحان مین ڈگری وکالت
کی پاس کی یہہ مانا کہ قانون آپکو اچھی طرح یاد ہے لیکن تیز فہمی و حاضر جوابی بھی
ضرور چاہیئے کیونکہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جھاؤلال نامی جو اندھا تھا
عدالت مین واسطے ادائے شہادت کے آیا حاکم عدالت نے پوچھا ذات کیا ہے
کہا بنیا حاکم ظریف تھے چٹکے بول اوٹھے کہ واہ حضرت واہ لالہ کے لالہ اندھے مین کے
اندھے مین جب یہہ بات جھاؤلال نے سنی تو اوس لڑکے کے جو آپکا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا
ایک تھپڑ مارا کہ ادبے نقالون کی محفل مین لے آیا عدالت مین لیچل یہہ کیا تھا یہ
سنتے ہی حاکم عدالت خاموش ہوگئے اور مقدمہ کو خارج کردیا مناسب ہے کہ آپ بھی

ایسی باتون کا خیال رکہین زیادہ والسلام

عارضہ حرص کے پرہیز کرنیکی تدبیر معقول دلایل عقلی سے مدلول

زبدۃ الاتقیا خلاصۃ الاصفیا سلمہ اللہ واضح ہو کہ احقر انسان ضعیف البیان داعی خیریت احباب صادق الوفاق مشتاق نامہ نگار خامہ فرسا مدعا پرداز ہے کہ اس زیست مستعار کا کیا اعتبار ہے اس پر دامن ہوا و ہوس کو دراز کرنا دل صفا منزل کو مبتلا حرص و آز کرنا ہے شیوہ آزادمنشی سے دور ہے یہہ کیا عقل و شعور سے صوفیان باصفا نے طلب رزق بقدر قوت عبادت کو جائز کہا ہے نہ کہ زندگانی دنیا کو باعث جستجوے جاہ و مال کہا ہے پس افسوس اون لوگون پر ہے کہ جنکی شان مین قول مولوی معنوی مصرعہ نیستند آدم خلاف آدم اند صادق ہے طریق توکل و قناعت کو چہوڑ کر لوث دنیا سے آلودہ ہون اور زخم سنان طعن خلایق سے فرسودہ زیادہ طوالت وجہہ ملالت طبیعت ہے سمجہدار کے واسطے نکتہ اَلعَاقِلُ تَکفِیۃُ الاِشارۃ بس ہے والسلام

الباب قول مستجاب عورت بد کار سے اجتناب

اشعار

تفو بر تو اے گردش روزگار	ہمہ مرترا با دلیل و نہار
ترا مہر بانی ہمہ با زن ست	اگر سوے بازار و گر برزن ست
بمردان تدار ی سر یاوری	ہمیشہ با ینان کنی داوری
چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد	کہ رحمت بران تربت پاک باد

زن و اژدہا ہر دو در خاک بہ	جہان پاک ازین ہر دو ناپاک بہ
اگر نیک بودے زن و رائے زن	زنان را مزن نام بودے نہ زن

آگاہ ہو کہ خداوند افلاک نے اپنے کلام پاک مین بارہ چیزون کو عظیم فرمایا ہے منجملہ اونکے ایک مکر زن ہے کہ جسکے باب مین درمیان سورۂ یوسف اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ آیا ہے اور قاسم نار و جنت وصی صاحب نبوت علیہ السلام سے منقول ہے کہ یا اَیُّہَا النَّاسُ لَا یُؤمِن پر ہیز گروہ اناث ہے کہ وہ ناقص العقل و ناقص الدین و ناقص المیراث ہے اور حکماء متقدمین کا مقولہ بھی مستند الاسناد ہے کہ شمشیر و اسپ و زن کی وفاداری بے اعتماد ہے اور اقوال دانایان یونان سے عیان ہے کہ پانچ چیزون پر اعتماد کرنا بیوقوفی کا نشان ہے اول لطف و شفقت سلطان دوم خوش آوازی طفلان سوم حسن امرد چہارم تعصب عوام مفسد پنجم وفائے زنان بد اندیش بظاہر نوش و بباطن نیش اور احادیث اہلبیت علیہم متواتر اس بارہ مین آئی ہین کہ اکثر انبیاء و اوصیا نے اس خراب آباد دنیا مین عورتون کے ہاتھ سے صدمہا اذیتین اوٹھائی ہین اور تکلیفین اوٹھائی ہین حتی کہ کوئی قتل کا سزاوار ہوا اور کوئی لائق دار ہوا چنانچہ زحمات حضرت آدم و ابتلائے نوح و لوط و گرفتاری حضرت یوسف و یونس و ذالنون و قتل یحیی و ذکریا و شہادت جناب امیر و امام حسن مجتبی علیہم السلام اور علاوہ برین تفاسیر اہل سنت والجماعت و امامیہ مین اُن کے مکر و حیلہ کو حیلہ مردان بلکہ تلبیس و مکاری شیطان پر فوق دیا ہے کہ حق جل و علا نے مکر عورات کو عظیم اور مکر شیطان کو ضعیف کہا ہے اگرچہ عقلا نے لاکھون کتابین اس بیان مین

لکہین اوسپر بھی ہزار رے ایک تاشہ پہنچے کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر

زن از پہلوے چپ شد آفریدہ	پس از چپ راستی ہرگز ندیدہ

آ ے یار مصداق مقال احسن حال ہے کہ وہ ملعونہ کہ جس عیار کا بڑا اعتبار تہا ہر بات کا اوسی پر دار مدار تہا غیرون سے ہم بستر حال بتر ہے ناموس غیرت بالاے طاق ہے کچھ راز چھپا نہین شہرۂ آفاق ہے ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ اگر کچھ حیثیت ہے تو ایسی بدکار کو کردار بد کے عوض مین دار پر چڑہاؤ تو زیبا ہے اور اوس بدمعاش کو جسنے تم سے ملکر تمہارا ہی پردہ فاش کیا کہال کہچواؤ تو سزا ضبط نہو سکا اسواسطے مجبور حوالہ قلم کیا آیندہ اختیار ہے ۔ ۔ ۔ ۔

الملہم مفہوم مادہ تاریخ

سخن شناس آزادمنش اقبال بلند منشی گیان چند صاحب شادکام بودہ باشند گلدستۂ تسلیم ارمغان پیش کر کے ملتمس ہون کہ ذرینولا اخبار وکٹوریا پیپر تاریخ تیسری مارچ ۱۸۸۳ء مین جو آپنے قطعہ تاریخ مسند نشینی جناب نواب نظام الملک بہادر دام اقبالہ تصنیف حضرت میرن صاحب ازراہ قدردانی درج فرماکر دریافت کیا ہے کہ اسمین سے سن کسطور پر برآمد ہوتا ہے کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ نواب مختار کے عدد تیرہ سے ۱۳۰۰ ہوتے ہین اگر اوسمین لولے الحمد للہ کا کہ حرف الف ہے ایک بڑہا دین تو تیرہ سے ۱۳۰۱ ایک ہو جاوین اور وہی سن مطلوب ہے یا وہی عدد الف کا ایک سن جلوس سمجہنا چاہیئے فی الحقیقت مادہ تاریخ بہت خوب کہا ہے قدردانی سخن اس زمانہ مین مفقود ہے اور سخن چینی موجود ورنہ صدہا تاریخ گویان

ایسے موجود ہیں کہ زمانہ سلف میں شاذ تھی چنانچہ بندہ نے بھی ایک تاریخ غسل صحت نواب صاحب ممدوح کہی ہے جسکے ایک مصرعہ سے سال ہجری و عیسوی نکلتے ہیں وہ واسطے ناظرین کے ارسال خدمت ہے اگر مناسب متصور ہو تو اوسکو بھی اپنے پرچہ اخبار میں معہ عریضہ جگہہ دیجئے بعید عنایت سے نہو گا

تاریخ تہنیت غسل صحت جناب مستطاب فیضمآب نواب نظام الملک بہادر والی حیدر آباد دکھن دام اقباله

بفضل خالق ارض و سما و لیل و نہار
بفضل خالق شام و سحر سواد و بیاض

بفضل خالق کون و مکان و تحت و علا
بفضل خالق اسباب و جوہر و اعراض

بفضل خالق شاہان عادل و منصف
بفضل خالق جرم و قصاص و عدل ناعراض

بفضل خالق انسان جن و حور و ملک
بفضل خالق دہر و لے خلاف و تراض

بفضل خالق گیسو و عارض خوبان
بفضل خالق سنبل سمن میان ریاض

بفضل خالق امراض و صحت اجسام
بفضل خالق علت شناس و ہم نباض

بفضل خالق ظلمات کفر و نور ہدا
بفضل رب بفیوضات بید فیاض

نظام ملک درین وقت غسل صحت یافت
قبول گشت بدرگہ دعائے ہر مرتاض

نوشت ہجری و ہم سال عیسوی مشتاق
مبارک الله بود این شفا از ان امراض

۱۸۸۴ عیسوی ۱۳۰۱ ہجری

بیان انقلاب چرخ کہن و غم مرگ دشمن

صادق الوفاق محمد عبد الرزاق سلمه الله آگاہ ہو کہ اس عرصہ عالم میں سرور و غم و عیش

وماتم راحت والم توام ہین اور ایک دوسرے کے شریک وہمدم ماہ کبھی بدر کامل ہے گاہ شکل ہلال ہے آفتاب کے ساتھہ زوال ہے نوش متصل نیش ہے اور جدوار قریب بیش ضد ہر اعلیٰ و اسفل کے مقابل ہے اور جلوۂ جمال و لکشاے شاہدان معانی کو حجاب غفلت حائل روبروے حضرت آدم شیطان ہے و بہشت برین نیران مقابل قابیل ہابیل ہے اور نمرود بے بود ضد خلیل جلیل فرعون سدراہ موسیٰ عمران ہے اور یہود سرکش درپے مسیح دشمن جان اہرمن ہمسر یزدان ہے اور معصر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل و ابوسفیان تہا بمقابل تمہارا اور تمہارے مقابل کا حال ہے ایک وقت تہا کہ اوسنے اپنی طبیعت خوش کرنیکو تمہین رنج پر رنج پہنچایا وہ زمانہ آیا کہ خود اسیر محن ہوکر لاکہون صدمے سہے اور ہزارون غم اوٹہائے انجام یہہ ہوا کہ بگڑی چہوڑکر سیدہے گور مین پاؤن پہیلائے ذوالعقول کے خوب ذہن نشین ہے کہ ایک روز انجام بے نشانی آسمان و زمین ہے جیساکہ کہا ہے شعر

اگر بمرد عدو جاے شادمانی نیست		کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

لیکن شعر

از مکافات جہان غافل مشو		گندم از گندم بروید جو ز جو

وقوع واقع حال ملالت خیز ہے اور غم انگیز مناسب ہے کہ منقطع العلایق ظاہری سے قطع عناد کرکے دعاے خیر سے یاد کیجیے اوسکو اور آپکو داخل حسنات کیجیے وما علی الرسول الا البلاغ المبین والسلام

بوجہہ شقت شماتت سے پرہیز کرنا چاہیے اور کار بے سود سے گریز کرنا چاہیے

افتخار دودمان سلالہ خاندان منشی محبوب خان سلمہ اللہ کی تحقیق اپکا ارادہ اجمیر جانیکا ہے

آسمان کو تو دیکھو کیا رنگ ہو رہا ہے زمین کیسی جلتی ہے لو کا کیا زور شور ہے فصل
کون ہے کیا اپنی جان پر رحم نہین آتا یہہ مانا کہ ریل کی سواری ہے صبح کو بیٹھئے
شام کو پہنچ گئے لیکن پھر بہی ہماری صلاح مانو تو ہمین سے صلوات بہیجو کیا پارسال
کی اذیتین یاد نہین ہین کہانا کسوقت نصیب ہوتا تہا پانی کی کسقدر قلت رہتی تہی مکان
رہنے کو کیسا ملا تہا اوسپر آدمیون کی کشمکش سے کسقدر طبیعت کو پریشانی ہوئی
اگرچہ وہان شہریون اور قصباتیون دیہاتیون یگانون بیگانون کو دیکھ لیتے ہین
سب کی بولیان سن لیتے ہین مگر کیا حاصل یاد رکہو کہ چاہے شہری ہو یا قصباتی
اگر بے تکلفی ہے تو حفظ صحت بہی حاصل ہے ورنہ وہی دور کی صاحب سلامت نہ دسترخوان
اونہون نے ہمارے واسطے ہی بچہا رکہا ہے نہ ہم اونکو ہم پیالہ کرنا چاہتے ہین کیونکہ
قدیم سے رسم ایسی ہی چلی آتی ہے بقول میر حسن **شعر**

جھکے جو کوئی اوس سے جھک جائیے ۔ رکے جو کوئی اوس سے رک جائیے

ہمارے نزدیک آپ اچھے اور اپنا شہر اچھا گھر مین بیٹھے اللہ اللہ کرو والسلام

تہنیت تولد فرزند و نیز دریافت مسائل چند

جناب مولوی صاحب سراپا لطف و احسان سلامت بعد اشتیاق ملاقات واضح ہو کہ باستماع
نوید ولادت فرزند ارجمند دل خوش ہوا اللہ اوسکی عمر دراز کرے ایک تازہ خبر یہہ ہے کہ ایک
شخص ناتشخص بلکہ اسکو بزاخفش کہنا چاہیئے آج آیا اور کہنے لگا کہ یہہ بات کسی مولوی سے
دریافت کرو کہ ڈاڑہی کسقدر لمبی رکہنا چاہیئے اور پاجامہ کسقدر نیچا لہذا عریضہ ہذا ارسال
خدمت ہے کہ اسکا جواب عنایت فرمائیے علاوہ اسکے ایک شعر مرزا نوشہ کا ذیل مین لکہتا ہون

کہ اسکا مطلب ہی بیسا آپ سمجھین وہ لکھ بیجیے — شعر

نقش پلسئے بت طناز باغوش رقیب	پاسئے طاوس پئے خامہ مانی مانگے

تیسری بات یہ ہے کہ اگر مہ کے خط سے معلوم ہوا کہ امراض وبائی کی کثرت زیادہ ہے اندنون مین آپ اپنے بچون کے کھانے پینے کا لحاظ رکھین ۔

اتلاف کلام پر اظہار ملال اور اطلاع باقی ماندہ کا خیال

تاجدار اقلیم سخنوری صادق علی صاحب سلمہ اللہ متلع سلام عرض کر کے حال اپنا سلسلہ دار بیان کرتا ہون واضح ہو کہ جس روز سے نظم سلک احباب سے مثل حرف زاید جدا ہوا ہون حرف روی کیطرح پیرہم ردیف احباب نہوا بہت سے تمنا ہے کہ اپکا کلام سنون لیکن مجبور ہون کہ نہ تم تک پہنچ سکتا ہون نہ بلانے کی مقدرت ہے اگر اوسکے جواب مین آپ اپنی تازہ تصنیف سے محظوظ فرمادین تو بندہ نوازی ہے بندہ اندنون مین اہتمام دیوان مین مصروف ہے آپ کے لکھنے سے معلوم ہوا کہ اکثر میرا کلام مرزا صاحب کے وقت کا ضائع ہوگیا بلکہ دیوان نقش مشتاق کا تو ایک ورق بہی میرے پاس نہین ہے اگرہ کیا چہوٹا کہ سارا گھر برباد ہوگیا بار بار مرزا صاحب کا وہ شعر جو انہون نے اپنے دیوان کے تلف ہونے مین کہا تہا یاد آتا ہے — شعر

اس دور مین ہر اکتہ چرخ کہن لٹا	اورون کا زر لٹا میرا نقد سخن لٹا

انتظام خانہ داری کی ہدایت

محترم سیارا من سلمہا بعد شوق بے پایان قلم اشتیاق مدعا نگار ہے الحمدللہ تا تحریر

خط ہذا خیریت احباب کا خواستگار ہون اور آپ نے حال پر شکر گذار مبلغ پچاس روپیہ واسطے صرف اخراجات ضروری کے بدست شیخ احمد کے روانہ کئے جاتے ہین رسید ڈاک مین بہیجدیجے جو کہ موسم برشگال سر پر آگیا تردد کاشت اور خس پوشی دیواد ہائے مکان امر لازمی ہین مسکر نزدیک قبل شروع ہونے بارش سے اول درستی مکانات مقدم ہے اور یہہ تخمیناً پانچ چہہ روپیہ کا کام ہے باقیما بذہ تخم اور ہل وغیرہ مین اس تدبیر سے صرف کئے جاوین کہ پہر کسی وقت مین خاص اس کام کے لئے روپیہ کی استدعا نکیجائے انشاء اللہ تعالی اپنے ط حیات کہ لا اعتبار ہے وقت طیاری فصل تک مین بہی آجاونگا کم سے کم دو بیگہہ کپاس اور پانچ بیگہہ باجرا جسمین مونگ اور تل بہی ہون اور گیارہ بیگہہ جوار کاشت کرا دینا چاہیئے اور اسکے سوا فصل ربیع کیواسطے زمین کی فکر کر لینا مناسب ہے ۔

رقعہ بہاریہ

دستنبوہ اخلاق شمیم جناب مولوی عبد الکریم صاحب دام اشفاقہ اہتزاز قلم سے شگوفہ دعا تختہ قرطاس پر یون گل کہلاتا ہے کہ درینولا نخلبند قضا وقدر نے اپنے افضال خاص سے زمین کو رشک بہشت برین بنایا ہے اور ہر بوٹی پتی جوہر طراوت ابر بہار سے ہمر آسمان ہوتین سبزہ آویزہ گوش محبوب کو خجل کرتا ہے اور فیض باد شمال مسیحائی کا دم بہرتا ہے بلبلین چمن مین مبارکباد آمد بہار مین ترانہ سنج ہین اور طایران خوش الحان تہنیت مقدم باد صبا مین زمزمہ پرداز ہر دم آپکو فضائے صحرا خوش معلوم ہوتی ہے اور طایران فلک سیر کو سیر دریا دلکش معلوم ہوتی ہے ہر طرف مرغان ہوا کا زور ہے دہوم ہے انجمن احباب مین شمع پر پروانون کا ہجوم ہے

اسوقت باغ کی کیفیت پر فضا ہے ہر ایک نہال گل ہرا بہرا ہے اگرچہ تیراکی کا میلہ
بہی تمہارے شہر مین دید کے قابل ہے لیکن تماشائے کوہستان بہی اس فصل مین
قدرت قدیر کا نمونہ دکہلاتا ہے اگر اس ایام مین فرصت ہو تو اس سیر کو بہی حتی المقدور
اتہہ ہے نذور زیادہ والسلام

شکایت گرما

وحید العصر یکتائے جہان سلمہ الرحمان بعد سلام شوق مدعا نگار ہون صحیفہ مودت آگین
مشعر دریافت حال ورود ہوا ممنون فرمایا کیفیت یہہ ہے کہ چار روز سے گرمی کی شدت
زیادہ ہے اور اوسی روز سے روزے شروع ہو گئے ہین ضبط خواہش طعام
امر اختیاری ہے لیکن سہ پہر سے پیاس بدحواس کر دیتی ہے تعمیل احکام شارع
علیہ السلام ہر حال مین واجب التسلیم ہے اس شدت و تعب پر بعض بعض اطفال
خورد سال نے بخوشی و طرب روزہ رکہے اگرچہ آئین مذہبی مین عقل کو دخل دینا نازیبا
ہے مگر سلیم الطبع کا قول ہے کہ کوئی فعل مذہبی اہل اسلام کا خلاف حکمت حکیم مطلق
نہین رکہا ہے چنانچہ منجملہ ارکان صلوات کے وضو اور غسل اور طہارت کہ جس سے
صفائی تندرستی بہی سمجہی جاتی ہے علی ہذا القیاس روزہ کہ جسمین علاوہ قید خورد
نوش کے اجتناب منکرات اور اختیار واجبات لازمی ہے کیونکہ مقصود اصلی تنبیہ
نفس ہے نہ تفریح قلب پس وہ لوگ جو بوجہہ خورد سالی کے ہوائے نفس سے دور ہین
اور وہ بوڑہے کہ بدتر از رنجور ہین اعمال رمضان سے بری الذمہ ہین بقول آیہ قرآنی
الہدایہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا علاوہ اسکے جناب خداوند نعمت اسمہ کیفور
دام اقبالہ بہی داخل دار الریاست اوسی روز ہوئے باقی خیریت ہے

انکار بعد اقرار پر راضی برضا رہنا شادی کی مایوسی پر پیچ سہنا

شیخ صاحب مصدر حسنات و کرم مجمع انعم سلمہ اللہ السلام علیکم رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ
جانفشانی کی قدردانی پر قربان اور شیوۂ اتحاد و مہربانی پر فدا ہزار جان اپنے
مین اپنے ہی حال کا نظارہ کرتے ہین اور ظرف سے وہی ٹپکتا ہے جو بہرتے ہین
آپکی بدولت امر آمد و رفت کی تکلیف اٹھائی تھی اور یہہ بات مشہور ہو جاتی
خیر جو مرضی اقدس مین زیادہ ہمکو بھی قبول ہے نہ جب کچھ عذر تھا نہ اب ارشاد
عالی سے عدول ہے فقط اسقدر قصد یہہ خدمت ہے کہ ناگوار طبع ہو تو کاغذات
مرسلہ ہمارے پہیر دو بندہ کے جانیکا ارادہ ہے مصمم ہوئے اور آمادہ ہے والسلام

اپنی بدکرداری کا دوسرے پر الزام دہرنا اور پہر ملاقات کا پیغام کرنا

الفت کافر تری اللہ رے بے پروائیان	شعر	آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن

گردش چرخ گردون دون کا اثر عاشق و معشوق کو زبون ہوتا ہے دیکھو شروع فصل
بہار مین گریبان گل چاک چاک اور موسم خزان مین بلبل بیباک کا انجام کو فراق
گل مین خون ہوتا ہے نیرنگی زمانہ بوقلمون ہے سپیدہ صبح مسعود چون ہے گاہ وصل
کی شام ہے اور کبھی روز فصل ہے سچ ہے مشیت ایزدی مین کسکو دخل ہے جس
تعلق تھا اوس سے انفصال ہوگیا اللہ دم کے دم مین کیا حال ہوگیا جسکے دامن
دولت سے بندہے ہوئے تہے اوس سے کیسے یکایک چھوٹ گئے پیوند سے دام علائق
کے اتنے جلد کیونکر ٹوٹ گئے مآل کار نہ سوچی کتنا برا کام کیا آپ تو قید تفکرات سے
چہوٹے ہمکو اسیر دام کیا اس بے اتفاقی کا انصاف پیش احکم الحاکمین ہوگا اوسوقت

آپ بے یقین میری بات کا یقین ہوگا جھوٹا الزام لگا کر ملزم بنانا خوب نہین مصلحت
اندیشون کا یہہ شیوہ یہہ اسلوب نہین آور جو بہانہ ہی ڈہونڈہتے تہے تو خیر شکوہ محبت
جب تہا نہ اب شکایت بغض و بیر مگر لخت جگر کی جدائی بہت شاق ہے آنکہہ اوس
نور عین کے دیدار کی مشتاق ہے دل مین خیال فرمایئے کہ دری لیجانے سے
کسقدر بیدری ہوئی ہوگی صندوق نے کار صندوق کیا ہوگا کتنی دردسری
ہوئی ہوگی ہمنے تو آپکو رفاقت شش سالہ کی علد مین ایک لال دیا آپنے اوسکی
ہمکو رنج و ملال دیا ہم ایک شوم کی بدولت اوسکی دولت دیدار سے محروم ہین
غیر جنسے مدام نفرت تہی وہ اوسکے پاس ہے تم شاد ہو ہم مغموم ہین مصیبت کا داخلہ
بیان قابل رقام نہین حرف شکایت زبان پر لانا اپنا کام نہین اوس حال مین بہی کہ
گھر بار تہا نہ جگہ جولہ تھا اپنا یہی مقولہ تھا

شعر

بیکس ہون پر مدد کو علی ولی تو ہے	گویا اس اور کچہہ نہین یاد علی سے ہے

متواتر سنا گیا کہ بعد مدت مدید آپنے ماشاء اللہ گھر بار سنبھالا ہے بیکاری کے
رنج کو یون ٹالا ہے توبہ توبہ یہہ کیا مینے زبان سے نکالا اب تو پرسر روزگار
ہو جو ہمارے دشمن تہے اونکے دوست ہو رفیق ہو غمخوار ہو مگر برلئے خدا ہمکو بہی
ذرا یاد رکہنا تم اپنا دل جسطرح جی چاہے شاد رکہنا تمنا ہے کہ کبہی کبہی ہمارے
اس پارۂ دل کو ہمین دکھا دیا کرو اور تو کس لایق ہین اپنے حق مین فقیرون کی
دعا لیا کرو ورنہ اسکا بدلا ہمکو خدا ضرور دیگا سنا ہے کہ نہین وہ خود فرماتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ جواب کی خواستگار ہون اور دروازہ فیض بخش بہی اجابت
تحقیق اللہ صابرون کے ساتہہ ہین
کے طلبگار ہو اونصاحب کے پاس سیاہ نامہ روانہ فرمایئے احسان بیقیاس ہوگا یقین

کاہانہ فرمایئے بالفعل مکان کلو بیگ پر فرد کش ہون جس خاکسار سے سواے آبیاری ہتی اب اوس سے بسان آتش ہون برائے خدا اپنے اہل خاندان کبھی کبھی یہان اوس نور نظر کے بہیجدینے کی اجازت دیجئے کار ثواب سمجھکر حسبتہً للہ اسکا اجر اپنے واسطے خدا کے حقمین لیجئے زیادہ والسلام والاکرام

رد کلام از کلام متکلم

عجب ماجرا شیخ عوض علی صاحب راوی ہے آج عند الذکر ایک طالب علم نے کہا کہ جلسہ شادی مقام کہیر تل مین ایک مولوی صاحب جمال علی نامی ساکن نارنول وارد ہوکر مباحثہ طلبہ ہوئے کہ جنکی تقریر سے حیران سب ہوئے اور یہہ شعر

کسبی کے اور مولوی کے عدد برابر ہین	کفر کرنے مین یہہ دو تو اشد برابر ہین

پڑہکر فرمانے لگے کہ مینے کہا ہے اور یہہ عدد مینے ہی نکالے ہین اچھی طرح دیکہ بہالے ہین جودت طبع عیان ہے آگاہ سب جہان ہے اعتراض ہو تو بیان کیجے جو غلطی مفہوم ہو اوسکا نشان دیجئے جب اعتراض بے محل کے جواب نہ پاسکے اوٹھکر چلے آئے فقیر نے اوس لڑکے سے کہا اگر جودت طبیعت اور تیزی ذہن اسی کا نام ہے تو ہمارا ایسے مولویون کو سلام ہے سمجھہ لو کہ جب مولوی اور کسبی دونون کے عدد کا آپس مین وصال ہوا ہے جب ایک جمال علی پیدا ہوئے کمال ماہران فن پر روشن جلی ہے کہ اعداد کسبی و مولوی ہم عدد جمال علی ہے تم اوسجگہ موجود تھے کیون نہین کہدیا کہ مولوی ایک کسبی کا عدد ہے اور تم دو کسبی کے نسل تم سمجھہ لو کہ جیسا تم مولوی کو سمجھے ہوئے ہو اوس سے دو چند ہم آپکو ہمارے نزدیک صلح کل سے بہتر کوئی بات نہین جیسا کہ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے مصرعہ

مرا پیر دانائے مرشد شہاب		دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش		دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش

یہہ بات خیال مین نہین آتی ہے کہ لوگ پڑہ لکہہ کر نادان کیون ہوجاتے ہین اور واقف کار انجان کیون لیکن پہر آپ ہی آپ سمجہکے چپ رہتے ہین کہ امورات تقدیری لاعلاج ہین وہ غنی ہے ہم محتاج ہین جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے جیسا مولانا روم صاحب نے لکہا ہے شعر

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد		میلش اندر طعنہ پاکان برد

جو لوگ مولویون کو کہ نائب رسول اللہ ہین برا سمجہتے ہین ہم اونکو جواب ترکی بترکی دیکر نہین اولجہتے ہین خدا کے سپرد یہہ معاملہ ہے کسی کا کیا گلہ ہے يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ زیادہ والتسلیم

بطلب احباب جہت شمول جلسہ شادی بہجت آیات

اخلاص نشان سمیع اللہ خان صاحب سلمہ اللہ بعد سلام شوق آنکہ اس ایام فرخندہ فرجام مین شادی کدخدائی برخوردار خجستہ اطوار بہرہ مند خان کی قرار پائی ہے اور تاریخ ۱۹ ماہ ذی الحجہ سنہ حال کو بروز پنجشنبہ رسم حنابندی اور بیسوین کو ساچق اور اکیسوین کو برات جاویگی ہر سہ روز محفل طعام و رقص ہین رونق افروز جلسہ ہوکر ممنون فرمایئے شعر

گر قدم رنجہ کنی جانب کاشانۂ ما		رشک فردوس شود از قدمت خانۂ ما

اطلاع ترسیل کتاب و تاکید تحریر جواب

مطاع خوبی بیکران سید عزت حسین سلمہ اللہ سلام کے پیچہے واضح ہو کہ صحیفہ مودت آگین

بطلب رسالہ تحفت العارفین پہنچا حسب ایمائے سامی کتاب کو مطبوعہ مطبع نظامی
حاجی کریم بخش کتب فروش سے بقیمت ڈیڑھ روپیہ خرید کر بسبیل ڈاک بیرنگ پیکٹ
روانہ خدمت سامی ہے امید کہ رسید کتاب سے مطلع فرمائیے اور قیمت اوسکی
بذریعہ منی آرڈر عنایت فرمائیے زیادہ والسلام

نامہ بنام محبوبہ جور جمال قمر تمثال بیوفائی کا ذکر ہے اور وصال کی فکر ہے

نکلنے تب نے دیکھا دیدہ پرنم سے سیدھا خط	شعر	تمہاری ہجر میں یکدم نہ ٹوٹا تار اشکون کا

بیوفا ستم شعار کج خلق بد اطوار ستمگر بیمہر ولی وکج ادائی مخزن بیمہری وبیوفائی
دوست رو دشمن خو ہمیشہ چرخ بے بنیاد بانی ظلم مایہ فساد ہداک اللہ الی
طریق النجاۃ وسلمک من آفات الدنیا

شعر

ملکے یار آپ نے ہمسے بڑی عیاری کی		تمسے تھی چشم وفا کی نہ جفا کاری کی

اگرچہ شوق ملاقات واشتیاق دیدار بہت آیات اور تمنائے وصال اوس حور جمال کا
جسقدر دل میں ہے کام وزبان وزبان قلم سے ادا ہونا دشوار ہے زیادہ گوئی اور
قلم فرسائی اس کوچہ دشوار راہ میں محض بیکار ہے اگر حیات مستعار باقی ہے تو بالمشافہ
حال بیان ہوگا اوسوقت بیوفاؤن کی بیوفائی اور وفاداروں کی وفا کا امتحان ہوگا شعر

ہمارا نام سنکر ہاتھ اب کانون پہ دہرتے ہین		وہ دو ہی دن مین ایسے ہوگئے اللہ کی قدرت
او سنکر بڑے پڑسے پہچانے	دوہا	جو کہوتے مین کھیت سیانے

منصف مزاجوں سے انصاف طلب ہوں ہمت دہرم احسان فراموشوں سے روکش اہل
شرفا اور نجباکا یہی طور ہوا کرتا ہے یا کچھ اور کہ جو طبیعت عالی مین آیا مزاج اقدس نے پسند فرمایا

مقام غور ہے کہ ہمنے تمہارے واسطے کیا کیا غم ورنج و درد والم اوٹھائے مگر آپکے خیال مین ذرا نہ آئے بقول ماہ

شعر

صاف ہو جائیے اب ہم کدورت کیا ہے		مرشے خاک ہوئے خاک ہی برباد ہوئی

غیرت نے غربت کی راہ دکھائی اُس غریب الوطنی نے کس کی باتین سنوائین کیا کیا مفلسی کی چوٹ کھائی ولولۂ شوق محبت اور جذب الفت نے پھر اکبرآباد کی صورت دکھائی بہزار دقت ادر لاکھ تگاپو کے آپ کی شکل نظر آئی ہم منتظر دیدار رہے صدا صدمے اوٹھائے کروڑ رنج سہے لیکن تمنے نظر ملانے کی عوض صاف آنکھہ چرائی صورت بھی نہ دکھلائی افسوس۔

شعر

اپنے ہاتھون سے ہوا مین خود گرفتار فراق		کرکے زیر چرخ بے بنیاد عشق گلرخان

یہ مانا کہ معشوق کی ذات بیوفا ہوتی ہے مگر بعد کدورت آپانیکی صفا ہی بابت اہل صفا ہوتی ہے

بیت

دل ہمارا یکو کرکے غیر کا دل شاد کرد		تمنے امید یہی تہی کہ بیداد کرد
تب ہمین بندگی اپنی سے تم آزاد کرد		جرم کیا ہے ہوا پہلے وہ ارشاد کرد
کچہ تو وہ اگلی محبت سے صنم یاد کرد		خاکساری کو میری تم ہی نہ برباد کرد
برزبان بود ترا آنچہ مرا در دل بود		یاد باد آنکہ سر کوئے توام منزل بود

تمنے کیا سمجہکے ہم سے کنارہ کیا کیا ایسی لہر آئی جو ہماری آنکہہ کو دریا بار دل کو پارہ پارہ کیا انصاف اسکا بیش احکم الحاکمین ہوگا بیوفائی اور دغابازی کے بدلے مین مقام ترا اسفل السافلین ہوگا خیال آل پر ضرور رہا بندہ تمسے کتنی دور تہا اگر غرور حسن و شباب دل مین تو یہہ تصور نفس ایا کہ

بیت

اچھی صورت جو ملی ہے تو حباب آسا ہے	اس جوانی کا میری جان بھروسا کیا ہے
مت کرو ناز نہ اتراؤ سنو بیجا ہے	بہتا دریا نہیں رکتا ہے نہیں رکتا ہے
کس لئے حسن دو روزہ پہ یہہ مغرور ہو تم	جلتے ہیں کہ اچھی رشک دہ حور ہو تم

اور جناب مرزا عنایت علی ماہ سلمہ اللہ فرماتے ہیں — شعر

او حسین حسن دو روزہ کی حقیقت کیا ہے	چار دن بھی نہ رہی پاس وہ دولت کیا ہے

آپ کیا حال ہوگا گو بظاہر خوش ہو لیکن جو کہ وقت او تار نشہ جوانی سے طبیعت کو ضرور ملال ہوگا خیر مضی ما مضی تضیتًا یا اقتضا اب خلاصہ کلام اصل مرام یہہ ہے کہ فقیر بوجہ مقتضاء آب و دانہ کہ ہر فرد بشر کو بیامر ناگزیر ہے اسکی تلاش میں سرگرداں ہے چند روز سے مقام یاسخ الور میں قیام پذیر ہے یہاں آن بھی سیر دور دورہ کی ہے کہ نوکری عہدہ مدرسی اول فارسی قصبہ بیلہ دریاپور کا ہے یاد ہوگا کہ ابتداء ملاقات میں وقت حرف و حکایات میں آپنے ارشاد فرمایا تھا بلکہ مکرر سکرر زبان پر آیا تھا کہ ہمارا شیوہ ہرکس و ناکس سے ملاقات کا نہیں مرد اجنبی اور شخص غیر سے طریقہ گفتگو اور بات کا نہیں — شعر

پھر یہہ کیا بات ترے دل میں سمائی ظالم	دفعتہ سب شیوہ و رسم بھلائی ظالم

اور یہہ پیشہ اختیار کیا بحالت اختیار قسم دل طریقہ ناہنجار کیا قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے بلکہ حدیث نبوی کا مضمون مفہوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا ہے حدیث پاک میں آیا ہے کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ اور موید اسکا کلام فقیر بھی ہے بکذا

غزل اشتاق

ظاہر جائیوں کا جسکی ہر اوقات میں ہے	کیا بھلا فائدہ پھر اوسکی ملاقات میں ہے

وضع مین فرق جو آیا تو یہ معلوم ہوا	کچھ نہ کچھ فرق بلاشبہ تری ذات مین ہے
پہلے اور اب کے چلن مین ہے تری فرق اتنا	جو تفاوت سحر و شام مین و برات مین ہے
جانے دو جانے دو بس اپنی طرف تم دیکھو	کیون برا کہتے ہو وہ فرق سادات مین ہے
جب سروکار نہین آپکو اوس سے مشتاق	پھر تمہین فائدہ کیا اوسکی شکایات مین ہے

یاد ہوگا کہ اس ناکارہ نے وقت ملاقات جو اقرار اطاعت آپ سے کیا تہا اوسپر ابتک ثابت قدم ہے اور آپ بہی اصل نسل والے ہین کہ جنکو برخلاف محبت کے ہم سے رم ہے پہ اپنی یاد دلانی ہے بات جب بہولی ہوئی جاتی ہے کہ آیندہ یہان سے لیکر تا بروز فردا یعنی پیش خدا شرمندگی نہو بیجائی سے لب دنیا مین زندگی نہو اگر اب بہی حرکات ناشایستہ سے تائب ہو کر دیر راہ آؤ تو مصرعہ پہر تو وہی گھر وہی ہم +
واضح ہو کہ جب آدمی کہیل جاتا ہے تو کیا کیا زبان پر نہین لاتا ہے اسکا برا ماننا بیجا ہے کوئی شخص یہہ کہتا ہے

بند

یہہ تو جل جل کے کہا ہمنے یہ ہے دل کا یہ حال	محو ہوتا ہی نہین آپکا ہر وقت خیال
ہر گہڑی پیش نظر ہے رخ انور کا جمال	یاد آتی ہین وہ زلفین کبہی عارض کبہی خال
آرزو ہے کہ تمہارا رخ زیبا دیکھین	آنکھین پہوٹین جو کسی غیر کا چہرہ دیکھین

اسوقت پانی برستا ہے مسدود آمد و رفت کا رستا ہے کیفیت موسم برسات یاد آئی طبیعت لہرائی الفت دیرینہ و محبت پارینہ کا خیال آیا یاد وہ مہ جمال آیا جبین آیا اسوقت جسطرح ہو کے دو بدو کلام کیجیے ہم بغل ہو کر آرام کیجیے لیکن پابندی جسکو نوکری کہتے ہین مانع آئی حیا نے غیرت سے رخصت دلائی مجبور وزیعہ مکاتیب مناسب سمجھکر مدعائے دل مقصد قلبی کو حوالۂ قلم کیا فوراً یہہ نامہ رقم کیا یہہ جانتا ہون کہ

وہ محبت جو کبھی ہاتھہ آنا غیر ممکن ہے کہ نہ وہ اپنا زمانہ ہے نہ وہ اپنا سن ہے
ہان اگر جواب ہی آجائے تو غنیمت ہے کہ وہ بھی اس تنہائی مین بمنزلہ صحبت ہے
القصہ مختصر اس طول کا یہ ہے کہ بخدا لئے لایزال جبتک اسکا جواب لکھکر روانہ نفرماوین
آپ آپ طعام نہ کھاوین اب جدائی بہت ستاتی ہے شب تنہائی مین جان
لبون پر آتی ہے تمہارے کوچہ کے ہزار چکر کئے زیر دیوار لاکھہ نالے کئے مگر
تمکو ذرا خیال نہ آیا بلکہ سامنے بیٹھنا بھی موقوف فرمایا کلیجہ کو پکڑ کر بوجہ انقضائے ایام رخصت
چلا آیا آنسو پیے خون جگر کھایا ایک شخص نے تمسے ملاقات کرادینیکا وعدہ کیا تھا
سو وہ بھی نہ ملا اور آپ تنہا جانا مناسب نہ جانا کہ شاید کسی بدا دنی سے مٹ بھیڑ
ہو جائے ایک نہ ایک کا ڈھیر ہو جائے اب اگر اسکا جواب آئیگا تو کسیقدر خرچ
بقدر وسعت و لیاقت روانہ کیا جائیگا آئندہ اختیار ہے زیادہ شوق ۔ ۔

جواب محبت نامہ رشک غزال رعنا غیرت لیلی و اظہار شوق ملاقات تلازمہ کتاب کے حرف و حکایات ۔ شعر

کہ جسکے نامہ کا کرتا ہون مین جواب رقم	خدا کرے جو وہ ہاتھہ آئے مستجاب قسم

گل گلستان (نام کتاب) رعنائی سرو بوستان (نام کتاب) زیبائی شیرین بخش چہار شربت سراسر بحر
الفصاحت (نام کتاب) عالم حسن و عشق روز افزون باد شرح خیابان (نام کتاب) گلستان اشتیاق از بس مطول ہے
کہ جسکا آخر ہے نہ اول ہے المختصر سوئے اصل معانی آتا ہون حکایت خاص زبان پہ لاتا ہون
مدت کے بعد لایا ہے قاصد تمہارا خط شعر کیا پیاری پیاری باتین ہین کیا پیارا پیارا خط
صحیفہ مودت آگین رشک ضمکدہ چین بطلب این ضعیف الدین غیرت دہ مضمون مثنوی
(نام کتاب مذہب شیعہ)

منتسین بجواب عریضہ ایا تقصیر مع دیگر شکایات آیا آفت بے اندازہ لایا زخم
نام کتاب
کہن کو تازہ کیا پریشان اجزاء نسخہ کتاب دل کا شیرازہ کیا — **مثلث**

بات کہئے تو ہے مشکل جو نہ کہئے مشکل	اپنی بیتابی پہ نادان ہوئے حضرت دل	
	اور اولٹا ہی کیا شکوہ بیجا ہم سے	

لیکن یہہ وہی مثل ہوئی بقول شخصے — **شعر**

خط کے آنے پہ اگر ہم سے ہوا دنا تو کیا	زلف جب تنا کہ صفائی میں صفائی ہوئی

جب ہمنے ہی ورق کتاب بیجا لی اولٹکر از رہ اخلاق محسنی بیشتقدمی کی تب اوسکا جواب
نام کتاب
بسان سحر حلال تمنے لکہا تو کیا ہوا یہہ نسبہا — **رباعی**
نام کتاب

یہہ بے ادبی و بیجا لی کب تک	یہہ شوخیان اور بیوفائی کب تک
مشتاق سے جا آئینہ ہوتی جو نظر	پہر اوس سے یہہ دیدہ کی صفائی کب تک

کلمات بیباکانہ لبان سنہرح لوندی تحریر فرمانا شیوہ مروت سے دور ہے یہہ کیا
نام کتاب
شعور ہے اور اگر شوخی کاتب ہے تو بہی بے موجب ہے کیونکہ مضمون آیہ وافی ھدایہ
اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ کا خیال چاہیئے بیش نظر ہر کام کا مال چاہیئے خیر
جرجائے ہیں گروہ عورتوں کے
گذشتہ را صلوات، اصل بات یہہ ہے کہ اسوقت تک کوئی بات تنبیہاً حوالہ قلم نہیں ہوئی
شکایات گذشتہ رقم نہیں ہوئی اب مجبور زبان پہ لاتا ہوں برسر مطلب آتا ہوں
حلوائی گلی مکان پہ بیدردو کہد جلد و جہد رو برو کہ ندہ دودمان سلالہ خاندان سربلند
نام محلہ آگرہ
دسلہ فرازیئے ممتاز نوالدہ ماجدہ آن یا کیا ذکر کیا کیا نہ بات ہوئی کبہی کبہی فرج
حکایات ہوئی اوس پہ کیا عمل ہوا اور اوسین ہر کسوجہ سے جلن ہوا تمنے اپنے قائم
نام کتاب
خاندان کی بات فرد گذاشت کی میںنے تمہاری کسقدر برداشت کی یہان اب ہی ترحم

بدنظر ہے تمہارے حق کی نہیں خیر ہے ہم تو اپنے حساب یہہ جلتے ہیں اس فقرہ کے بدل نا سزا ہیں

بیوفاؤں کے نام پر پاپوش ۔ شعر ۔ ایسے اخلاص خام پر پاپوش

اور تم خود کیا نہیں جانتے ہو کہ تمہارے پیچھے کس کس کی باتیں سنیں کیا کیا تکلیفیں نہیں جان پر کھیل گیا سب بلائیں جھیل گیا

شعر

نہ چھوٹے ہم تم سے تمہاری صحبت سے لیکن میں ۔ چنانچہ اس قدر جھیلیں پر اپنی نازاں ہوں

اور تمنے علاوہ وفاداری کے سوگ کے طور پاری کے از راہ عیاری یا براہ ستمگاری یہہ تحریر فرمایا ہے کہ تو نے شادی کی ہے یہہ تو محض دروغ ہے البتہ اپکی بدولت خانہ بربادی کی ہے یہہ تو فرمایئے آپنے کس سے سنا ہے کس نے کہا ہے یا بنایا ہوا فقرہ ہے ہمکو خود تمہاری کتاب جدائی کے مطالعہ سے چھٹکارا نہیں غیر سے یارانہ گانٹھا یا نہیں پھر کون سی طرح دل لانا کہاں ہے ایسا کلیجہ پاتا جو دوسرا پہرتا سما شادی رچاتا

شعر

آپ سے مطلب ہے ہمکو کیا غرض ہے اور سے ۔ بات اتنی ہی سمجہہ لو چاہیئے جس طور سے

اپنا تو اس دم تک یہی خیال ہے اور یہی مقال ہے

شعر

تمسے غرض ہے غیر ان کے بیہودہ پن کیا ۔ پروانہ کو ہے شمع سے کام انجمن سے کیا

اگر تمہارا سا دل پتھر ہوتا تو کاہیکو اتنا دردسر ہوتا جیسے تم مصروف بہار عیش و عشرت ہو غیر دل سے گرم محبت ہو

شعر

کب چاہے گی عقل مصلحت سنج ۔ تم تو کرو شادی ہم کریں رنج

ہم بھی مزے اڑاتے نہیں جلاتے لیکن طبیعت سے مجبور ہیں کوچہ بیوفائی سے دور ہیں جو تمہیں مائل نہ ہوتے تو کیوں بار بار رونا روتے اور اس امر کی شکایت کیا ہے

کہ عورت کی ذات بیوفا ہے بہا ر دانش اس سے مملو ہے سورۂ یوسف مین بھی یہی
گفتگو ہے سو آپ اسکے جب آدمی جلیا آتا ہے تو کیا کیا نہین سنانا ہے یاد ہوگا کہ آپکی
ہمشیرہ صاحبہ فرماتی تہین بار بار زبان پر لاتی تہین کہ مرد بیوفا ہوتے ہین مطلب
کیواسطے سر دیتے ہین جان کہوتے ہین جب کام نکل جاتا ہے پھر آنکھہ چار نہین کرتے
ہم تمہاری بات کا اعتبار نہین کرتے سو ہم تو ابتک اپنی بات پر ثابت قدم ہین بہت
مضبوط و مستحکم ہین وہی جنکو دعوی لن ترانی تہا خیال بہری آفتاب آسمانی تہا
بڑے قوم والے ذات کے چہوٹے نکلے کہرے سے کہوٹے نکلے

رباعی

کس سے کہین اپنی اور کس کی سنین		بہتر ہے جو مثل شمع خاموش رہین
سب سے بدتر ہین ہمین اے مشتاق		اچہا تمہین اب ہم برا کس کو کہین

اور ہم تو ہی قوم کے رذیل ہین سب سے خوار و ذلیل ہین تم بڑے آدمی ہو اگر کوئی
چہوٹی بات بہی سرزد ہو جائے تو مضائقہ کیا ہے سوار ہی گرتے ہین وہی ڈوبتے
ہین جو تیرتے ہین الحاصل

شعر

بے اثر ہو ہین غرض ہین ہی مجذوب		ورنہ کب جاتا پاس سے محبوب
الفت مین کچھ بہینے ہی تو چاہیے سودا	شعر	ہر چند وفا شیوۂ محبوب نہین ہے

شکایت بیجا سراسر ہے یہ معاملہ قضا و قدر ہے اس چرخ کہن کو ہم تو جوانون کی
محبت پر رشک آیا جو ہمکو تم سے چہڑایا

شعر

کیا خبر تہی انقلاب آسمان ہو جائیگا		دوست کا ملنا نصیب دشمنان ہو جائیگا

گرمجوشی تمہارے ساتہہ کی وہ صحبت کی برات کی جب یاد آتی ہے دن کو چین نہین پڑتا
راتون نیند نہین آتی ہے اور ہنسی قہقہہ کی عوض گریہ و زاری ہے تمہارے فراق مین

یہہ صورت ہماری ہے **شعر**

جب سے سودا ہوگیا اوس زلف کا مشتاق کو	آپ ہی بکتا ہے بیٹھا بیٹھا دیوانے کی طرح

دم جو نہین نکلتا نمعلوم کہان اٹک رہا ہے آن صدمون پر تمہارا خار الفت دل مین کانٹا سا کھٹک رہا ہے دیکھئے کب بہارستان وصل آئے جامع المتفرقین اوس گل رعنا کو مجہہ بلبل دلخستہ سے ملائے جب تک نہ یہ قفس اس جسم خاکی مین جان ہے تمہارا ہر دم دہیان ہے اور بعد مرنیکے بہی ارمان وصل دل مین لیجاؤنگا یقین ہے زیر زمین بہی چین نپاؤنگا زندگی پانی کا بلبلا ہے عمر روان سیل فنا ہے بقا بجز ذات خدا نہین انسان مشت خاک کو غرور زیبا نہین زیر چرخ بے بنیاد سے کسی کو رنج کسیکو شادی آپ اپنی خوبصورتی پہ ناز کرتے ہین ہم اپنی وفاداری پر مرتے ہین **مولف**

مانا کہ آپ ماہ جبینوں مین ایک ہین	ہم بہی حضور چاہنے والون مین ایک ہین

امتحان بقدر طاقت انسان ہو نہ کہ آدمی کے درپئے جان ہو **شعر**

تا بکے غرور سرا بجز تا بکجا ظلم	ہر ایک بات کی آخر کچہہ انتہا بہی ہے

اب اسطرف بہی نظر لطف ضرور چاہئے کیونکہ صاحب عقل ہو کچہہ شعور چاہئے **شعر**

انصاف ضرور چاہتا ہے	جو چاہے تمہین تم اوسکو چاہو

اگرچہ بشر ہو لیکن بہتر ہو صفت نیک خوب ہے یہہ اچہون کا اسلوب ہے الا تمہارا ڈہنگ سب سے نرالا ہے عجیب طور نکالا ہے **بیت**

انسان ہو پری ہو مہ لقا ہو	خورشید ہو ماہ ہو ستہا ہو
کیا تم سے کہون کہ یار کیا ہو	بندے سے بہی ہو نہین نہ تم خدا ہو
اللہ تو بڑی بلا ہو	قتلم فرمائی سے کیا فائدہ وقت

ملاقات بر ملا کہا جائیگا ہر ساعت تمہارا تصور ہے غم جدائی سے طبیعت کو تکدر ہے دل بیقرار گجر کی مانند نالان ہے چشم منتظر خیال یار مین اشکبار ان ہے

ان انکھیان کی گیان کو سکھ بہر جوناہین	دوہا	دیکھت ہے نہ دیکھتے ہین دیکھی اکلاہین

مولف

سینہ نشتر زار ہے ہم دل مین ہین خار فراق — جان کے لالے پڑے ہین ہون وہ بیمار فراق

اچھا ہوا مر جیئے سے مرجائے بیمار فراق — دق بہت کرتا ہے بار بار آزار فراق

وصل کی شب کہتا ہے مرغ سحر بیدار باش — ایجل عیش کو ڈہائینگے معمار فراق

کرکے زیر چرخ بے بنیاد عشق گلرخان — اپنے ہاتھون سے ہوا مین خود گرفتار فراق

کس زمانہ مین نہ بھی کیجئے تو رسم عاشقی — اے فلک پھر کیا ہین اک شے سزاوار فراق

حال اپنا کیا کہون **مشتاق** ناسخ کے بقول — ہوگیا مین دل کے پہنستے ہی گرفتار فراق

اگر اب بھی ملنے کا اقرار کرو مضبوط دار مدار کرو تو آنکھون سے حاضر ہون ہین کرکے باہر ہون ورنہ رنج پر رنج اوٹھانا خفت یا ناذلیل ہوتا ہے پھر اثر تو قصہ طویل ہوتا ہے سوچ سمجھکر جواب اسکا تحریر فرمایئے نشہ جوانی کا اوتار ہوچکا ہے ہوش مین آئے انجام کار خدا کو منھہ دکھانا ہے بجز دار البوار کون ٹھکانا ہے ہم اپنے کیے سے بری الذمہ ہوتے ہین مطیع طریق ائمہ ہوتے ہین آیندہ تمکو اختیار ہے بندہ ناچار ہے بہ نقیقہ انیقہ بخط بیجو بجنسہ جناب فیضماب مخدوم مکرم حق شناس میر غلام عباس کو دکھلایئے اور اونہین سے جواب لکھوایئے والسلام

ظریفانہ رمز و کنایہ سے ایک معما پوچھا ہے

مشفق من کل کے روز ایک شخص دہلی سے تشریف لائے اور کہنے لگے کہ مینے ایک پرچہ اخبار مین ایک چٹکلا لکھا ہوا دیکھا ہر چند غور کیا اوسکا مضمون سمجھہ مین

نہ آیا ماشاء اللہ آپ بھی ذہین اور طبیعت کے رسا ہین تامل تو فرمائیے کہ کیا بات ہے
وہ کہتا ہے کہ کون جانور ہے کہ جسکا ایک پاؤن قلم کردین تو خاصہ گھوڑا سواری کا
ہو جاوے اور دوسرا کاٹ ڈالین تو پھول خوشبودار بن جائے اور تیسرا الگ
کرین تو زہر ہلاہل ہو جائے جو کھائے مرجائے بندہ نے سنتے ہی یہہ پہیلی بتلا دی لیکن
امتحاناً آپکو بھی لکھتا ہون کہ شہر مین منشی کہلاتے ہو اور لوگ بھی منشی کہتے ہین
لہذا و بمنزلہ منشی سمجھکر اس خبر کو تحریر کرکے دریافت کرتا ہون کہ بہلا بتلاؤ تو
سہی وہ کیا شے ہے مناسب ہے کہ اسکا جواب سوچ سمجھکر تحریر فرمائیے ایسا نہو کہ لوگون
مین ہنسی ہووے والسلام

تحریر تہنیت آگین تولد نبیرہ میر باقر علی تحصیلدار باسود سلمہ اللہ رب العالمین

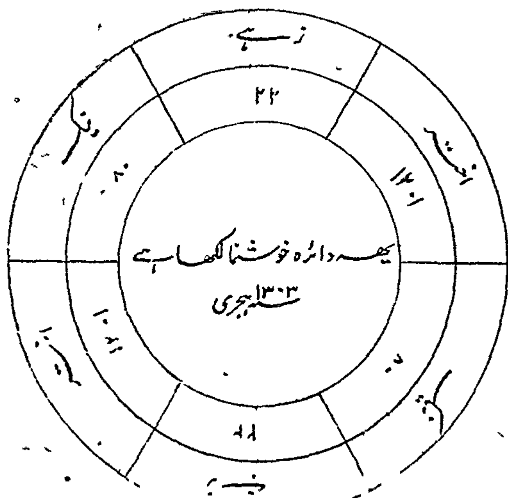
بسا باغ جہان مین چمن بادِ جواد مین گل سے	شعر	صدا آئی مبارکباد کی منقار بلبل سے

الحمد للہ رب العالمین کہ نہال آرزو گل مراد سے بار آور رہا اور چمنستان تمنا نخل کامرانی
سے مشجر باستماع نوید جشن ولادت سراپا سعادت پورزادہ حضور کے غنچہ خاطر
ہواخواہان بزم نشاط باغ باغ شگفتہ ہوا اور گوہر مقصود ناسفتہ سفتہ لیکن تردد یہہ
ہے کہ فقیر تہیدست اس بزم دلکش مین حاضر ہوکر کیا پیشکش حضور کرے اور کیا نثار
فرق پر موفور السرور البتہ فن شاعری کا مشتاق ہون اور بزم قدرشناس کا
مشتاق لہذا باشارہ سروش غیب قطعہ تاریخ ولادت کہ گل چمن سے بہتر ہے اور
گوہر کانی سے زیادہ تر درخشان و منور جہت ملاحظہ اقدس ذریعہ ضراعت نامہ ہذا
ارسال خدمت مین مستقیم تاکہ گر قبول افتد زہے عز و شرف ٭ والسلام

قطعہ تاریخ

نبیرہ ہوا سیر با فر علی کے	صد و بست سالہ کرے اوسکو داور
رواں جب زمین پہ وہ سرو رواں ہو	تصدق ہون اوسپر مہ و مہر انور
بزرگون کے سایہ مین دیکھے جوانی	مددگار طالع ہو گردون ہو یاور
رہے دور وہ چشم بد سے جہان مین	قرین طرب ہو طفیل پیمبر

لکہو سال مشتاق اب دائرہ مین



جواب تحریر رفیق

صداقت کیش مصلحت اندیش سعید ازلی سید آصف علی صاحب سلمہ اللہ الولی

مشتاق نامہ نگار اپنے حال پر شکر گذار ہے اور خوشنودی احباب کا خواستگار
المنۃ للہ کہ عنایت نامہ ۱۱- دسمبر کا لکہا ہوا پندرہویں ماہ مذکور کو بعد
دوپہر میرے پاس پہونچا قلیت مادہ تاریخ باعث ناہستنزازطا طبع ناقص ہوئی
اور جب ایلئے سامی سطور چند بطرز تقریظ پرچہ علیحدہ پر لکہواکر ذریعہ ضراعت نامہ
ہذا بہیجتا ہون خدا کرے مقبول ہو اور مدعائے دلی حصول ہو اگرچہ اس جا ...
عافیت موقعہ حرکت نہین ہے الا جب آپ سے رفیق کی رفاقت کفیل حال ہے تو کچھ
غریب الوطنی کی بہی شکایت نہین ہے بقول سودا

اس دو دل کو ہوا اک جا بہ بساط دوران	چوٹ کہاتی ہی نہین نرد جو ہو نرد کے ساتھ

بخدمت جناب منشی صاحب مخدوم الانام مرجع خاص و عام تسلیم دست بستہ عرض کیجے
اور انشاء اللہ بشرط حصول ملازمت و بحالت یکسوئی طبیعت کہ شعر

بگڑا ہوا ہے ان دنون چرخ کہن کا رنگ	فرصت زمانہ دے تو دکہاؤن سخن کا رنگ

کسی موقع خاص پر زور طبیعت دکہاؤن گا تقریظ ثانی مین طبع آزماؤن گا بقول استاد
مصرعہ اپنی تو وہ مثل ہے اک سر ہزار سودا + کا حال ہو رہا ہے اور چند قطعات تاریخ
پہنچنے سے ارسال خدمت کرون گا بالفعل مجہکو بہی اپنے دیوان کی فکر تکمیل درپیش ہے آپ بہی
اوسکی تاریخ اتمام کی فکر فرمائین تو بعید از عنایت نہین زیادہ والسلام الاکرام

رقعہ معہ غزل حسب فرمایش جناب پابو رنجیت سنگہ صاحب ہیڈ کلارک کمشنری آگرہ

بخدمت فیضدرجت مفخم و محتشم مکرمی معظمی مجمع خوبی بسیار جناب مولوی خواجہ یوسف علی صاحب
مہتمم آگرہ اخبار غفر اللہ الغفار احقر الانام بندہ رنجیت سنگہ مدعا نگار ہے کہ ماشاء اللہ

اب تو آپکا اخبار خوب مشہور ہر بلاد و امصار ہے تحریر آزادانہ کی چارون طرف دہوم ہے شمع مضامین پر پروانہ وار شائقین کا ہجوم ہے ہر ایک فقرہ گویا نسخۂ معجون فلاسفہ ہے سچ تو یون ہے کہ ہر طرح کی تحریر و تقریر مین سب اخبارون سے یہہ اخبار اچہا ہے مین خوشہ چین خرمن ارباب سخن ہون چہوٹی باتین کیون بناؤن صرف یہہ مصرع پڑہ کے چپ رہون مصرع خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست + عرصہ ہوا کہ اخبار مفید عام مین ایک غزل فارسی جسکا ایک شعر یہہ ہے

شعر

از کجا می آئی اے سست خوبی محو ناز		عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر

تصنیف جناب مولوی غلام امام صاحب شہید دیکہی تعدۂ ایک اور اخبار مین اوسی زمین کی ایک غزل جناب مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر کی اردو مین جسکا مطلع یہہ ہے مطلع

بڑہتے بڑہتے بڑہ گئی زلف پریشان تا کمر		اس بلا کا ہی تو یہہ پہونچا ہاتہہ جانان تا کمر

نظر پڑی فی الحقیقت زمین فارسی مین اردو غزل اس شد و مد کے ساتہہ لکہنا ایسے ہی شاعر بے نظیر و بے مثل کا کام تہا وہ وادئے دشوار راہ طے کیا ہے کہ جسکا آغاز تہا نہ انجام تہا منظور ہوا کہ اسمین اور غزل بہی لکہی جاوے رنگینی مضامین و روانی طبع دیکہی جاوے چنانچہ مشفقی محمد مستجاب خان صاحب مشتاق تخلص سے کہ وہ بہی آپکو شاگرد مرزا صاحب موصوف کا ظاہر کرتے ہین بر آئے نام خود بہی شاعرون مین دم بہرتے ہین غزل لکہنے کی فرمایش ہوئی جو کہ خانصاحب ہمارے محکمہ کنٹونمنٹ چہاونی آگرہ مین بر سر روزگار ہین اسوجہہ سے محض عدیم الفرصت بباعث کار سرکار ہین مگر بحمد اللہ کہ اس عجلت مین ادہر اون سے کہا گیا اودہر اونہون نے جو کچہہ ہوسکا کہہ کے پیش کیا چند شعر خوب تحریر فرمائے بعض بعض تازہ مضامین

نئی صورت سے دکھلائے چاہا کہ ناظرین غزلیات سابقہ اس غزل کو بھی ملاحظہ فرمائیں
اس کلام سے بھی لطف اوٹھائیں محروم نہ رہ جائیں مگر مجبور تھا کہ کیونکر اون لوگون
تک پہنچاؤن کس عنوان اس گل سخن کی خوشبو سونگھاؤن معاً ذہن مین خیال آیا
کہ آپ ہمارے مولانا بلا شک مدد دینگے ہماری آرزوئے دلی کو بلا تامل پورا
کرینگے لہذا ذریعہ ضراعت نامہ ہذا روانہ خدمت کرکے ملتمس ہون کہ اشعار مندرجہ
پرچہ ہذا کو مع ان چند سطور کے اپنے اخبار مین جگہہ دیجئے بندہ کو ممنون منت کیجئے
زیادہ والسلام والاکرام

غزل

دیکھکر اسے آئینہ رو تجھکو عریان تا کمر
غرق آب آئینہ مین ہے تیرے حیران تا کمر

بال آئینہ مین ہے یا موجزن ہے بحر حسن
صاف سینے سے ہے یا سیلی نمایان تا کمر

مصحف روئے صنم کی عاشقون کو چاہیے
اک طرف زنار ہو اک سمت قرآن تا کمر

یہہ کبھی ڈوبا وسے دیدۂ گریان غم سے ہان
اور باقی ہے ابھی دیوار زندان تا کمر

واہ کیسے لپکے شاخ گلبن کی طرح
تیری پھولون کی جو پہنی تنے ابچان تا کمر

ہے سکندر آتو یہہ جو لب تک آتا ہے میر اشیرین ہان
اے خضر دیکھو یہان ہے آب حیوان تا کمر

جوش فصل گل مین دیوانے ابھی رکھتے ہین کمین
قد آدم ہو کہ دیوار گلستان تا کمر

ڈالتے ہین یون عاشق و معشوق دہوم اپنی
درمیان اونکے تمہاری ہو نہ ایچان تا کمر

سر سے لیکر ناف تک ہر عضو تن ہے داغ داغ
بنگیا ہون صورت سرو چراغان تا کمر

اے بت نازک کمر خود ہے ترا دیوانہ کفر
ہوگا زنار آکے ہر تار گریبان تا کمر

پسلی سے گھاٹ تک تیغ دودم سے غرق خون
قاتلون کے ہے مگر یہہ جوش طوفان تا کمر

ہم سیہ بختون کی آہ نیم شب کا ہے اثر
رہتے ہین اکثر جو وہ گیسو پریشان تا کمر

گنگا جمنی دام ہے زیب میانِ گلرخان / یا دو آئے ہین اوتر آئی ہین پریان تا کمر
جسطرح جی چاہے پردہ کیجئے اے دستاب / وصل مین کھل جاینگے سب رازِ پنہان تا کمر
بعد مردن بھی رہا اِن گیسوؤن والون کا عشق / سنبل تر ہے سرِ گورِ غریبان تا کمر
تبرِ منعم پر تو دیکھی چادرِ گلہا دُ شمع / ڈھیر کانٹون کا سرِ گورِ غریبان تا کمر
یہ وہ پشتارہ ہے جس سے خم ہے پشت آسمان / منفعل سمجھو جو ادھے بارِ عصیان تا کمر
ایک مصرع مین لکھا آدھا سراپا دقت فکر / کھینچی اس صورت سے تصویرِ حسینان تا کمر
قاتلِ عالم اب اوس سفاک کو کہتی ہے خلق / ہر گلی کوچہ مین ہے خونِ شہیدان تا کمر
دیکھکر ہونٹون پسی ہاتھ پر رنگِ حنا / نیلوفر ہے تا گلو غرقابِ مرجان تا کمر
کیا عجب ہے وہ صنم آجائے دم دلمے گین اب / صورتِ زنار ہے تارِ گریبان تا کمر
آپکی پتلی کمر سے ڈر بھی لگتا ہے مجھے / باغ مین ہین شاخ گلہا گلستان تا کمر
ہونگے مضمون خیالی شاعرانہ بند شین / ہے ترے مشتاق کی نظرون سے پنہان تا کمر

حصہ سوم رقعات درجہ اولیٰ

شاگرد کو سبق دینا زبان کا کام قلم سے لینا

نونہال حدیقۂ کامرانی دنہال چمنستان زندگانی بلند بودہ باشند گلدستہ دعا و ثنائے گل چینان باغ شادمانی باد در ینولا شغل سیر گلشن تاریخ حکماء سلف مین مصروف ہون اسوجہ سے تحریر جواب میقہ رشک گلزار سے معذور رہا اور فی الحقیقت اس گلگشت مطالعہ کتاب نے ایسا بیخود کر دیا ہے کہ کوئی شے نظیر مین نہین

ساتی ہے چنانچہ کل کے روز احوال حکیم فیثاغورث کا جو شاگردان اصحاب سلیمان
علیہ السلام سے ہے اور موجد علم موسیقی و فن شناوری دیکھا کمال عبرت ہوئی
لہذا چند قول اوسکے ہی واسطے ملاحظہ کے لکھتا ہون یقین ہے کہ اوس سے حظ
وافر اوٹھاؤگے اول یہہ ہے کہ آدمی خوش اور غمگین دوستی احباب سے ہو
اکثر اوقات کسب ہنر مین صرف کرے خواہش گناہ پہ نفس کو آمادہ ہونے دے
طالبان فضائل و عبادت کی مدد کرے فتنہ رفع ہونے والا بہلائی لٹنے والی سے
بہتر ہے اور خوشنودی خدا صرف گفتار سے نہین ہے کردار بہی چاہیئے جو دوست
لائق دوستی نہین اوسکو دشمن نہ بناوے جس سے ملاقات منظور ہو اول اوسکے افعال
ملاحظہ کرے چکنی باتین اور چرب زبانی پر فریفتہ ہو اکثر اس جہان کے آدمی لائق
دوستی کے نہین اور شرافت نفس یہہ ہے کہ جو برائی بہلائی پہنچے اوسکو برابر
سمجہے اور بدترین خلائق وہ ہے کہ مال واسطے غیرون کے جمع کرے دوست خالص
وہ ہے کہ ہیچ بات سے رنجیدہ ہو اور نیک وہ ہے کہ گناہ کم کرے فقط اب غور کیجئے کہ
کہ روز کی بہی کی ملاقات اچہی ہے یا سیر کتاب اگر تمکو بہی خدا نے عقل دی ہے کہ ایسی
دولت عظمی کو ہاتہ سے نہ دو آیندہ مختار ہو زیادہ والسلام

یہہ تقریر نہایت پیچیدہ ہے اسرار قدرت قدیرہ کا اظہار ہے

نور نگاہ سلمہ اللہ ذات واجب الوجود کے اسمائے صفاتیہ پر غور کرنیکا یہہ طریقہ ہے
کہ اوسکو ہر حال مین حاضر و ناظر سمیع و بصیر جانے اور ہر مقام و ہر زمانے مین
علیم و قدیر دیکہو عرش بریں سے فرش زمین تک مع آلید ثلاثہ و نظام علویہ اوسکے

قبضۂ قدرت مین ہے بہار خزان سے متصل ہے اور خزان بہار مین ہے تاب
آفتاب کا جسطرح اوقات معینہ پر معمول ہے اوسمین فرق ذرا نہین آتا اور جو قاعدہ
گردش زمین کا گرد خورشید جہانتاب ہے اوسمین تفاوت ایک بال کا نہین آتا سورج کو
اپنی جائے مقررہ پر قرار ہے اور دورہ ماہ گرد زمین ایک وضع پر لیل و نہار
فصل کا بدلنا اپنے اپنے وقت پر خوش اسلوب ہے کہ سبکو مرغوب ہے سرما مین باد سموم کا
ذکر نہین اور گرمی مین سامان شدت سردی کی کچھ فکر نہین برسات مین بارش
باران سے ہزار نمونہ قدرت قدیر نمایان ہوتے ہین سبزہ زار و گلہائے رنگارنگ
بہار در بہار کو طایران خوش الحان دیکھکر ترانہ سنجی و نغمہ سرائی سے جان کہوتے ہین
وہ پہاڑ جو ایام سرما مین غرقاب برف تہے گرما مین بسان آبشار آب ریز ہین اور وہ
درخت جو موسم گرما مین رشک خارزار تہے نسیم بہار کی بدولت برشکال مین عنبر بیز
پس وہ خالق کائنات سب سے افضل و در جملہ صفات مین کامل ہے اور عظمت و جلال مین
بے ہمتا و لا مقابل وہی ذات پاک ازلی ابدی عین النور منبع الانوار نامتناہی
ہے اور سزاوار بادشاہی غیر متغیر الحال کی مانند جملہ عوارض سے مبرا ہے اور لم یزل
ولا یزال حیٌّ قیومٌ عالمًا قدیرًا مدبرًا سمیعًا بصیرًا جو کوئی اخلاص و ارادت
راستی و حسن عقیدت سے ایسے عین العلم خدا کا پرستار صادق ہو جاتا ہے اوسکی
تمس العلم سے منور ہو جاتی ہے ادہر سے واصل اودہر سے کہو جاتا ہے موٹی موٹی
باتون مین ہزارون باریکیان و دقایق نظر آتی ہین کجروی کی طرف سے رکاوٹ
صراط المستقیم کے رستے کھل جاتے ہین اسپر جو کوئی سوائے اوسکے انسانون کی
شفاعت یا رشتہ دارون کے توسل و حمایت مقامات متبرکہ کی زیارت کو وسیلہ

نجات و رستگاری سمجھے گا وہ انتفاع و فوائد کو زیان کاری سے بدلیگا اگرچہ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کا سہارا ہے مگر بغیر اعمال نیک و کردار
کسو کا نہین شفاعت کرسکیگا مگر ساتھ اوسکے حکم کے
درست وہان کسکا گذارا ہے عادل کامل کسی کے کہنے سننے سے اصول ہمیشہ کو کب نظر
انداز کرتا ہے لیتہ کچھ کام کرتا ہے تو عجز و نیاز کرتا ہے اور اوسکی مرضی پر شفاعت کا بھی بہروسا ہے رندو مقام کے
دم مارنیکا ہے چاہیئے کہ اس وثیقہ کو پیش نظر رکھنا ہر کام پر مقدم مرضی ذوالجلال
والاکرام رکھنا زیادہ دعا

حال پیدایش انسانی کا خیال تفسیر ہمراہ آیات قرآن و دیگر اقوال

قرۃ العین طال اللہ عمرہ بشرف اصدار آیہ کریمہ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ انسان حصول
جامہ انسانی سے اشرف المخلوقات نہین ہے جیسا ناواقفون نے سمجھ لیا ہے وہ بات
نہین ہے بلکہ مدعا یہ ہے کہ خلاق کون و مکان نے جو خاص اپنی حکمت بالغہ سے اس
مشت خاک کو جوہر عقل عطا فرمایا ہے وہ نسبت ملکی و بہیمی اسمین گنجایا چاہیئے خیر و
شر مین تمیز کرے نہ کہ حسد و بغض مین رایگان عمر عزیز کرے پہلے اپنی پیدایش پر
کہ کس ناچیز شئے سے ہے غور کرنا چاہیئے پھر اوس وحدہ لاشریک کے اکرام و احسان کا
شکر اور جلال و دبدبہ کے خوف سے ڈرنا چاہیئے کہ باعث نزول غضب نافرمانی رب
ذوالجلال ہے اور موجب جمعیت و حصول نعمت خوشنودی ایزد متعال پس لازم ہے
کہ اہل نظر کی جستجو کرے اونکی خدمت سے ترقی آبرو کرے کہ گوہر عقل کی قیمت مرصع
کاری علوم سے سوا ہوتی ہے جیسے بوئے گل کی منزلت دکان عطارین خریدارون کا
دہوم ہے بعدہ اس چراغ کی روشنی کے ذریعہ سے خوب و زشت کی شناخت کرے

زرقلب کو اس خیالات نے جلے گداخت کیے فکر و تامل سے کام لے ہردم اوسکا نام
لے تاکہ مقام اسفل السافلین سے گذر کر منزل اعلیٰ علیین کا مکین ہو جیخ مقتم
اپنے شہ نشین ہو پس مناسب ہے کہ اوس بارگاہ معلی مین سرخرو جائے دنیا مین
نام نیک سے عقبی مین عزت پائے - زیادہ وعا

عجب سے بندر ہو کسیکو کچھہ مت کہو

	شعر	
عجب نادان ہین جنکو ہے عجب تاج سلطانی	شعر	فلک بال ہما کو پل مین سونپے ہی مگس رانی

دریافت ہوا کہ آپ اس قلیل آمدنی پر اسقدر نازان ہین کہ جسکا کچھہ حساب نہین
اور چند خدمتگار پر اسدرجہ مغرور کہ جواب نہین غور کرو کہ غرور برا ہے اللہ غرور
کرنیکو منع کرتا ہے اسیر برا ایک سے تمکنت رعونت حسد بغض کینہ لڑائی جھگڑا
جیتے جی مرنا ہے کیا تمنے نہین سنا ہے کوئی شاعر یہہ کہتا ہے **شعر**

اسطرح جی کہ بعد مرنے کے		یاد کوئی تو گاہ گاہ کرے

کتب تواریخ و سیر کی سیر کرو قدماؤن کے طریقہ پر قدم رکھو فتح و شکست
عزت و ذلت باختیار خدا ہے اسمین کسی کا اجارہ کیا ہے دیکھو ایک پشہ نے نمرود کو
شکست فاش دی گاوہ آہنگر فریدون نے بے مال و لشکر ضحاک کے ساتھہ
کیسی کی وہ فراوانی فوج و زیادتی خزانہ و ترقی ملک کہان گئی نہ وہ خود رہا نہ اوسکی
دولت رہی دارا کو اوسکے غرور نے کیسا ڈہایا سکندر کے ہاتہہ سے جان کہوئی ملک
و مال گنوایا شداد کہان ہے اور وہ اوسکا باغ ارم نزہت آباد کہان قارون کدہر
گیا اور وہ اوسکا خزانہ کیا ہوا فرعون اور اوسکی تمکنت و تکبر کا زمانہ کیسا ہوا

گردش فلکی پر نظر انداز ہو بیننده قدرت بے نیاز ہو کہ دم مین گدا کو سلطان اور سلطان کو فقیر بناتا ہے کارخانہ اوسکا سمجہہ مین کچہہ نہین آتا ہے یوسف سے حسین مہر سیما زہرہ جبین سکندر سے اولو العزم پادشاہ فلک مرتبت ثریا جاہ رستم سے تہمتن صف شکن فردوسی وخاقانی سے شعرائی نامدار اقلیم سخن کے شہریار فلاطون وارسطو سے حکیم دانندۂ احوال صحیح المزاج وسقیم یاقوت رقم خان سا خوشنویس باریک بین خجل کنندۂ ارژنگ چین حاتم سا اہل سخا جویائے خوشنودی خدا علمائے دین واہل یقین حفاظ قرآن ومنشیان دیوان کہان ہین روے زمین پر اب اونکے نشان کہان ہین

شعر

مطرب وزہرہ ومینا وسے ساقی نہین	کوئی بہی اوس بزم سے باقی نہین

اسیطرح ایکدن ہم بہی آغوش دایۂ زمین مین آرام کرنیوالے ہین اور اس مقام دنیائے دنی سے گذرنے والے پہر اس ظاہر حسن وصورت مال ودولت پر فریفتہ ہوکر اپنی جاہ وحشمت پر گہمنڈ کرنا حماقت کی راہ چلنا ہے اور طریقہ دانشمندی کو بیدانشی سے بدلنا مناسب ہے کہ اس روش کو چہوڑو کجروی سے منھ موڑو ورنہ

شعر

بجز افسوس کبہی ہاتھ نہ کچہہ آویگا	بات رہجائے گی اور وقت نکلجاویگا

اتباع شرع شریف رسول الثقلین صلعم اختیار کرنا چاہیئے اور عبادت معبود دارین پر دل دہرنا چاہیئے

خجستہ اطوار سلمہ تحریر محمد نظیر سے دریافت ہوا کہ وضع وضیع پر میلان طبیعت سوا ہے معلوم نہین کہ مدنظر کیا ہے چاہیئے کہ موت کو یاد رکہو اور آسایش جہان گذرانکو

چھوڑو سفر عاقبت کا توشہ درست کرو ادائے فریضہ یعنی عبادت مالی و بدنی بر
دل کو چالاک و چست کرو احکام شرع شریعت کی بجا آوری کو مقدم سمجھو اور
تلاوت کلام مجید و تفہیم معانی و مطالعہ کتب و استماع وعظ و کثرت تسبیح و استغفار
و درود سے آئینۂ دل کو جلا دو مخلوق خدا کو امر معروف و نہی منکر سے آگاہ کرو اپنی
تہذیب اخلاق کی درستی کیواسطے احیاء العلوم و کیمیائے سعادت و منہاج العابدین
پڑھتے رہو اتباع سنت نبوی ضرور ہے کہ اسکی برابر کوئی دولت ہے اور اسکے
چھوڑنے کی برابر کوئی قصور ہے خاص اس زمانہ مین کہ اہل روزگار نے بدعت کو سنت
اور سنت کو بدعت سمجھ لیا ہے بنور دیکھئے تو بالکل دانشمندی سے بعید ہے ایسی ہی
حالت مین قول رسول مقبول صلعم مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ
جس کسی نے اختیار کیا سنت میری کو وقت فساد امت میری کے
فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ہے چاہیئے کہ اس وعدہ کو سچا جانکر احیاء سنت کے
پس اوسکو بدلا ہے سو شہید کا ہے
داعی ہو اور خاص از دواج بیوگان مین ساعی رسوم بد مروجہ شادی و غمی کو دور
کرو کلام علمائے طامع کو لوح دل پر نہ مسطور کرو اور اہلبیت و اصحاب رسول اللہ صلعم
و اولیائے کاملین مقبول بارگاہ سے محبت رکھو اور عدوے دین و شیطان لعین
سے نفرت ایسا نکرو کہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہوجاؤ نافرمانی کے ہاتھون
ہماری جانب سے عاق ہوجاؤ

شعر

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر	کہ ہرچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى
اور سلام اون پر جو تابعدار رہے کرنے مین ہدایت کے

خلاصہ نکات لڑکون کے سنبھلنے کی بات نظم

چونکہ یا کودکے سرو کار م فتاد	ہم زبان کودکان باید گشاد
کہ برو کتاب تا مرغت خرم	یا مویز و جوز و فستق آورم
جز شباب تن نمیدانی مگیر	این جوانی را بگیرے خر شعیر

تمنے چہٹیں میں تشریح الحمد میں طوطے کی کہانی پڑہی ہوگی جسکا نتیجہ تحریر یہی علم ہی دال ہے جو دولت بیزوال ہے اور اوسپر عمل کرنا سنوارنا اوسنوارتا ہے اور وہ بغیر مصاحبت اہل دشوار ہے اور اہل وہ ہے جو شرع پر مستقیم اور کتاب وسنت پر استوار ہے اوسی پر متقی کا اطلاق صادق آتا ہے اور وہی پرہیزگار کہلاتا ہے اور زاہدوں و متقیوں میں وہ داخل ہوگا جو ان دس خصلتوں کا عامل ہوگا تصدیق وحدانیت حق بدلیل نفس مطلق حق و باطل میں انصاف خدمت بزرگان واشراف باخردان شفقت و با دردمندان سخاوت و دشمنوں پر دروازہ نصیحت و علم کا کہولنا و دشمنوں سے ساتھ مدارات و حلم کے بولنا عالموں سے تواضع بلکہ محبتی کرنا چاہیئے اور جاہلوں کے مقابلہ میں اختیار خاموشی کرنا چاہیئے مدام اسپر خیال رکہنا بنظر مآل رکہنا زیادہ دعا۔

بیان سعید مضمون مفہوم کی تردید

برادر عزیز واقمیز سلمہ اللہ خط تمہارا پہونچا احوال معلوم ہوا تمنے جو لکہا ہے کہ بہار دانش کے پڑہنے سے علاوہ عبارت آرائی کے اسقدر دریافت ہوا کہ اقوال وافعال عورات لایق اعتماد نہیں کیونکہ انہیں بہ نسبت مرد کے عقل و دین نصف سے زیادہ نہیں ہم کہتے ہیں کہ جس مرد سے جان پہچان نہیں ہے اوسکے قول وفعل کا بہی

اعتبار قابل اطمینان بنتی ہے اکثر عورتین مردون سے بڑھکر معتمد و دیانت دار ہین عصمت
گزین و عفت شعار ہین اور بیشتر مرد عورتون سے سوا خائن و بد اطوار جسقدر ذکور
مرتکب جرایم ہوئے وہ لتناہ اناث سے بالکل کم ہوئے خدائی کا دعوی بہین مردون نے
کیا ہے اور اپنے اصلی نشان رجولیت کو مٹاکے وضع اناث کو اچھا سمجھا علاوہ اسکے
جعلسازی چوری رشوت ستانی داکہ زنی حرام خوری کدہین مردہی بہت اسیر ہین اور
عورتین تو اونکے مقابلہ مین کم از عشر عشیر اگر انکی حرام کاری کا خیال کیا جاتا ہے
تو یہ سمجھ مین آتا ہے کہ جو مرد ارتکاب نکرے تو عورت کبھی اسطرف قدم نہ دہرے خلاصہ
کلام یہ ہے کہ ہر دو فریق پر بغیر امتحان احتیاط رکہے اور اونکے چال چلن کا لحاظ
رکہے کیلئے نہین سنا ہے۔

شعر

نہ ہر زن زن ہست و نہ ہر مرد مرد		خدا پنج انگشت یکسان نکرد

اور مجرد گمان اور قول بلا دلیل پر کسیکو مجرم بنانا خود مجرم بننا ہے مطابق مضمون
دافی ہدایہ یعنی پرہیز کرو تم گمان سے تحقیق کہ بعضے گمان گناہ ہین اور تمہارہ لکہنے کے
موجب دو انار ناشپاتی اور ایک بوتل شربت انار روانہ کیا ہے پہنچیگا زیادہ دعا

تقریر زیبا نصایح ہوش افزا

آرام جان طال اللہ عمرہٗ کتاب کی سیر باعث ازدیاد فلاح و خیر ہے اسواسطے تمکو
بار بار اسکی اشتیاق دلائی جاتی ہے کل کے روز ایک بیاض مین دیکھا کہ وجہ قیام
بنیاد سلطنت عدالت ہے اور باعث افزایش ملک و مال شجاعت و سخاوت
عالمون اور فاضلون کی صحبت اور جاہلون سے نفرت موجب استحکام عقائد

آدرتشان دانشمندی اور شدایدسختی مین مستقل رہنا علامت خرسندی امورات دنیوی غافل نرہنا تدبیر سے اور وقت افلاس شکایت نکرنا تقدیر سے یتیمون پر احسان باعث بقائے نسل و خاندان ہے اور رفع اخلاص کی تدبیر کار برآری محتاجان امورات ملکی مین صلاح لینا مدبران و اہل تدبیر سے چاہیے اور فیروزی و فتح مندی کی استمداد ہمت فقیر سے اپنی تندرستی و صحت کا علاج علاج دردمندان ہے اور امید رحمت رحیم سبب عفو حلیم مہربان آپ اگر کچھہ عقل و فہم ہے تو سمجھو کہ ہماری تمہاری سلطنت انتظام خانہ داری اور آبادی ملک و مالی خوش باشی و نیک کرداری ہے اسی طور سے جو ہر ایک بات کی رعایت ملحوظ رہے تو آدمی ہر حالت مین آفتون سے محفوظ رہے محبت قلبی جوش زن ہوئی لہذا حوالہ قلم کیا زیادہ دعا

کلام تعجب آمیز و نصیحت دلاویز

سعادت آثار کیا سچ ہے وہ زمانہ آگیا کہ جسکی خبر خواجہ بعثت و بشر حضرت خیر البشر صلعم نے دی ہے اور تشریح اوسکی علمائے دین و حکمائے متقدمین نے کی ہے کہ ایک وقت مین نیتین اہل دنیا کی بدل جائینگی اور ہوائین جور و ظلم کی زمانہ مین ایک لخت چل جائین گی عدل و انصاف کا نام نرہیگا اور ناظمون و محافظون کو سوائے غارتگری و رشوت ستانی کوئی کام نرہیگا حاکم وقت مظلومون کے انصاف سے آنکھہ چورائین گے اور امراہم صلاح ہوکر ستمگارون کی اعانت فرمائینگے حرف حق دامن صفحۂ روزگار سے دہل جائیگا اور باطل برسات کے چاند کیطرح صاف کہل جائیگا عورتین دلبر ہوجائین گی اور لڑکیان وزیر و مشیر کہلائین گی عقل

و دانشمند بیقدری کے سبب دیدہ و دانستہ ملازمت سے پرہیز کرینگے اور مستحق گوشہ نشینی پر بھی بخوف نرہکر وطن سے سوئے غربت گریز کرینگے بے شعور ناتجربہ کار برسر روزگار ہونگے اور بیٹے باپ کے درپئے آزار شفقت پدری عالم سے مفقود ہوجائیگی اور مردمان تیرہ دل و فاسق سے محبت زنان صالحہ کافور عورت مرد کی شاکی ہوگی ایسی بیباکی ہوگی پانی برسنا کم ہوگا اور بدمنتی سے گران فروشی غلہ کا حکم حاکم شدت ظلم سے ملک ویران ہونگے اور کثرت فسق و فجور سے اشخاص مبتلائے آفات و امراض ناگہان مردون کو وضع عورات کی رغبت ہوگی اور عورت کو عورت سے ملاست کی عادت ہوگی ہے ہے کہ دریئولا اوضاع فسق و فجور پر طبیعت زیادہ آگئی ہے کار نفس سرکش اسقدر بڑھ گیا ہے کہ خورشید قلب پر ظلم و کفور کی گھٹا چھاگئی ہے ایک برس ہوا کہ گھر کی طرف سے کان مین غفلت کا تیل ڈال لیا ہے بتاؤ تو سہی کس خیال مین ہو تمنے یہہ کیا کیا ہے ان باتون سے انجام بخیر ہونا غیر ممکن نظر آتا ہے تمہارے آل پر آنکھون سے آنسوؤن کا دریا بہا چلاجاتا ہے ہم تو آفتاب لب بام ہین کام کے ہین یا واﷲ اعلم ناکام ہین تمکو اپنی خانہ داری و حقوق واجبی و زادہ مادہ کا لحاظ و پاس ضرور ہے منعم حقیقی کا ہر حال مین شکر و سپاس ضرور ہے کہ مصرع دگرگون حال ہوجاتا ہے اکدم مین زمانہ کا

آزادون کا طور انجام پر غور

ستودہ اخلاق سلیم خداپرستی و راست بازی کو فضول اور خواہش نفس امارہ کو معقول و مقبول قیود و اخلاق حسنہ سے اغماض اور تعلقات دنیوی مثل اہل و عیال اور تلاش معاش

اجزائے بناے جنس سے بے ہوشی کو دوست بنانا ہم سے سرگوشی کا نام نہ لینا آشنائی نہیں ہے مناسب ہے کہ باہمہ و بے ہمہ ہو کر رہے تاکہ کوئی شخص برا نہ کہے قوائے جسمانی کو کار روزمرہ سے معطل کرے اور لطافت روحانیہ کو ذکر خالق الارواح مین صرف کرے کہ جسم گرداب بحر دنیا مین مستغنا ہو مگر بد عادات اصلی تلاطم امواج تخیلات فاسد سے جدا ہوا اور جو شخص ان دونون قوتون کو دنیا کی ظاہری مادے چیزون مین صرف کرتا ہے وہ سب سے برا ہے کیونکہ یہہ خود بنفسہ ایک جزو ضعیف ہے جب وہ محض اپنے نفس کو مرکز کل عالم بنائیگا تو بہت زیادہ حقیر ہو جائے گا اسیطرح اگر کوئی شخص بغیر وسعت و استحکام قوت مدرکہ روح کو عالم باطن اور غیر معلوم مین بہیجے گا تو پہنچ جانے مین اور وہان کی سیر دیکہنے مین شبہہ نہیں ہے الا ادراک ماہیت معلوم بیکار محض مجذوب صفت ہو جائیگا پس ایک طرف ترقی غیر مناسب بلکہ مضر ہے چاہیئے کہ عقل معاش اور عقل معاد اعتدال کے ساتھ ہون

زیبا نصیحت تدابیر مسافت

فرزند دلپسند بتلاش روزگار پردیس کو تو جاتے ہو لیکن تمکو سمجہائے دیتا ہون کہ بد خصلتون کو منہ نہ لگانا اور نہ عدم حصول مقصد پر گہبرانا خفا ہونا انسان خوش مزاج ہے اور سوال نکرنا کمال احتیاج پر غنیمت سمجہنا صحبت اہل معاد کو اور ڈہونڈہنا انسان قابل و صاحب استعداد کو جاہلون سے کلام نکرنا اور مستحقون کو بقدر توفیق دیکر شہرت و نام نکرنا مقدم جاننا اکرام اہل فضیلت کو اور پیش نظر رکہنا قانون عدالت کو خیال نکرنا اقوال شخص غیر عقائد کا اور خبر گیران رہنا احوال متوکلان کے مکانوں کا

غافل نہونا اُدن یکتے سے روزگار سے جو خلق سے بیگانے ہین اور مغتنم سمجھنا صحبت صالحین کو جو دنیا کے گرم و سرد دیکھے بھالے جانے پہچانے ہین جو اِن باتون کو عمل مین لاؤ گے انشاء اللہ کبھی دہوکا نہ پاؤ گے زیادہ دعا۔ . . . . .

نواسنجی تہنیت دستیابی روزگار حسب دلخواہ و بیش قرار پر

قرۃ باصرہ دحشمت غرہ ناصیۂ اقبال و دولت طال اللہ عمرہ باستماع دستیابی روزگار بیش قرار قوت نامیۂ باد بہار فرحت بہجت سے تمنستان قلوب احباب مین نشو و نمائے نہال انبساط گل سبد ہے اور ترانہ سنج بلبل زبان ہر جز و کل المنۃ للہ کہ شگوفہ نہال آرزوئی ہمارے عین شباب نیت مین پہولا اور عندلیب دل ندکور خزان بیکاری کو بہولا لازم ہے کہ آبریزی افضال نخلبند گلشن کائنات کی شکرگذاری مین تر زبان رہنا بجز کلمۂ الحمد للہ کسیوقت منہ سے کچھ نہ کہنا اور صرصر حوادث روزگار سے گل عیش کو بچائے رکہنا اور خوش اسلوبی سے ثمر زندگانی کا مزا چکہنا مالک باغ و باغبان کے ہی حصہ مین لطف بہار باغ نہین ہے اور مستحقین بہی امیدوار ہین اور وہ خویش و تبار مین علی قدر مراتب سب کا خیال رہے ایسا نہو کہ خار گریبان مین جا کر اولجہین اور گل پایمال رہے دشمن ہنسے دوست رنج سہے غیر طعنے دے نیک بد کہے اور محسن کے احسان کو فراموش نکرنا عروس راست بازی سے اعراض کر کے قحبہ دروغگوئی کو ہم آغوش نکرنا رشوت سے پرہیز اکل حلال پر قناعت کرنا اس مہم کو بخندہ پیشانی سر کرنا کیونکہ

مثنوی

لقمۂ کان نور افزود و کمال	آن بود آوردہ از کسب حلال

روغنے کاید چراغ ما کشد — آب خوانش چون چراغے را کشد

علم و حکمت زاید از لقمہ حلال — عشق و رقت زاید از لقمہ حلال

چون ز لقمہ تو حسد بینی و دام — جہل و غفلت زاید آنرا دان حرام

ہیچ گندم کاری و جو بر دہد — دیدۂ اسپے کہ کرہ خر دہد

لقمہ تخمست و برش اندیشہا — لقمہ بحر و گوہرش اندیشہا

زاید از لقمہ حلال اندر دہان — میل خدمت عزم رفتن آنجہان

زاید از لقمہ حلال اسے مہ حضور — در دل پاک بود در دیدہ نور

موحدون کے عقاید کا مذکور موفور السرور

برخوردار نور چشم سلمہ واضح ہو کہ صلاح ہر کثرت کی وحدت سے وابستہ ہے کہ اوسکے انتظام کا یہی رستہ ہے جیسا کہ دار الملک انسانی جسکا نام عالم اصغر ہے تدبیر نفس کے ساتھ شیر و شکر ہے ثبات و قرار مجموعۂ عالم کبرا کا وجود حاکم [illegible] تدبیر سے مربوط ہے اور سلسلۂ نظام دنیا رائے اہل خرد سے مضبوط آب اگر تدابیر نفس و افعال و اعمال قواے طبعی و حیوانی کے کہ فرمان بردار اوسکے ہین عدالت و اعتدال پر رہین تو احوال بدن و اطوار تن بہی سلامتی و استقلال پر رہین ورنہ بیت السلطنت صحت و عافیت سے نکلکر میدان فساد و زوال مین مقیم ہوگا۔ صحیح المزاج سقیم ہوگا اسیطرح جو مالک ملک یا صاحب حکم لباس اخلاق حمیدہ سے آراستہ اور زیور صفات ستودہ سے پیراستہ ہو اور راے صواب کو پیش نظر رکہکر از روے عدالت متوجہ سرانجام کار اہل روزگار ہو تو بیشک جہان اوسکا مطیع اور تمام عالم فرمان بردار ہو ورنہ

عنقریب اوسکے احوال مین خلل ہوگا اور ستون امن و امان متزلزل و زایل بلکہ دستِ ہلاکت سے مستاصل

شعر

کمال پاکے نہ دیکھے کوئی زوال اپنا	ہے دعائے ولی اب یہہ ذوالجلال اپنا

اور عمدہ اطوار خوب و اوضاع مرغوب کہ باعث تحصیل و تعمیر و بقائے جا و دان ہین یہہ پانچ ارکان ہین اوّل ہوشیاری یعنی برے بہلے کہرے کہوٹے کی دریدہ خبر و ہوشیاری دوم اغماض بردباری زیردستان دعفو گناہ مجرمان سوم مظلومون کی داد دینا اور ظالم کی رعایت نکرنا چہارم حاجت روائی سایل مراد برآری اہل دل پنجم انصاف پر مستقیم و پایدار رہے تعصب سے بیزار رہے کسی ملت و مذہب والے پر چشم حقارت و عداوت سے نظر نڈالے سوائے نرمی و دلجوئی کے کوئی بات مُنہہ سے نہ نکالے یہہ چند کلمہ جو خلاصہ احوال فوائد آمود حکمائے سلف ہین جہت انتظام نظم و نسق ارتسام تختۂ دل مین نہ سزاوار تلف محبت قلبی کے جوش سے حوالہ قلم کئے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن مولف

ختم سخن ہے عمر تمہاری دراز ہو	دنیا مین سر بلند رہو سر فراز ہو

ارسال اشیائے مطلوبہ کی اطلاع

بلند اقبال ستودہ خصال سلمہ ربّ ذوالجلال زیب تن و زینت بدن سے درستی معاد بہتر ہے اور جامہ منقش و زیور مرصع و سامان آرایش سے لباس زہد و تقوی دجوہر علم و ہنر و سامان نیکنامی و فرخ انجامی خوشتر اسباب جہان جہان کے ساتھ ہے اور کردار نیک جان کے ساتھ جس شخص نے توشۂ اخروی مہیا کیا دانشمند ہے

اور جو آدمی آرایش دنیا مین مبتلا رہا ہے زیادہ مستمند اس تحریر سے یہہ نسمجھا
کہ اشیائے مطلوبہ کی روانگی مین درنگ ہے اونکا پارسل بھی اسی خط کے سنگ ہے بلکہ
علاوہ دس گز گرینٹ سبز و چار گز اطلس زرد و دو صدری ریشمی و ایک ٹوپی پچگوشیہ لکھنوی
سوزنی و تین بٹن طلائی معہ زنجیر و ایک انگشتری معہ نگین مہر و پانچ کرنے کا مدالی و
ایک چادر کشمیری جامہ وار کی و ایک کتاب ترجمہ احیاء العلوم و نسخہ بحر العلوم شرح
مثنوی مولانا روم و اخلاق جلالی و اخلاق ناصری بھی واسطے مطالعہ کے بھیجی جاتی ہین
چاہیے کہ جسطرح ظاہر بناؤ بناؤ ان کتابون کو بھی دیکھکر تہذیب اخلاق کیطرف طبیعت لگاؤ
زیادہ دعا -

تلاش مرشد کامل مقدم ہے کہ وہی اصل ہادم ہے

نور نگاہ سلمہ اللہ تمنے جو صلح کل سے یہہ مطلب نکالا ہے کہ سب کو برابر سمجھنا چاہیئے
کسی سے نہ اولجھنا چاہیئے فی الحقیقت صحیح ہے لیکن عام لوگونکے نزدیک قبیح کیونکہ وہ
طریق اہل نظر کا ہے نہ ہر رہ گذر کا منتہیان علوم معرفت و سالکان منزل حقیقت
اگر اسکو اختیار کرین تو مضائقہ نہین کہ بینا مین اور مبتدیان مکتب و نو آموزان کتاب
کے نزدیک جنگو گل و خار خزان و بہار زشت و خوب محب و محبوب کی تمیز نہین کہیل اور
تماشا تا وقتیکہ امتیاز سفید و سیاہ اور شناخت گرم و سرد شب تاب و ماہ مین نہو جائے
دم نہ مارنا چاہیئے درستی عقائد کو سنوارنا چاہیئے اور یہہ بات بے مرشد کامل و رہادی
مراحل مشکل ہے اور یہی پہلی منزل جیسا کہ مولوی معنوی فرماتے ہین مثنوی

ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد	او ز غولان گمرہ و در چاہ شد

اور رہنمائے کامل کی جستجو مین ڈھیل نکرے ہر کس و ناکس سے قال و قیل نکرے کہ مطلع

بظاہر سب آدمی ہین مگر ہے فرق باطن مین ۔ ہر اک سینہ مین حکمت ہے ہر اک خم مین فلاطون ہے

اور کسب بلا دستیابی بادہ الٰہیت سے قدم آگے نہ بڑہائے فنا فی الشیخ ہوجائے سو دیر تو لا
بنظر فقیر قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین خبردار رموز خفی و جلی سید قربان علی
سلمہ الولی قادری سا دوسرا کوئی نہین ہے جنکی نگاہ کاشف اسرار آسمان و زمین ہے اگر
سعید ہو تو اونکی خدمت سراپا برکت سے مستفید ہو زیادہ دعا

تقریر دلپذیر انتظام خانہ داری کی تدبیر

فرخندہ ذات ستودہ صفات سلمہ اللہ انتظام امور خانہ داری کار سرسری نہین ہے
اور نہ سزاوار بیخبری یہ مانا کہ بوجہ عدم حصول رخصت گہر آنے سے معذور ہو لیکن ارادہ
دلی کرو تو کیا دور ہے خرچ پہنچے ہوئے بھی چار پانچ مہینے ہوگئے ہین واللہ اعلم پردیس
مین رہنے سے تمہارے کیا قرضے ہوگئے ہین سلامت روی حد اعتدال مین ہے اور
وضعداری قدامت کی چال مین مناسب ہے کہ تنخواہ کے دو ثلث گہر والون کو دو ایک تہائی خرچ کرو
اور جو جب اتفاق کسی مہینے مین بوجہ مہمانداری یا دیگر اخراجات ضروری نوبت بصرف
کثیر ہو تو اوسکے آیندہ مہینون مین یہ تدبیر ہو کہ آمدنی مہینہ سے ایک جزو خفیف جہت
ادائے رقم مذکور مجرا دیا جائے ہمیشہ یہ بندوبست کیا جائے وزنہ کل کو شادی
ختنہ برخوردار در پیش ہے اوسکے واسطے اگر بطریق سنت ہی رسمیات ادا کیجا دین
تو کم سے کم سو روپئے چاہئین اور روزگار کا کیا اعتبار ہے جانتے ہو کہ سراسر
ناپایدار ہے علاوہ اسکے زیست دو روزہ پر مغرور ہونا عقل سے دور ہوتا ہے دنیا
و مال دنیا وہ چیز ہے کہ اکثر جسکی فکر تلاش مین اور بیشتر تحصیل معاش مین مر گئے

لاکہون بعد حصول اوز ہزارون حریص بو الفضول تک و دو کرتے کرتے اسی رہگذر مین گذر گئے انجام پہ نگاہ نکی اپنے جینے کی خوشی مین دوسرون کے مرنے پر نہی آہ نکی چاہیئے کہ شباب مین شیب کا خیال رہے ایسا نہو کہ جو آج ثنا خوان ہے کل بُرا کہے

لمؤلفہ

بزرگونکی نصیحت کو نہ یان پہ جینے آنا ہے	تہ افلاک وہ تیر حوادث کا نشانا ہے
شباب و شیب مرگ و زیست عالم کا فسانا ہے	اجل سر پر کہڑی ہے خواب غفلت مین زمانا ہے
چہپر کہٹ کی عوض لازم جنازہ کا بنانا ہے	والسلام علی من اتبع الھدیٰ

تفسیر لطایف ستہ

اخلاص آثار عفت دثار لطائف ستہ جو باعث ترقی درجات علیا مین وہ حسب ذیل قرار داد اصفیا ہین اوّل نفس جسکا مقام ناف ہے مثال آئینۂ شفاف ہے دوّم قلب جو مقیم دل ہے جانب چپ سینہ سے متصل ہے سوّم روح کہ کہ تاجدار اقلیم تن ہے سوئے راست قرین سینہ اوسکا مسکن ہے چہارم سِرّ جو ساکن قم معدہ اللہ ہے پنجم خفی جسکی جائے قرار پیشانی ہے جو معراج ثانی ہے ششم اخفی جسکی فرودگاہ دماغ ہے جو رشک صد باغ ہے اور جبتک یہ لطیفے روشن نہین ہوتے ہین مقامات معارف حاصل کہین ہوتے ہین اور اونکی روشنی جبتک شمع دل سے مقتبس انوار نہو کبہی اس بحر تخلیات سے کشتی پار نہو اور وہ بے مصقلۂ اذکار زنگ وسواس ناقصہ سے صاف نہین ہوتے ہین اور تمام اہل عالم اسی کی تلاش مین جان کہوتے ہین اور بعد زنگ صیقل صحبت صلحا و خدمت اولیا اللہ سے پاک ہو جاتا ہے پہر تو

رفتہ رفتہ بیباک ہوجاتا ہے اوان باتون پر جو روضۂ شاہجہان مین لب دریا مین تمکو بتلائی تہین دہیان رکہتے تو اتنک مقام بالائے آسمان رکہتے بے مشقت ان مدارج کا طے ہونا دشوار ہے گفتگو زبانی وتحریر طولانی اس کار مین سراسر بیکار ہے شعر

بس مصفا کن درون خویش را	تا بدانی سر ہر درویش را

اور جو ہو ہی جائے توشل دولت بے مشقت قدر ومنزلت آبرو ووقعت نہین ہوتی ہے آیندہ کو ترقی ہمت کی نہین ہوتی ہے چاہیے کہ اس عمل محررہ پرچہ جداگانہ کا شغل کرتے رہو انشاءاللہ عنقریب مطلب براری ہوجائیگی تمنائے دل لباس عروس مین روبرو آئیگی بشرطیکہ اعتقاد درست ہو اور ادائے فریضہ ربانی مین بہی سست ہو زیادہ دعا

کمیابی انسان کارونا شعر

انچہ بر جستیم وکم دیدیم کہ بسیارست ونیست	نیست جز آدم درین عالم کہ بسیارست ونیست

یاد ہوگا کہ دل محمد اللہ بخشئے تمکو چہٹپن مین ایکمرتبہ تاجگنج کا میلہ دکھانیکو اپنی گود مین چڑہاکر لیگیا تہا پہر تمکو راستہ مین اوسنے گود سے اوتار دیا چند قدم چلکر تمنے پہر گود مین چڑہنے کی ضد کی اوسنے کچہ ٹالا اسپر ہزار طرح سے تمنے اوسکو برا بہلا کہا لگد دم مارا اور پہر خوشی خوشی تمکو کہلاتا ہوا لے آیا حالانکہ وہ نہ خانہ زاد تہا نہ غلام ایک خاندان آوارہ شریف زادہ غریب الوطن خستہ تن اپنے بہلنے پر خوش باش آرہا تہا اور کل امورات خانہ داری کا بار سہتا تہا شدین اسقدر تہا کہ علاوہ نقد وجنس کے کبہی کوئی بات تک صندوق سینہ سے باہر نہ نکلنے دی اور مستند ایسا کہ ایکروز ہم شاعرہ مولوی محمد نیاز علی صاحب پریشان مرحوم مین موجود تہے جبوقت میرے قریب کے ہم نشین

دیدار حسن صاحب نے غزل غیر طرح شروع کی مینے جیب مین دیکھا تو غزل ندارد
واللہ اعلم کہان گر گئی کچھہ عرصہ تو اوسکی تلاش مین اوسی جگہہ گذرا مجبور ا اوس سے
کہا کہ ہی گہر مین جو مسودہ رکھا ہے وہی لے آؤ لیکن لستے جلد آنا کہ اپنے ہی نمبر پہ
اپنی غزل پڑہون اور اونکے مکان مولی کٹڑہ سے ہمارے گھر کا فاصلہ کم سے کم
نصف میل کا ہے پس بیہ عجلت کی کہ وہ آدہی غزل ہی طرح کی نہین پڑہ چکے تہے کہ غزل
لے آیا غرض اس ذکر سے اسوقت یہہ ہے کہ اومی دنیا مین کم یاب ہے اسکی تلاش مین
کمی نکرنا اور لبشرط دستیابی حتی الامکان ہاتہہ سے رایگان ندینا زیادہ دعا +

فضایل اربع کا بیان بقول حکمائے یونان

سرو گلستان ارجمندی ثمر نہال بلندی نزاد خستہ تہے جو فضایل اربعہ کی شرح
دریافت کی ہے وہ کما حقہ تو کتب مطولہ مثل احیاء العلوم وکیمیائے سعادت سے
معلوم ہو سکتی ہے الا بالاجمال یہہ ہے کہ حکمت[1] وشجاعت[2] وعفت[3] وعدالت کو فضایل اربعہ
وملکات فاضلہ چارگانہ وخصایل خوب کہتے ہین **اولاً حکمت** اور وہ دو نوع پر ہے
ایک نظری اور وہ ہر شے کی حقیقت بقدر طاقت بشری معلوم کرتا ہے تاکہ حضرت
واجب الوجود تک کہ مطلوب حقیقی ہے پہنچ جائے گوہر مقصد ہاتہہ آئے **دوسری**
عملی اور وہ افعال نیک مثل تہذیب اخلاق وتدبیر منازل وسیاست بدن پر قیام
کرتا ہے جس سے نفس کو اخلاق ستودہ کی عادت ہو جائے اور اسکی چار قسمین ہین
اول[1] ذکا یعنی سمجہہ ایسی ہو جائے کہ ادنی توجہہ سے ہر مقدمہ کا نتیجہ نکل آئے
دوم[2] صفائی ذہن جسکے ذریعہ سے بلا تکلف مطلب کو پا جائے **سوم**[3] حسن تعقل

جو سہو و خطا کا نگہبان ہے **چہارم** تحفظ جس سے اشکال خیالی و شالی کو یاد رکہتے کہ وقت حاجت کے اونکو جلد پہچان لے **ثانیاً** شجاعت اور وہ برانگیختہ ہونا قوت غضبی کا ہے جو نفس ناطقہ کو مہلکون اور خوفون مین سست کر دے اور اوسکی چہہ قسمین ہین پہلی کبر نفس یعنی بڑے کامون مین قیام بالاستقلال کرنا اور اوسکے رنج و راحت پر نہ خیال کرنا **دوسری** علو ہمت ڈہونڈہنا ذکر جمیل و کمالات انسانی کا اور بے اعتبار سمجہنا آفات و بلیات اس جہان فانی کا **تیسری** حلم یعنی ثبات و استقامت حالت غضب مین اور سبکساری و اضطراب نکرنا امور نا ملایم و تعب مین **چوتھی** تواضع آپ سے کم مال و رتبہ والیکو ذلیل نہ خیال کرنا البتہ لحاظ اعتدال کرنا **پانچوین** حمیت یعنی حفظ احکام شریعت اور اپنے احباب کے پاس حرمت **چھٹی** رقت یعنی مصیبت زدہ پر بہیر اضطرار و اضطراب کے نرم دلی و شفقت کرنا **ثالثاً** عفت اور وہ یہہ ہے کہ شہوت نفس ناطقہ کے پابند ہونا کہ تصرف اوسکا حسب اقتضائے عقل بلند ہو اور اوسکی سات قسمین ہین **پہلی** حیا افعال قبیح سے گریز کرنا اور رنج پشیمانی سے پرہیز کرنا **دوسری** حسن ابتدا حاصل کرنا فضایل غریبہ کا اور دور کرنا آفات قریبہ کا **تیسری** صبر قوائے نفسانی کو بقدر طاقت لذات قبیحہ سے روکنا **چوتھی** قناعت خوراک و پوشاک مین جسطرح ممکن ہو اقتصار کرنا **پانچوین** وقار تحصیل مطلوبات مین اطمینان رکہنا اور شتاب کاری سے بچنا **چھٹی** خیریت کسب جمیل سے حاصل کرنا مال و مکنت کا اور اوسکے صرف کرنے مین لحاظ رکہنا شریعت حکمت کا **ساتوین** سخاوت مسکینون اور غریبون کی رعایت کرنا اور اعتدال سے آگے نہ بڑہنا **رابعاً** عدالت یہہ سب قوتین باہم متفق ہون اور قوت تمیز انکی مطیع ہو جائے پہر دیکہو کہ انتظام صاف

کس قدر وسیع ہو جائے اور اسکی پانچ قسمین ہین اوّل صداقت دوستی یعنی جو بھلائی
برائی آپکو پسند و ناپسند ہو دوسرے کے حق مین بھی ویسے ہی سمجھو دوم وفا یعنی ان
کے ساتھ جوانمردی کرنا اور اونکے ہر ایک کام مین پا مردی کرنا سوم تسلیم احکام
الٰہی و فرمان رسالت پناہی کو قبول کرنا اور اگرچہ خلاف طبع ہو لیکن اوضاع شرعی کا
معمول کرنا چہارم عبادت تعظیم بجا نا رب السموات کا اور ادا کرنا جملہ فرایض و واجبات
پنجم توکل درستی کار خدا کو سونپنا اور اپنی سعی اور غیر کی مدد کو برطرف کرنا اگرچہ ابہین
بعض اصول حکمت کا ذکر باقی رہگیا ہے لیکن وہ اس بحث سے جدا ہے آیندہ بشرط
یاد کسی پرچہ مین لکھ بھیجونگا ماشاء اللہ آپ کی طبیعت باوجود عدیم الفرصتی کے تحقیق
علوم کیطرف متوجہ زیادہ ہے بہت اچھا ہے لیکن کمال کا بھی خیال رکھنا نظر علی المآل
رکھنا زیادہ دعا۔

عجیب گفتگو معترض کا جواب ظرافت سے مملو

بلند اقبال ستودہ خصال سلمہ ایزد متعال مینے کسی کی زبانی سنا ہے کہ حکیم مومن خان
صاحب دہلوی کو کلام شیخ سعدی علیہ الرحمہ پسند نہ تہا اونکی تحریر سے جی خرسند نہ تھا
کبھی دیکھتے تو بچشم حقارت اور سُنتے تو بگوش بے رغبت ایکروز کسی طالب علم نے پوچھا
کہ آپ برخلاف متقدمین و متاخرین کلام شیخ سعدی کو کیون سبک خیال فرماتے ہین
اقوال استاد مستند الاساتذہ پر حرف طعن کس سبب سے لب پر لاتے ہین فرمایا کہ ہان کیا ہے
جابجا گفت گفت لکھدیا ہے حسن اتفاق سے اوسیوقت مولوی مہدی علی صاحب
بھی وہان آگئے تہے فوراً اوٹھہ کھڑے ہوئے حکیم صاحب نے پوچھا کہ آج خلاف عادت

باعث عجلت کیلئے جواب دیا کچھ نہیں انجام کار بعد اصرار بسیار بولے کہ تمکو شاید کلام الہی پر بھی کچھ اعتراض ہوگا فرقان حمید کی عبارت سے ہی دل ناراض ہوگا کیونکہ اوس میں ہی قال قال بہت آیا ہے رب مجید نے اپنی کتاب میں اکثر مقامات پر اسی لفظ کا زیادہ استعمال فرمایا ہے یہ سنکر حکیم صاحب خاموش ہوگئے موج بحر تحیر سے ہم آغوش ہوگئے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ جو جسنے کہا ہے اور کہہ رہا ہے اور کہے گا بے مدعا رہا ہے نہ رہیگا مناسب ہے کہ جب تک خوب مفہوم نہو جائے اصل مطلب اچھی طرح نہ معلوم ہو جائے کسی کے کلام کو مہمل و بے معنی نہ کہے اور جو نہ سمجھے تو چپ رہے زیادہ دعا۔

پیش امام کی تشریح باقوال صحیح

لخت جگر نور بصر مکاتبہ تمہارا آیا احوال معلوم ہوا تم جو بار بار پوچھتے ہو کہ امامت کا کس شخص کو زیبا ہے اور مقتدی کو کس کی اقتدار روا ہے واضح ہو کہ وہ شخص امامت سزاوار ہوگا جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا اور قرآن مجید غلط نہ پڑھتا ہو مسائل خوب جانتا ہو صحیح الاعضا ہو بندہ یا ندزادہ نہو پیشتار کان اسلام و باایمان ہو اور شریف خاندان ہو اور شرافت از روئے اصول دین اسلام دو قسم کی ہے ایک بوجہ اعمال یعنی جسکا اعتقاد درست ہے اور اخلاق حسنہ پر خوب چالاک و چست ہے اللہ و رسول کی اطاعت پر آمادہ ہے وہ شخص اشراف سب سے زیادہ ہے بفحوائے آیۃ محکم اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور جو بد اعتقاد ہے اور بدعتی بانی فساد اخلاق ارذال کا عاشق اور نہایت درجہ کا فاسق وہ سب سے سوا

رذیل ہے خالق و مخلوق دونوں کی نظروں مین ذلیل ہے دوسری سبب
قرابت انبیاء اولیا جو اشخاص ونکے رشتہ دار ہین وہ دوسرے قومون سے
سردار ہین جیسی سید اور بنی ہاشم اور بنی اسمعیل ور قومون سے افضل ہین
اگرچہ شرف قوم بہی با ایمان و اعمال نیک مشروط ہے مگر جو سید فاسق بہی
ہوگا تو سید ہی رہیگا ایسا انکا رشتہ مضبوط ہے علاوہ اسکے اسکا پتہ غیر ملت والون
سے بہی ملتا ہے غور سے دیکہو تو یہی ایک نتیجہ نکلتا ہے چنانچہ فرقہ اہل ہنود کے
بہی چار برن ہین اوّل برہمن دوسرے کہتری تیسرے ویش چوتھے
شودر اب دیکہو شودر سے ویش بہتر ہے اور ویش سے کہتری بڑہکر اور کہتری
سے برہمن افضل تر کیونکہ برہمن کی پیدایش برہما کے منہ سے ہے اور کہتری کی
بازوؤن سے اور ویش کی زانو سے اور شودر کی پاؤن سے پس اگر کچہ فہم و ذکا
ہے تو سمجہ لو کہ کون سا آدمی زیادہ اچہا ہے اوسی کی اقتدا کرو اس معاملہ مین
اپنے دل سے اجازت لو اور اچہی طرح یقین کرو کہ یہہ نانپچ دقتی دربارداری
رب حقیقی کی ہے اگر کسی عمدہ کے ہمراہ داخل دربار ہوئے تو مورد عنایات پروردگار ہوئے
اور جو ایسے ویسے کا ساتہہ ہوگیا تو مفت مین وقت عزیز ضایع ہیہات ہوگیا آج کل کے
کٹہ ملاؤن کے دم مین نہ آنا مسایل شرعی کو خوب دریافت کرنا کرانا اس خط کو پیش نظر
رکہو اور جسکے مقلد ہو اوسکی کتابین دیکہو زیادہ دعا

تقریر دلپسند ہزلیات سے استخراج پند

عزیزی سلمہ بعد دعا کے معلوم ہو کہ زمانہ قدیم کے مورخ تحریر فرماتے ہین کہ فارس کے

سٹیفون کا یہہ طریقہ کا تہا کہ اپنے بچون کو تین باتون کی تعلیم مین بہت سعی کرتے
تہے شہسواری تیر اندازی راست بازی پہلی اور دوسری بات تو بیشک سہل
آجاتی ہوگی لیکن راست بازی کی تعلیم کا طریقہ سمجہہ مین نہین آتا کہ وہ کون سی سیرہی ہے
کہ جب دروغ دیوزاد آکر اونکے دلون پر شیشۂ جادو مارتا تہا تو یہہ اس جوش سے
اوسکی اوٹ مین بچ جاتے تہے جہوٹون کی تو عملداری دور دور تک پہیل گئی ہے دیکہو جب
کسی شے پر دل آتا ہے اور سچ اوسکے برخلاف ہوتا ہے تو اوسوقت سچ سے زیادہ کوئی
برا معلوم نہین ہوتا ہے حکیمون نے جہوٹ سے بچنے کی بہت سی تدبیرین نکالین جیسے
دوائے تلخ مین شہد ملا کر بچون کو کہلاتے ہین اسیطرح انواع و اقسام کے رنگون مین
اسکی نصیحتین کی ہین تاکہ لوگ اسکو ہنسی خوشی سے چہوڑین پس تم اس کتاب کو اوسیطرح
بغور دیکہنا کہ مآل اسکا کیا ہے نہ یہہ کہ اوسکے قصے کہانیون پر مائل ہو جاؤ زیادہ دعا ۔

تحقیق حسب و نسب بوقت مناکحت ضرور ہے کہ یہہ طریقہ اہل شعور ہے

ابام جان زید عمرہ بدریافت حال تجویز نسبت نور چشمی اعجاز حسین سلمہ ربالثقلین
بمستورہ سلالۂ خاندان خلاصۂ دودمان محمد سیف اللہ خان بہادر جلادت نشان ذو الفقار جنگ
رسالدار رجمنٹ انگریزی کمال خوشی حاصل ہوئی خرمی قرین دل ہوئی مگر تحقیق حسب و
نسب امر ضروری ہے دبدبہ دولت و شوکت ملازمت پر بہول جانا ایسا نہو کہ حنظل
خربزہ ہو کا وے سنا گیا ہے کہ خانصاحب موصوف کی مومن پور کے جہوجون سے
بہی کچہہ قرابت ہے پہر دیکہیہ بال کے جیتی مکہی کون کہاتا ہے جسوقت اسکا جواب آئیگا
بعد ملاحظہ کوائف مفصل کوئی امر قرار پائیگا زیادہ دعا

عذر عدم رسی خود تقریب جشن مین

برادر بجان برابر سلمہ اللہ اکبر شادی ختمہ قرآن مجید برخوردار کامگار عطاء اللہ خان
مبارک ہو میرے نہ پہونچنے کا توقف عدم حصول رخصت تہا ورنہ ضرور آتا دو تہان ململ
اور دس گز چہینٹ و ایک دستار اور پندرہ روپیہ نذرانہ جناب حافظ عبداللہ اور ا
جوڑا مغرق و دو جوڑا سادہ معہ دستار و سرپیچ و گوشوارہ و انگشتری طلائی
و دو شال فی جہت عزیزی سلمہ اللہ ہمدست رحیم بخش بہیجتا ہون پہونچنے پر رسید سے
اطلاع دو زیادہ والسلام

خط معاملات مناکحت مین اور دریافت حال رسوم نسبت مین

برادر فرخندہ اختر محمد انور سلمہ اللہ اکبر خط تمہارا باطلاع تقرر نسبت سراپا سعادت
برخوردار لخت جگر غلام سرور بجانب سمو المکان سلالہ خاندان خانصاحب سیف اللہ
خانصاحب و بدریافت حال رسوم نسبت آیا باعث افزونی و خرمی ہوا مبارک
ہو شرعاً تو رضامندی طرفین اور نامزد ہو جانے ہر دو نور عین کا نسبت ہے
اور عرفاً استحکام اقرار و اظہار تال کار کیواسطے یہ قاعدہ مقرر ہے کہ دو انگشتری
بے نگین اور ایک جوڑا مکلف رنگین اور بقدر استطاعت شیرینی و میوہ و زر بقدر
دولہن کے گہر بہیجنے کا شرفا مین شیوہ ہے اور ادہر سے ایک انگشتری طلائی
و انگشتانہ نقرئی اور چند رومال اور پانچ یا سات یا گیارہ طباق مٹھائی کے آتے
ہین آتے جاتے وقت عطر پان تقسیم ہوتا ہے اب اسمین جو بات تمہاری اور
اونکی قرار پا جائے وہ کرنا چاہیئے اور تاریخ شادی کی بہی اون سے قریب کی

ٹہرالو کہ ابہی یہہ دن اچہے ہین اور ہاتہہ پاوں چلتے ہوئے خدا جانے آج کیا ہے
کل کیا ہو زیادہ دعا

سامان شادی کا بیان

نوٹ بازدی مین سلمہ اللہ خط پہنچا ہوا جو تاریخ شادی ہی پاس کی پاس ۱۷
شعبان ٹہیر گئی مجہکو تو بوجہہ کثرت کار سرکار اتنی رخصت نہین مل سکتی ہے
کہ انصرام کار شادی برخوردار خود آکر کرون جو رعایت حکام ہولی تو دن کے
آنا ہوگا اور یہہ کام ایسے ہین کہ جو وقت پر ذرا سی ہی کسی چیز کی شکایت ہولی تو کل
انتظام مین بٹہہ لگ جاویگا اگرچہ منظور یہہ ہے کہ خلاف شرع شریف کوئی رسم
ناچ راگ رنگ آتشبازی آرایش تخت رواں نقارخانہ ساچق حنابندی تیل
منجہے وغیرہ کی ہونے پائے جس سے خدا کے گہنگار اور اہل شرع کے روبرو
ندامت اٹہہ آئے تاہم بعد نکاح دعوت ولیمہ جو سنت رسول مقبول صلعم ضرور
ہے اوسمین یگانے بیگانے دوست آشنا احبا واقربا سب جمع ہونگے کہانا عمدہ
قسم کا ہونا چاہیئے مگر اوسط درجہ کا اور جو تورہ بندی کا اہتمام ہو جائے تو کیا کہنا
ہے کہ نہ اسمین کچہہ نقصان ہوگا اور نہ کسی کی شکایت باقی رہیگی اور اوسکی تجویز
میری سمجہہ مین یون آتی ہے کہ دو طرح کے تو نمکین چاول یخنی پلاؤ و قورمہ پلاؤ
اور دو طرح کے میٹہے متنجن و زردہ اور چار قسم کا گوشت قورمہ و قلیہ کوفتے و
شامی کباب اور چار ہی قسم کی روٹیاں شیرمال باقرخانی تنکی آبی سوائے
اسکے فیرنی بورانی آچار مربا چٹنی اور ہندوستان کے پوری کچوری حلوا سوہن لڈو
پیڑے جلیبی امرتی کلاقند بالوشاہی تنگنی پاپڑ دہی بڑے رائتہ ترکاری اچار دال مونگ

اور یہہ کام بات کے ایکدو روز پیشتر ہونے ضرور ہین اور مہمانداری کے واسطے روز مرہ کی کھلائی کا جیسا موقع مناسب وقت ہو وہ کیجیے بالفعل اس صرف کیواسطے پندرہ سو روپیہ شام لال گھنشام داس ساہوکاران سیلن گنج کی کوٹھی سے لے لینا باقی جو اور ضرورت ہو تو مجھکو اطلاع دو کہ یہان سے روانہ کیے جاوین زیادہ دعا

اظہار تدبیر نیک واسعد و بتیر رجوع جانب شرع محمد صلعم

فرخندہ صفات کل کے خط کا مطالب کل انتظام تم کسی ہوشیار و معتبر باورچی کی معرفت کرنا اور ہندون کی ضیافت کا سامان تو بازار سے ہی ممکن ہے بالفعل دولہن کے جوڑے کیواسطے ایک تھان کریب سرخ رنگ بیلدار اور دو تھان زربفت اور ریشمی گرنٹ سبز مع لچکہ گوٹے پٹھہ لہر گوکھرو بنت کرن دھنک چین انچل پلو اور ایک دوپٹہ بنارسی اور ایک جفت کفش زرین مغرق اور علاوہ اسکے گیارہ تھان ململ نینو تنسیو وجامدانی وکامدانی وچکن وبابرکیٹ وساسرلیٹ جالی تن زیب دریس اور چھہ تھان چھینٹ مختلف الالوان وا وضلع مدست ابراہیم حجام بھیجے جاتے ہین تو رخان خیاط کو بلا کر بہت جلد درست کرا لیجے اور مین انشاء اللہ بشرط حصول رخصت جمعہ کے روز ضرور پہنچ جاونگا حتی الامکان شرع شریف کے برخلاف کوئی بات ہونے پاوے ایسا نہو کہ یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل فاولئک ھم الخسرون کے مصداق ہو انتفاع سشہرت کے بدلے زبان ناکامی نانہ آئے زیادہ دعا

جواب مکاتبہ جمال الدین خان دربا نسبت شادی بہ خورد اران

نونہال کامرانی سرو چمنستان زندگانی مودت آگین عزیزی جمال الدین سلمہٗ
تمہارا لفافہ لکہوں ہی کا لکہا ہوا آج آٹہوین جون کو دو پہر کیوقت میرے پاس پہونچا
اور سبب توقف یہہ دریافت ہوا کہ تم لفافہ پر ضلع راج الور لکہنا بہول گئے تہے
آیندہ صاف اور ہوشیاری سے لکہا کرو اس سے پیشتر اور کوئی خط میرے پاس آیا
نہین تہا جسکا جواب میرے ذمہ باقی ہو پوسٹ کارڈ کا تو کیا ذکر ہے اور بخدائے
لایزال مجہکو آپسے کچہہ ملال نہین ہے کوئی کسیطرح کا خیال نہین ہے فقط یہ فکر
تہی کہ کوئی صورت تمہارے روزگار کی نکل آئے تو بلا لون اب انہدنون مین ایک
تجویز قرار پائی ہے انشاء اللہ آجاوگے تو لائق گذران تنخواہ سے بیشک نوکر
ہو جاوگے مناسب ہے کہ دیکہتے ہی خط ہذا کے ایکیدخواہ مع متعلقین کے فوراً چلے آؤ
دیر نہ لگاؤ اور جو نسبت تجویز نسبت شادی برخورداران اٹاوہ اور آگرہ کا ذکر لکہا
ہے ان مین اٹاوہ والی بات معقول ہے لیکن مسافت کا بہت طول ہے کم سے کم
چہہ روپیہ ایک آدمی کے آمدورفت کی سواری کا خرچ ہے علاوہ اسکے وہ امیر
اور ہم غریب

شعر

نسبت سے ہے برابری مین زیبا	شادی سے ہے برادری مین زیبا

اور آگرہ مین ملو کا کی تباہی ہوئی بات کا اعتبار نہین کہ وہ نیک کردار نہین
کہین نائی کی منڈہی کا سا حال ہو شادی کے ذکر مین ملال نہو اور آپ میرے دل سے
نکر لینے کے لائق ہماری حیثیت نہین رہی ہے پیوند سے پیوند ملنا چاہیئے کیونکہ
آج کل روپیہ اور مال کے دیکہنے والے اکثر ہین اور حسب و نسب و جوہر ذاتی کے
قدردان کمتر اگرچہ اس تحریر سے یہہ ادعا نہین ہے کہ ہم سب سے اچہے ہین یا ہما

چال چلن لائق تحسین ہے بلکہ سب سے بد تر ہین اور تشدید سست و سزاوار نفرین
چشم اہل طریقت مین فی الحقیقت وہی ایک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہین
مشت خاک کی بنیاد ہین اگر موزون دقیقہ شناس ہوا حکیم کہلایا اور جو طبایع
بہیمی نے فوق پایا اخوان الشیاطین نام پایا بہرحال جو اوضاع و اطوار خوب ہین تو سب
کی نظرون مین محبوب ہین بندہ آزاد منش فقیر دوست ہے اور علم و ہنر کو ظرف
بے مغز کا پوست اطفال طالب علمی کرتے ہین زندگی کے دن بہرتے ہین تاہم سفید و
سیاہ لیل و نہار سے محض بے خبر ہین ابہی تک میرے ہی دست نگر ہین آیندہ
اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ ہماری تمہاری مربی و بزرگ اونکی نانی صاحبہ معظمہ سلمہا
اللہ موجود ہین اونکو اختیار ہے جو کچہہ اونکی صلاح ہے وہ ہر حال مین خیر و فلاح
ہے زیادہ والسلام

تہنیت سرائے استماع نوید تولد پسر و خود پیدا اور تصدیق کرنا اشعار آبدار مادہ تاریخ ولادت کا یکسر

سحر در سینہ نور الابصار خجستہ اطوار خطاب منتر نمط آیا جشن منتظر کو نوید کمال ملا
شکر خدا کہ ہمکو خوشی پیدا ہوئی انکھو لال ملا

غزل

تبسم جانفزا مد گل آمد برگ و بار آمد	صبا رکباد اے بلبل کہ در گلشن بہار آمد
فدائے پا سرم شد چشم و دل شد فرش راہ او	ز تن شد بہر استقبال جان چون آن نگار آمد
چو شد مشہور عشقم در جہان بہر قدم بوسی	ز صحرا قیس آمد کوہ کن از کوہسار آمد
نہ ہمسر شد بآب و رنگ دندان و لب جانان	در از بطن صدف در کوہ لال آبدار آمد

پسند خاطر ہے مشتاق رہنرم جہان مارا	وصال دلبر با جام شراب خوشگوار آمد

بیان طرب انگیز لکھنے سے قلم پھولا جاتا ہے مضمون نشاط افزا جامہ کاغذ میں نہیں سماتا ہے ریشہ کلک کو سمجھا کہ کوئی نیا شگوفہ نکلتا ہے سر زیر قلم سے جابجا ہی چہچہے گلبانگ بلبل کی صدا پیدا ہے جب چلتا ہے حرف پھول کا رنگ دکھلاتے ہیں نقطے مشک نافہ بنے جاتے ہیں سلک تحریر رشک سلک گوہر ہے سیاہی صاف غیرت مشک اذفر ہر سو سے مبارک باد کی صدا آتی ہے طبیعت بلغ باغ ہوئی جاتی ہے زلف سنبل کو بندش الفاظ پریشانی ہے اور صفائی مضمون سے آئینہ کو حیرانی الطاف خداوندی اور انعام منعم حقیقی کا شکریہ ضرور ہے کہ اسدم دل سرور ہے قلم نے سجدۂ شکر کو سر جھکایا دست بسیہ دست کی تسلیم تا بہ سر آیا اللہ اللہ عجب وقت سعید ہے کہ طلوع آفتاب ہوا دوست شاد ہوئے دشمن کمبخت تیرہ چشم رشک حسد سے کباب ہوا ارادہ تاریخ کا ہوا فی الفور قلم نے یہ قطعہ زیب قرطاس کیا

قطعہ تاریخ

فرزند جو محمد علیخان کے اب ہوا	اوسکی خوشی ہوئی ہے مجھے بیشتر ز حد
تا عمر ساتھ ساتھ رہے فضل ایزدی	سر پر سے اوسکے آفت ورنج دیلا ہو رد
دنیا ہو وہ ہوا اور ہوا خواہ اوسکے ہون	بوٹا سا اس زمین پہ رواں ہو وہ سرو قد
زندہ رہے جہان مین صد بست سال تک	با اوج وجاہ زیر سماوات سبع و شد
لازم ہے اوسکے سال ولادت کی کیجے فکر	خوش جسکو دیکھہ کے سخن سنج مستند
تاریخ اوسکی لکھہ سر بد بین کو کاٹ کر	عالم مین یا علیؑ وہ رہے شاد تا ابد
ملہم یہ بولا سال مسیحی دعائیہ	چیتا رہے تیرہ مشتاق یا صمد ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء

اور نام تاریخی اوس سلالہ خاندان کا رحمت خان ہوا مشہور عالم ۱۲۹۹

جہان جہان ہوا ... و بگیر

مشتری دایہ تو ہے زہرہ نگہبان دسکی	تابع حکم عطارد بھی ہے مریخ بھی ہے
فکر کیا خوب ہے مشتاق کہ یہ رحمت خان ۱۲۹۹	نام کا نام ہے تاریخ کی تاریخ بھی ہے

الٰہی اوسکی عمر دراز کرے اور دروازہ گنج شادمانی و خزینہ کامرانی کا باز زیادہ والدعا

روانگی نرگاوان کی خبر و نیز چند کلمات مستبشر

برادر عزیز القدر آرام دل راحت جان مراد علیخان حفظہ تمہارے مکاتبہ سے
دریافت ہوا کہ بافضال ارحم الراحمین بوجہہ کثرت نزول باران رحمت ہنوز تکمیل تردد کا
باقی ہے اور اوس پر حرص افزون کہ تدبیر زمین چاہتے ہو بھی درپیش ہے اگرچہ وجہ اکل
حلال ہے کہ آدمی اپنی قوت بازو سے پیدا کرکے کھاوے تو اچھا ہے ورنہ ہر روزگار
مثل تجارت و نوکری مین احتیاط کیا وے تو وہی سامان مہیا ہین کیونکہ جیسے
کاشتکاری آدم علیہ السلام کی سنت ہے اور اوسیطرح اور پیشے بھی دیگر انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہین چنانچہ داؤد علیہ السلام لوہار کا کام کرتے تھے اور
کپڑے سیتے تھے علی ہذا القیاس تاہم انسان کو چاہیئے کہ وضع اور پیشہ آبائی کا
لحاظ رکھے دیکھو ہمارے باپ دادا اسلف سے روزگار پیشہ رہے آج سپاہ
کی قدر نہی تو آرام طلب ہو کر بالکل نکمے ہوگئے کیونکہ سوائے لکھنے پڑھنے کے
نوکری کے دوسرے کام کی عادت نہین اور اگر کرین بھی تو ہو نہین سکتا ہے لیکن
بھی تم تو ماشاء اللہ بڑے مستعد نکلے کہ ہر فن مولا ہو کہ حسب تحریر تمہارے دو راس
بیل قیمتی پچاس روپیہ کے روانہ کئے جاتے ہین رسید سے مطلع کرنا باقی والدعا

تاکید جہت تحصیل علوم و تمثیل حال شخص نامعلوم

نور چشم راحت جان خداوند تعالی نے تحصیل علم کو ہر فرد بشر پر فرض کیا ہے
اور بمقتضائے عقل بھی یہی ہے کہ انسان اشرف المخلوقات علم سے ہے ورنہ انسان
اور حیوان برابر ہین اور علم وہ جوہر ہے کہ جسکے سبب سے اسفل اعلی ہوجاتے ہین
رذیل شریف کہلاتے ہین چنانچہ یہ احقر بچشم دید ہے کہ ایک موتراش سے
کسی نے پوچھا کہ آپ کون ہین وہ کچھ حرف شناس تھا بولا کہ سید پوچھا کہ کون
سید کہا علوی پوچھنے والے سید بے علم تھے دریافت کرنے لگے کہ علوی
کسے کہتے ہین اوسنے کہا کہ جو سب سے اعلی ہو سید بیچارے کہنے لگے کہ ہمارے
باپ دادا تو اپنے آپکو حسینی بتلایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حسنی و حسینی افضل
ہوتے ہین تم علوی کو اعلی بتلاتے ہو حجام نے کہا تمہارے باپ دادا ہمارے
خاندان کے غلام تھے جیسے بختیار سے شیر شاہی سلیم شاہی مشہور ہین اوسیطرح
تم بھی حسنی حسینی کہلاتے ہو الحاصل اتفاقیہ وہ چند روز ایک جا رہے پاس رہنے سے کھل گیا
کہ وہ نافہم حجام خاص وہنین سیدزادہ کے شہر اور محلہ کا حجام ہے پھر تو میر صاحب
کی چڑھ بنی ایسی لفش کاری کی کہ اوس نامعقول کے سر پر ایک بال نرہا غور
کرو کہ اگر وہ کچھ بھی علمیت رکھتے تو ایسے دھوکے مین کیون آجاتے حسنی حسینی کو علوی کا
غلام اور علوی کو اعلی سمجھتے فی الواقع سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے شعر

کہ بے علم نتوان خدا را شناخت	چو شمع از پے علم باید گداخت

لازم ہے کہ حتی الوسع اسمین کمی نکرنا اور نہ سر پر ہاتھ رکھکر روؤگے

تہذیب اخلاق خوب ہے اور لہو و لعب نامرغوب

عزیزی اقبال نشان زاد اللہ عمرہ مکاتبہ تمہارا آیا حال مین وعن معلوم ہوا اگرچہ
تمہاری تحریر کا خیال کرنا مناسب ہے لیکن بنظر اسکے آیہ وافی ہدایہ خبرگیری اقربا
واجب ہے مبلغ بیس روپیہ عہ جو بالفعل موجود تھے بسبیل ہنڈوی روانہ کرتا ہون ورنہ تحریرات
احباب سے خوب معلوم ہو چکا ہے کہ تمنے ان دنون مین وہ وضع اختیار کی ہے جو
شرفا مین نہایت معیوب و مذموم ہے بلکہ اجلاف صحبت یافتہ بھی انگشت نما
کرتے ہین یاد رکھو کہ حسب نسب کے دریافت کی ضرورت تو کبھی کسیوقت ہوا کرتی
ہے اور چلن رویہ اور لیاقت علمی اور وضع سب دیکھتے ہین جو اسمین برخلاف ہوا
تو لوگون کو نفرت ہو جاتی ہے اور ہر شخص چھوٹا بڑا نام دھرتا ہے بلکہ بزرگون پر
حرف آتا ہے اسواسطے تہذیب اخلاق و درستی افعال ابتدائے عمر سے مقدم
سمجھی گئی ہے اور تم تو ماشاء اللہ ذی شعور ہو اس عمر مین یہ کیا طبیعت کو لہر آئی
ہے کہ دریا کنارے بازار کی سیر ساون کا تماشا مرغبازی کا شوق کبوتر اوڑانا کھیلنا
کودنا سوجھا ہے اور پڑھنے لکھنے کو طاق پر رکھدیا ہے جوہر ذاتی انسانی کا علم
ہے اور ظاہر ہے کہ بے جوہر لوہا بھی برا ہوتا ہے پھر وہ شخص جو اشرف المخلوقات
ہو کے بہائم اختیار کرے تو اوسکو کیا کہین گے وما علینا الا البلاغ
المبین آیندہ مختار ہو زیادہ دعا

حقوق دنیوی کا خیال چاہیئے نہ نظر پر مآل چاہیئے

نور الابصار عزیز جان اقبال نشان طال اللہ عمرہ دعا درازی عمر کے پیچھے
مطالعہ کرو کہ خداوند تعالی نے انسان کو دنیا مین فقط اسواسطے پیدا نہین کیا ہے

کہ عمر عزیز کو لہو ولعب مین رائگان دیے بلکہ غرض اس خلقت سے یہ ہے کہ فرمانبردار
اور نافرمان کا حال اس مقام الامتحان مین کھل جائے اور جو جہت سے سلسلہ توالد
وتناسل قایم ہو اور نہ قدرت قادر مطلق وہ ہے کہ بلا واسطہ ایک دوسرے
کے عالم ارواح سے عرصہ شہود مین لاسکتا ہے خبردار ہو کہ تحقیق حقیقت خداوند
حقیقی ہر فرد بشر پہ لازم ہے اور اگر بنظر تامل و چشم غور سے دیکھین تو ذرہ
ذرہ اور قطرہ قطرہ صنعت صانع بیچون سے مملو شاہد مدعا قول عارف
باللہ ہے

شعر

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار	ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

بعدہ خدمت والدین وآداب استاد وحقوق ہمسایہ وسلوک با اہل وعیال
ومدارات رفقا وترحم برحال یتیمان وخبرگیری مساکین وحاجت روائے
سایلان عزت علما وحرمت سادات وزیارت گوشہ نشینان صالح وملاقات
فقیران باصدق وصفا ضروریات سے ہے بلکہ واجبات سے ہے جو کہ سنا گیا
ہے کہ ایکو میل سیر وتماشا وخواہش طبع جانب زینت آرایش متوجہ ہے محبت قلبی
جوش زن ہوئی اسواسطے یہ چند کلمہ حوالہ قلم کیے زیادہ دعا

اول توسیع استعداد کرنا چاہیئے بعدہ تمنائے مراد کرنا چاہیئے

عزیز از جان سلمہ الرحمان — دعا — مکاتبہ تمہارا آیا حال معلوم ہوا کہ ارادہ تمہارا
امتحان قانون دینے کا امسال مصمم ہے فی الحقیقت تمنے اس عرصہ تین سال گذشتہ
مین بہت محنت کی ہے لیکن یاد رکھو کہ جو شخص جج اور مجسٹریٹ کی خدمت بجا لانیکے لئے

مقرر ہوا اوسمین علمی لیاقت کی کس قدر ضرورت ہے اور قانونی باریکیون کے
سمجھنے کے لئے علمی مادہ کا ہونا کس قدر ضرور اور واقعات کے مسلسل بنانے کے لئے
اچھی تحریر کرنے کی کس قدر حاجت آجکل زمانہ مین جو لوگ اعلی عہدون پر سرفراز
ہوتے ہین اون مین اکثر تعلیم یافتہ ہوتے ہین اور اونکی لیاقت کا پیمانہ
بادی النظر مین فوراً اونکی ڈگریون سے معلوم ہوجاتا ہے جو اونہون نے
یونیورسیٹیون سے حاصل کئے ہین اور جو لوگ رفتہ رفتہ ترقی پاتے ہین وہ
عملی کارروائی سے اگرچہ واقف ہوتے ہین لیکن استعداد علمی نہین ہوتی کیونکہ زمانہ
ملازمی مین اونہون نے طریقہ کارروائی یاد کیا ہے نہ علمی استعداد اونکے لکھے
ہوئے فیصلے جو کسی عالم اور فاضل کو دکھلائے جاوین تو غیر ممکن ہے کہ غلطی نہ نکلے
اور یہی وجہ ہے کہ اپیل در اپیل مین وہ خارج اور منسوخ ہوجاتے ہین اور
وقت باز پرس کے عذر غلط فہمی پیش کیا جاتا ہے پس مناسب ہے کہ حتی الامکان
جہانتک ہوسکے اول استعداد علمی کو وسعت دینا چاہیئے بعد وقفیت قانونی
بہت جلد حاصل ہوسکتی ہے چاہیئے کہ اسکے حال تم اور توقف کرو زیادہ دعا

وجوب اطاعت والدین خوشنودی خلاق دارین

عزیز ازجان اقبال نشان طال اللہ عمرہ یاد رکھو کہ والدین کی اطاعت خوشنودی
خدا کا سبب ہے اور نافرمانی باعث نزول غضب وہ لوگ بھی کسی زمانہ مین تک تھے
جو بوجہ عذر فرمان برداری والدین پیغمبر صلعم وقت کی ملاقات سے مقصر
رہے جیسے حضرت خواجہ اویس قرنی رح زیادہ زمانہ ہے کہ شیخ امرت سر پیدا ہی

ایک لڑکے نے اپنے باپ کو اسلئے قتل کر ڈالا کہ مسافرون کی پرورش اپنی دولت سے کرتا تھا پس اب بار بار کیا پوچھتے ہو کہ آسمان پر سرخی رہنے کی کیا وجہ ہے اسقدر سمجھ لینا کافی ہے کہ آسمان ہماری نالایق حرکتون پر لال لال آنکھین دکھلا رہا ہے زیادہ دعا۔

شوق علم پر اظہار خوشنودی و نتیجہ صحبت صالحین کی بہبودی

تنویر الابصار خجستہ اطوار سلمہ اللہ ماشاء اللہ ان دنون مین آپکو تحصیل علم کا شوق اور تحقیق مطالب کا ذوق ہوا ہے اللہ زیادہ کرے لیکن یاد رکھو کہ علم صرف دنیا کمانیکے واسطے ہی نہین ہے بلکہ علت غائی اسکی اور ہی ہے اکثر مضامین سے ثابت ہوا کہ انسان کے واسطے وقت ولادت سے تا دم فوت سات گھاٹیان ہین منجملہ اونکے اوّل علم کی گھاٹی ہے اگر اس سے نا دنترا تو کہین کا ہی نرا حدیث شریف مین آیا ہے کہ تحصیل علم فرض ہے اوپر ہر مسلمان مرد اور عورت کے اور قول محققین بہی اسکی تائید مین وارد ہین جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر

بنی آدم از علم یابد کمال	نہ از حشمت وجاہ ومال ومنال

اگر اسطرف میلان خاطر ہے تو عمل بہی چاہیئے اور عمل بغیر صحبت صالح دشوار چنانچہ مثنوی معنوی مین وارد ہے شعر

صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

پس مناسب ہے کہ گاہ گاہ خدمت علماے دین وصلحاے اہل یقین وفقراے گوشہ نشین مین حاضر ہوتے رہو زیادہ دعا۔

معاملات دنیوی سے نتیجہ اخروی نکالو ہر شئے کو بغور دیکھو بھالو

خلاصہ دو دمان سلمہ اللہ دعا کے بعد مطالعہ کرو مکاتبہ تمہارا آیا حال معلوم ہوا جو آپ کی روانگی مین اس سبب سے دیر ہوئی کہ چند خیالات پیش نظر رہتے ہین ان مین سے ایک یہ ہے کہ اس ریل کو ہندوستان مین آئے ہوئے قریب اکیس[۲۱] برس کے ہوئے ہونگے اور اوس سے تجارت کے فائدے اور چلنے آنے کا آرام وغیرہ جو ہے سب پر ظاہر ہے لیکن ایک دور اندیش درویش نے اسکو دیکھکر کیا اچھا نکتہ کہا ہے کہ انجن آگ اور پانی کے ذریعہ سے چلایا جاتا ہے اسمین اگر کمی ہو تو نکما ہے اور دو افسرون کے ماتحت اسکی کارروائی ہے ایک ڈرائیور یعنی چلانیوالا دوسرا گارڈ یعنی نگہبان اسیطرح آدمی کے جسم کے انجن کو اوس صانع حقیقی نے اوسی نمط کا بنایا ہے جسکا ڈرائیور نفس اور گارڈ روح دنیا کی سختیان آگ اور عیش مباح پانی جس سے جوش مین آکر تیز ہو جاتا ہے دل اس مائین کا ٹریفک انسپکٹر ہے شہر عدم سے یہ سڑک بنائی گئی اور اسکا بڑا جنکشن شہر دنیا اور اسکی انتہا دار القرار عقبی ہے دنیا کے مقام سے دو لائنین نکلی ہین ایک سیدھی بہشت کو جاتی ہے اور دوسری دوزخ کو جس کے پاس بازی پرچہ یا پاس ہوتا ہے وہ بہشت مین خوش خوش چلا جاتا ہے ورنہ دوزخ مین پڑا ٹھوکرین کھاتا ہے دوسرے یہ کہ دوزخ کیا چیز ہے اور بہشت کیا ہے جب غور کرنے سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال اور بد افعال کے نتیجون کا نام ہے جیسا

شیر بیشہ جرات نہنگ دریائے شجاعت نورچشم آرام جان مولاداد خان صاحب سلمہ الرحمان

دعا۔ محمد ظہور کے لکہنے سے معلوم ہوا کہ آپ اندور سے اکبر راج گڈہ مین قیام پذیر ہوئے ہو

یہ مقام رشک بوستان اور یہ سرکار قدردان اللہ جلشانہ روزگار قایم

برقرار رکہے بہت خوب ہے آپنے جو وعدہ تہا موافق اوسکے چند خط برادرم محمد منیر صاحب

کی خدمت مین ارسال ہوئے جواب آیا اب اس محمد ظہور کے خط مین لکہا تہا کہ تم چلے آؤ گے

توکوئی صورت روزگار کی ہوجاویگی چونکہ اوس دربار مین وسیلہ آپکا بظاہر بہت معقول

ہے اسواسطے ایک قطعہ عرضی اور ایک قصیدہ ہمراہ خط ہذا کے روانہ کرتا ہون اسکو

ملاحظہ بندگان حضور مین گذرانکر اور اپنے طور پر پیش کرکے کوشش کیجیے اجرا اسکا

خدا دیگا لیکن حکم متشبہ عرضی سے مطلع فرمایئے اگر طلب ہو تو پروانہ لکہواکر بہجوا دیجیے

ورنہ جیسا جواب ملے اوس سے اطلاع دیجیے زیادہ دعا

معاملات دنیا کی ناپائداری قول حکماء سے اس بحث کی استواری

عزیز از جان سلامت خط تمہارا آیا خوشی کا بڑہانے والا ہوا جو کچھ تمنے زمانہ کی شکایات

افلاس کی مصیبت تنہائی کا شکوہ دولت کی تمنا جاہ اور مرتبہ کی آرزو مین حکایت لا بیان

لکہی ہے غور کرنے سے صاف کہل جائیگا کہ یہہ جہوٹے خیال ہین دیکہو حکیم سقراط نے

کیا خوب لطف کہا ہے کہ اگر تمام اہل دنیا کی مصیبتین ایک جگہہ جمع کرین اور پہر اون

سبکو برابر بانٹ دین تو جو لوگ اب اپنے آپکو بدنصیب سمجہے ہوئے ہین وہ اس تقسیم کو

مصیبت اور پہلی مصیبت کو غنیمت جانین گے چاہیے کہ رضینا بالقضا پر راضی رہو

زیادہ دعا

جواب مکاتیب عبد القادر خان

میان صاحبزادے تمہارا خط پہلی دسمبر کا لکہا ہوا میرے پاس چھٹی تاریخ کو آیا اوسکے بعد سید ریاض الحسن کے خط مین بہی کچہ تمہارا ذکر تہا معلوم ہوا کہ بہائی محمد حبیب اللہ خانصاحب نے تمکو پیمایش کا کام سیکہنے کو وہان بہیجا ہے پس چاہئیے کہ حتی الوسع اسمین کوشش کرکے جلد وقفیت حاصل کرو کہ از دیاد لیاقت باعث جاہ وثروت ہے اور عبد الشکور کے گہر مین ولادت فرزند کی مجہکو پہلے سے اطلاع ہے اللہ نام اوسکا تمنے لکہا اچہا ہوا اللہ مبارک کرے اور اوسکی اور تمہاری عمر دراز اور ایک خط اگرہ سے پوسٹ کارڈ عزیزی عبد الشکور کا بہی آٹہوین کا لکہا ہوا گیارہوین بدین مضمون کہ جناب بہائیصاحب مکرم مولوی محمد منیر صاحب بہی سانبہر مین آنے والے ہین اور مین بہی سانبہر کو جاتا ہون میرے پاس پہونچا آج اٹہارہوین ماہ مذکور روز جمعہ کو تمہارے دونون کے خطون کا جواب لکہتا ہون چاہئیے کہ مدام اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہو زیادہ دعا

جواب مکاتیب نور الابصار طلب مولوی محمد منیر صاحب مدہ برخوردار

نور الابصار ستودہ شعار ذی شعور محمد عبد الشکور سلمہ اللہ رب الغفور تمہارا پوسٹ کارڈ ۵ دسمبر کا گیارہوین کو میرے پاس پہونچا اس سے پہلے دو خط تمہارے اور بہی میناگنج سے آئے تہے مگر اونکے جواب روانہ ہونیکے چند سبب ہوئے سب سے بڑا باعث میری کاہلی ہے اور علاوہ اسکے امورات دنیوی وتفکرات قلبی اب جو جناب بہائی صاحب مکرم مولوی محمد منیر صاحب تشریف فرمائے سانبہر ہوئے اور ہمین

اور ارادہ قدم رنجہ فرمائی کا کیا احسان فقیر بہی ہے زہے عز و شرف کہ افسکے
دیدار فیض آثار سے ہم سب چہوٹے بڑے مشرف ہون کیونکہ انقلاب زمانہ نے ہمکو
قطعی اس قابل نہین رکھا ہے کہ کسی طرف بہی حرکت کرسکین علاوہ اسکے جو وہ آئین
تو عریقہ نقیبہ ملاحظہ اقدس مین گذرا مگر زبانی بہی عرض کر دینا کہ بہائی حیات مستعار
بے مدار ہے اور بیگانگت مقتضاے ملاقات خویش و تبار اگر اس روا روی مین ملجاؤ گے تو ہم کو
ممنون فرمائیگے زیادہ دعا

مبارکباد تہنیت تولد نبیرہ خود بنام محمد علیخان سپاہی وسپاس گذاری انعام نامتناہی کی بدرگاہ الہی - شعر

کھلی شوق مبارکباد مین منقار بلبل کی	خبر لائی صبا جدم چمن مین آمد گل کی

للہ الحمد کہ بہار چمن فضل خلاق عالم بر سر جوش ہے اور طراوت باغ فیض مبدا
فیاض نزہت فروش ہجوم عندلیبان بزم انبساط انگیز ہے اور کثرت
بزم نشینان انجمن نشاط عشرت خیز نمونہ قدرت قدیر ہر غنچہ و گل سے عیان ہے
اور آثار رحمت رحیم ہر برگ ابر بہار سے نمایان قطرات بہار موتیون کی بوچہار
کر رہے ہین اور نونہالان گلشن زر گل نثار ماشاءاللہ کیا وقت فرح افزا ہے
کہ نوید تہنیت تولد فرزند کی سننے والون کا دل باغ باغ ہوگیا اور کیسا ہنگام
بہجت انتما کہ جبین تفکرات لاحقہ سے حاصل فراغ قدم پیک صبا گلاب سے
دہولائے جائین تو بجا ہے اور قاصد نسیم کے دماغ کو عطر بوے گل سے معطر
کرین تو زیبا کہ یہہ پیغام ترقی سرور کا بانی ہے اور یہہ خبر دو چہار از دیاد خرمی

و کامرانی منعم حقیقی کے انعام پہ مدحت سرائی کا وقت ہے اور فسکر تاریخ تولد مولود مین رنگین ادائی کا وقت فسکر سلیم کو لال ڈگلنا چاہیئے اور زبان قلم کو محفل اہل سخن مین فرفر چلنا چاہیئے

قطعہ تاریخ

مشتاق لو نبیرہ ثانی عطا ہوا	اب کیجیئے سپاس خداوند دو جہان
پہر ہو گیا زمانہ موافق تمہارے ساتھ	از بہر کے پھیر ہے پر سر پھر آیا آسمان
مسجد مین چلکے شکر کے سجدے ادا کرو	مانگو دعا کہ امیر خلاق جسم و جان
زندہ جہان مین صد دسی سال اوسکو رکھ	با عز و جاہ و حشمت و اقبال کامران
مان باپ اوسکو دیکھکے خرم مدام ہون	مان باپ کے وہ سایۂ دولت مین ہو جوان
گلہائے عیش سے ہون ہیا خیابے نونہال	کانٹون پہ لوٹتے رہین اعدائے بدگمان
تاریخی نام کی بھی اگر فکر ہے تمہین	خنا مین یہ لکھکے بھیجدو رحمت آب جان ۱۳۰۳

روانگی جہو جہک مین بوجہہ مسافت طویل کے ڈھیل ہولی اور نقد کا بھیجنا مناسب نجانا انشاء اللہ تعالی جسوقت تماری پلٹن چھاونی شاہجہان آباد میرٹھ مین آئے گی اشیائے رسم مذکور یہان سے سمت تبلیغ پائیگی لیکن عقیقہ اوسکا موافق شرع شریف روز معینہ پر ضرور کر دینا اور اپنے والدین کی ہماری جانب سے مبارکباد کہنا زیادہ دعا۔

حصہ چہارم متفرقات

تقریظ کتاب مرقع الور تصنیف جناب منشی شیخ محمد مخدوم صاحب فوجدار ریاست جودہپور معہ تاریخ تصنیفات

کلید گنجینۂ کلام زبان کلیمان فصحائے زمان ہے کہ نقود منت آلائے نعمائے
منعم حقیقی کو بحد طاقت حلۂ الفاظ و معانی سے سنوار خانۂ دل سے حجلۂ بیان مین
جہت پیشکش اہل روزگار لاتی اور مفتاح خزینۂ بیان کام و دہان سخن
سرایان بلغائی جہان ہے کہ جواہر شکر و احسان عطیات محسن خاص کو
تا بحوصلۂ عقل و ادراک حلیۂ صنایع بدایع سے مزین فرمائے بطون وہم و خیال سے
عرصۂ شہود و تحریر مین برائے نذر صاحبان عز و افتخار لائے اسپر بھی جب بغور دیکھا
تو انجام ناتمام تہا اور مدعائے طالب کام ناکام تاہم با وجود عجز مراتب حمد و ثنا
حق جل و علا ہر زمانہ ماضی و حال مین موجب برکات باعث حسنات جانکر
ہر ایک اس بحر ناپیدا کنار سے بیک قطرہ و عبرہ تر زبان ہوا اور ازراہ
رحمت اس کار خیر کا ممد و معاون وہ رب رحمان ہوا پس اگر دست خامۂ
حقیر خشک بہر سہو سست بپامردی و بقوت بازو نقاب عارض شاہد مضمون
ستایش گری تک رسا ہو تو کیا بعید ہے کہ سویدائے مداد رشک زلف شام
شب قدر و بیاض صفحۂ قرطاس غیرت عارض صبح روز عید ہو نظم لمولفہ

سپاس تو چندانکہ آسمان	بگوید ہمہ اک بے زبان و زبان
ہمان بر سر لوح کلکم نوشت	ندانم کہ آن خوب باشد کہ زشت
ولیکن امید است از کردگار	بفضل و کرم کن مرا رستگار
بطاعت نہ پامال و حیران آمدم	بہار جہان بے تمیز آمدم

اور قلابۂ در خزانۂ نجات و صلاح ذکر محمود سرور کائنات ہے اور زنجیر
کاشانۂ خیر و فلاح سلسلۂ طریق مفخر موجودات کہ گم گشتگان دشت ناکامی

جسکے ذریعہ سے کامیاب ہوئے اور متحرفان طریق طریقت رسوا و خراب غزل

ثنائے احمدی مین جب قلم نے سر جہکایا ہے
صفت اوسکی جسکا لولاک کی طہ ویسین سے ہے
مگر معذور ہین مامور ہین ہاہت کے ہاتہون سے
اسیر حادثات دہر ہون تنہا ہی ہون لیکن
طفیل آل و اصحاب جناب سید عالم

عقل اوٹہا دیکہو گیا کرسی سے بڑہکر ہکا پایا ہے
تمہارا جو صلہ ہے جو قلم اوسپر اوٹہایا ہے
کب جسنے لق و دق میدان یہہ ہکو دکھایا ہے
خدا کا آسرا میم محمد سر پہ سایا ہے
خداوندا ترحم تنگ اب مشتاق آیا ہے

یارب یہہ ناچیز و نحیف بدتر از مور ضعیف بہی پائے پیل ہوا ہے نفسانی و سیل حوادث شیطانی سے بچکر جمیع مدحت سرایان ممدوح خلاق زمین و آسمان باعث ایجاد کون و مکان سید المرسلین خاتم النبیین احمد بلا میم لا کلام و محمد محمود الانام مرجع انبیائے داونیائے عظام صلوٰۃ اللہ علیہ و السلام مین داخل ہو اور زمرۂ کفش برداران اہل یقین مین شامل اما بعد یہہ سیر بہی قابل دید ہے کہ اس نگارستان کہن سال مین صناعان روزگار نے کیسے کیسے ابداع و اختراع کی رنگ آمیزیان کر کے کیا کیا مرقع جدید بنائے کس کسطرح کے زور دکہلائے ہین کہ ارواح مصوران زمانہ ماضی و حال اور نقشبندان خیال پر جسکے تماشے سے حالت وجد و حال طاری ہے اور جہت اہل استقبال آرایش استقبال کی تیاری بڑے بڑے مبصرون کا قول ہے کہ اللہ اکبر اس دور مین بفضل قادر قیوم و بطفیل ترقی علوم گہر گہر ہر سخن پرداز کا کلام لباس طرز جدید و زیور خیالات عدید کی بدولت صاف رشک عروس بنا ہے اور ہر ایک مصنف باعث گہر سنجی اظہار نکات حکمت و نکتۂ دقایق حقیقت ہمسر جالینوس کیونکہ نئے نئے رنگ مین اور نئے نئے ڈہنگ نئی نئی چال

ڈہال ہے اور نئے نئے خیال نئے نئے اوضاع مبدعات ہین اور نئی نئی تالیف و
تصنیفات چنانچہ منشی شیخ محمد مخدوم عالم علوم فہام فنون شاعر جلیل دبیر بے نظیر
دعدیل ماہر عروض وقافیہ واقف حالات تاریخ وجغرافیہ مشاق سیاق وعدد کامل
فن ومستند خبردار نکات جبر ومقابلہ عالم یکتائے علم مناظر واصول ہیئت نظر
فروع سے باخبر کلام منطق برزبان حکمت دان خلیق بے مثال مہذب کمال جوان
خوش پوشاک چست چالاک معنی بند داد پسند لطیفہ گو حاضر جواب قیافہ شناس
ومعبر خواب مردم شناس ستودہ قیاس صاف دل حلال مشکل نے دریغولا ایک کتاب
تاریخ مسمی بہ مرقع آرا بہزار تلاش وجستجو اور لاکھ تفحص وتکاپو سے بے مایہ سرمایہ
اسرا ہبتاد انتظام سے تحریر فرمائی ہے کہ گو یا فرشتہ وصاحب روضۃ الصفا
یعنی مصنف تاریخ فرشتہ
سے صدائے احسنت گوش سامعین مین آئی سلاست وتناسب لفظی اپنے اپنے موقع پر
دست بستہ موجود اور تلازمہ ورعایت معنوی اپنے اپنے قرینہ پر سربسجود احوال منتشر کو
جمع کرکے اردو زبان مین عام پسند کیا ہے گویا دریا کوزہ مین بند کیا ہے الحق نسخہ لاجواب
ہے اور کتاب انتخاب قطعہ تاریخ تصنیف جو بمداد سروش غیبی ذہن نشین ہوا حوالہ
قلم ہے اور جہت یادگار زمانہ تحت مین رقم +

ساقی ہے سناتا یکا دور	اسوقت روا ہین تحیج جو ر	دیکھ اوسکی کہنا وہ کالی کالی	دی مجھکو پیالی پر پیالی
آیا باران ابر رحمت	دل ہو و ہوا آل سب ورق	شیشہ پری جو بند کی ہے	یاد اور دل پر دردمندی کی ہے
بے پردہ کہو وہ مہر مین	احباب کو شکل اپنی دکھلا	گلزار مین چلکے پہر تو دیکہا	رکہین اوسنے زیر سایہ خار
صحبت ادبی وہ خوش کی ہو	مہوشی مین یا ہوش کی ہو	مضمون سناوکن تازہ تازہ	جو ہو رخ سخن کا غازہ
ادکار او بہرا دو ہر جیب کے آمین	الوںکا مرقع اسکو دکھلا	منصف ہو تو خود کہے یہ انشا	سیہ طرز [illegible] جہان سے

یہ کام نہیں لب و دہن کا
پر نام ہی پوچھو تم تو کہدین
لکھو تو وہی ہی نام والا
مقبول ہو یہ کلام اسکا
ہے عیسوی سن مصرع اسکا
تاریخ بسیط از سر احسن
۱۲۹۳

یکتا ہے مصنف ہنر فن کا
اظہار کی طور سیکڑوں ہین
جسنے کہ یہ رنگ ہے نکالا
مداح ہو خاص و عام اسکا
تاریخ مرام راج الور
سن ہجری کا [illegible]
از بھر کہی جو کچھ ہے وہ پایا

اس بحر میں نام جب آیا
با طرز مقدم و موخر
یکتا ہی جہان و خوش بیان ہے
تم بھی مشتاق اک تاریخ
بہر سمت یہ دور شوق چھایا
رضوان کا شفیق ہے
اب لکھون چراغ بزم رکھا
۱۲۹۲

ظاہر ہی کہ ہے بلند پایا
مخدوم و محمد اک جگہہ پر
گویا جسم سخن کی جان ہے
عش عش کری جسکو دیکھکر تم
ہی خوب بہشتین نشر پایا
اچھا گل باغ عقل ہے یہ
۱۲۹۲

عرضداشت معہ قصیدہ مدح ممدوح مشتاق شہرہ آفاق معلی القاب
خورشید رکاب غریب پرور جناب مہاراجہ سوائی منگل سنگھ بہادر والی ریاست الور
دام اقبالہ

بجناب فیضمآب مہر سپہر قدر دانی و سپہر مہر فیض بخشی و فیض رسانی حجم حشم جاہ عالی مرتبت
کیوان بارگاہ دام اقبالہ و اجلالہ پہونچاتا ہے کہ شہرہ فیض عام بندہ پروری اور
آوازہ فیض بخشی و داد گستری سنکر یہ بیسر و پا فقیر بے نوا عرصہ دور و دراز سے
منازل نشیب و فراز کے مسافت طے کرکے در دولت تک پہونچا ہے
اور عرض پیرا کہ اگر نظر غریب نوازی بحال غریب ہو سایہ دامن دولت نصیب ہو تو
نمک خوارون مین داخل ہوکر معہ عیال و اطفال دعائے ترقی دولت مین مشغول ہو
مراد دلی و مقصد قلبی حصول ہو بیچارہ وطن آوارہ پیشکش کیا کرے ایک قصیدہ برائے

نذر لایا ہے مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف زیادہ حد ادب افتاب دولت
اقبال حشمت و اجلال مدام تابان و درخشان رہے۔

قصیدہ فی المدح جناب فیضمآب سرکار مہاراجہ راجگان مہاراجہ سوائے منگل سنگہ بہادر دام اقبالہم والی ریاست الور

کہولتا ہے جو لے زمزمہ منقار قلم
مدح کرتا ہے جو ممدوح کی اپنی تحریر
اس قصیدہ مین جوانان چمن سے ہے بحث
غیرت سرو ہر ایک مصرعہ برجستہ ہے
رشک گل حرف ہین خجلت وہ گلبن ہر شعر
داغ نقطون سے سویدائی دل حور کو ہی
آبجو آگے ہے اس بحر کے پانی پانی
آفتابی ہے ہر ایک دایرہ حرف ایسا
کیا جمے رنگ چمن رنگ سخن کے آگے
در اسخن اس دہر مین تا یوم قیام
کیونکہ ممدوح وہ اپنا ہے اس دنیا مین
قدر دان قدر شناس اور ہے خود عالی قدر
منبع فضل و ہنر جامع علم و کمال

بند ہو جائیگا بلبل کا گلستان مین دم
رشک سے ہون گے قلم اہل چمن ایک قلم
اوسکا کیا ذکر ہے سبزہ تو ہے اکنا محرم
دیکھکر صاد کو ہر شعر پہ نرگس ہے قلم
رنگ گل بوئے معانی سے اوڑا جون شبنم
پیش گلزار سخن ہیچ ہے گلزار ارم
زلف سنبل کی سیاہی سے ہے درہم برہم
ماہ نے دیکھکے کہایا ہے جو داغ الم
ہے قصنا اوسکی تو وہ چار ہی دن میں ہم
بزم احباب مین سرسبز رہیگا ہر دم
جسکا مداح دل و جان سے ہے سارا عالم
اہل دل اہل دول اہل ہمم اہل کرم
واقف رمز سخن کاشف اسرار اہم

وہ سخاوت ہے کہ حاتم بھی ہے سائل جسکا — وہ شجاعت ہے جسے دیکھ کے کانپے رستم

ہمہ اوصاف حمیدہ ہے وہ مجموعۂ خلق — ہمہ اخلاق ستودہ ہے وہ فرخندہ شیم

متامل ہی پاداش میں گناہ عاصے — اور مضطر پی انجاح حوائج صبحدم

مشعل مہر کو بھی لیکے جو ڈہونڈہے کوئی — نہ ملے اوسکا نظیر عرب سے لی تا بہ عجم

راے رایان بہار اوسکو ہی منگل سنگہ — وارث تاج و نگین مالک اقلیم و قلم

بسکہ آوازۂ اخلاق کا خلقت میں ہے شور — شہرۂ آفاق ہی بخشش میں کریم اکرم

وصف میں اوسکے ہین اک اور سناؤن مطلع — جس سے ہو مطلع ابرو حسینان بھی خم

مطلع ثانی

جود و احسان سے ہے تیرا جو محیط عالم — تسلیم جہان کا ہے تیرے رو برو خم

آستان بوس ہے ہر روز تیرا مہر منیر — چرخ کو جہد سے کرتا ہے کبھی پشت کو خم

گہس گئی ماہ کی پیشانی تری چوکہٹ پر — بندگی سے وہ نباہیندہ ہے واہم و وہم

حد امکان سے باہر ہین سب اوصاف تری — جسقدر کر سکے تحریر قلم سب ہے وہ کم

نہیں سمجھے کوئی تجھ سے عیاذاً باللہ — اوسکو دکہلائے وہیں تیغ دو دم راہ عدم

الغرض سنکے یہ مشتاق بھی آوازۂ فیض — در دولت تک اب آیا ہے بنا سر کو قدم

کیا عجب ہے نہ ہو ذرہ نوازی جون مہر — کبہی ہو جائے ادہر بہی نگہ لطف و کرم

کیونکہ آیا ہون بہت گردش افلاک سے تنگ — بسکہ ہون فکر معیشت سے گرفتار الم

خون دل پیتا ہون و ترا ہے بجاے پانی — عوض اغذیہ کہاتا ہون ہمیشہ مین غم

ملتفی ہے دل مضطر کو فقط ایک نظر — اسطرف بھی کبہی اے مایۂ جود و کرم

حسب حال اپنے سمجھکر یہ کلام حافظ — کرتا ہے آپکا مداح بھی اس بحر میں ضم

سنکہ یا شیم کہ برانی خاطر عاطر گذرم	لطفہا سکینی ای خاک درت تاج سرم
باعث سمع خراشی نہو یہہ طول سخن	ای مناسب ہے دعا پر یہ قصیدہ ہو اختم
مہر و ماہ و فلک و ثابت و سیار تمام	ذرہ ذرہ قائمہ پر اپنے ہین جب تلک قائم
دن سے شب شب سے سحر صبح سی شام تلک	وضع پر اپنی اک اک سے جدا اور باہم
بدل و جان یہی اب ہے دعائے مشتاق	سعہ احباب زمانہ مین رہے وہ خورم
اور جو اوسکے عدو ہین وہ ہمیشہ یارب	طعمہ مرگ ہون اور لقمہ کام ارقم

عرضداشت معہ قطعات تاریخ ولادت سراپا سعادت جناب مہاراج کنوار والے الور دام اقبالہ

بعز عرض بندگان عالی متعالی فیاض زمان فیض بخش فیض رسان جم حشم جمجاہ کیوان بارگاہ جناب فیضماب سر حضور بہادر دام اقبالہ وحشمتہ پہونچاتا ہے باستماع لذید ولادت سراپا سعادت حضور موفور السرور خداوند نعمت آسمان رفعت جناب مستطاب سری مہاراج کنوار دام اقبالہ وطول اللہ عمرہ کہ دل باغ باغ ہوا حاصل فراغ ہوا اہل ثروت لعل و گوہر نثار کر نیکو لائی ہین اور صاحب مقدرت نذرین پیشکش کر نیکو آئی ہین کمترین بندہ مسکین ہیچ اور ناچار رہا ان شاعر یادگار ہے اور لکھوا رچند قطعات تاریخ ولادت سلک نظم مین منسلک کرکے ذریعہ عرضداشت ہذا جہت ملاحظہ بندگان حضور ارسال کرتاہون کیا عجب ہے کہ نظر کیمیا اثر سے ذرہ آفتاب ہوجاوے اور یہہ ناکام کامیاب آفتاب دولت و اقبال تابان اور نیر جاہ و جلال درخشان باد۔

برآمد جب ہوا برج حمل سے نیّر کامل
ہوا ثابت کہ مہ طے کر چکا افلاک کی منزل

ترنم ساز رقاصن فلک ہے چرخ سیوم پر
دعا مہ کی صدا پر مشتری کی ہے طبع مائل

بہار آئی ہے گلشن میں غزلخوانی کی ہے چرچا میں
مراد دل ہوئی ہے بلبل خستہ کی حاصل

زمین پر سبزہ ہے دلکش ہے شفق سی چرخ رنگین ہے
ہوا لے عطر آگین درمیان دونوں کے ہے حائل

چمن میں بزم گل ہے آسمان پر بزم انجم ہے
ادھر رقص روانی اسطرف ہے راگ کی محفل

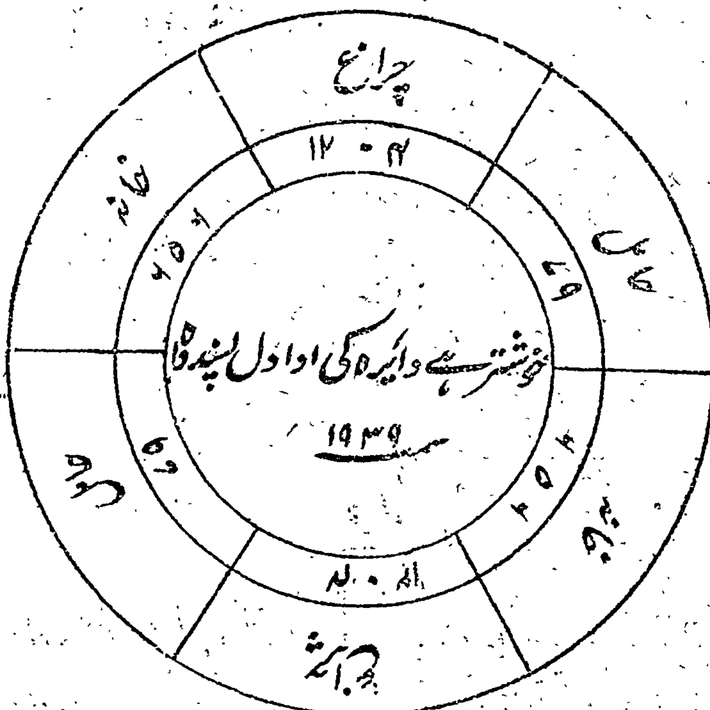
کوئی نغمہ سرا ہے زمزمہ پرداز ہے کوئی
کہ دم مہ اہل عالم کی ہیں اس جلسہ میں شامل

کنور مہاراج الور کے تولد کی ہے یہ شادی
کہ جسکا شور ہے اس شش جہت میں صوت ہاطل

تنکیر تہنیت خوان ہو سکیں مگر تہنیت خوان ہو
نمکخواروں میں یہ مداح بھی تو اوسکی ہے شامل

محمد مستجاب الدین خان مشتاق اب تو بھی
بطرز نو رقم کر سال سمت دید کے قابل

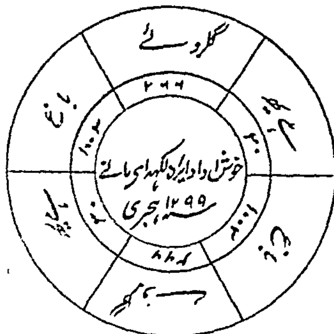
دبیر چرخ آکر دایرہ سے یون پڑھے اسکو



ولہ

پیدا سری کنورجی مہاراج کی ہوئی ہین	وجہہ فراغ ہے یہہ وجہہ فراغ ہی یہہ
صورتین خوبصورت ہیں تین نیک سیرت	ہان مہ کا داغ ہے یہہ ہان مہ کا داغ ہی یہہ
اقبال اوسکا جاکر دولت کنیز اوسکی	عالی دماغ ہے یہ عالی دماغ ہی یہہ
کیونکر نہ منہ سے نکلی ہی چشمداشت ہمکو	اپنا سراغ ہے یہ اپنا سراغ ہی یہہ
سبکو سرور اوس سے حاصل ہوا جہانمیں	بر کف ایاغ ہے یہ بر کف ایاغ ہی یہہ
آنکھوں کا نور دلکا آرام زیب خانہ	چشم و چراغ ہے یہ چشم و چراغ ہی یہہ

لکھتا ہے دایرہ مین مشتاق سال ہجری



ولہ

پیدا ہوئے ہین حضور مہراج کنوار	تاریخ مسیحی کرو مشتاق نگار
پابند رضائے خاص دزات رہین	تہذیب الضیاف فیض تیغ حذار

مبارکباد و تہنیت ہنگام عطائے خطاب ستارہ ہند حضور جناب قیصر ہندوستان دام اقبالہ معہ قطعہ تاریخ

بعز عرض بندگان عالی متعالی فیاض زمان فیض بخش قیصر سان حجاہ کیوان بارگاہ جناب معلی القاب سرکار حضور بہادر دام اقبالہ باستماع شلک الثواب تہنیت بشر عطائے خطاب قلوب ہواخواہان ترقی جاہ و دولت اور دلہائے تمام رعایا و خلقت گل گل شگفتہ ہو کر خوشی سے جامہ میں پھولی نہ سمائے اور چمن چمن بلبلان خوش الحان نے نغمہ سرائے کے راگ گائے مشتاق ممکن خوار قطعہ تاریخ کہکر جہت نذر بندگان حضور ابلاغ کرتا ہے اور بزم نشاط کو ان پہولون سے باغ باغ بشرطیکہ عز قبولیت سے شرف پائیں جہت نظارہ نظارگیان مشہور ہوجائیں زیادہ آدب آفتاب دولت و اقبال روز افزون باد

بہائی سے ہمدم جو میری سخن بیانی ہے
کہ ابر فیض سے جسکے ہے گلزار جہان تازہ
شفقت کیا مروت کیا عنایت کیا محبت کیا
چنانچہ حضرت محمد و سخ جو والے الوہین
ثریا جاہ کیوان منزلت ہین ماہ سیما ہین
جسے کہتے ہین گردون صافی نکا آستانہ ہے
وہ منظور نگاہ قیصر ہندوستان اب ہین

بجہ ساری قیصر ہندوستان کی قدر دانی ہے
رخ ہندوستان کو جو جسکا بنگیا غازہ
جو کچھ ہے عام ہے سب پر لطف کیا مروت کیا
سخن فہم و سخندان ہین سخن سنج و سخنور ہین
قمر تمثال ہین خورشید سی رتبہ ہین اعلیٰ ہین
یہہ چرخ ہفتمین بزم طبسر کا شامیانہ
کہ چرخ ہند کے سچ پوچھیے تو کوکب ہین

حضور عالیہ سے جب خطاب نجم ہند آیا	ملک بولے فرشتہ پایا فرشتہ پایا
لکھو مشتاق اس سال یہی تمکو ہے لائق	مبارک ہو خطاب اسٹار آف انڈیا فائق
	۱۸۸۶ء

مدحت سرائے جناب فلک رکاب ممدوح دام اقبالہ وقت رونق افروزی

بہ قصبہ بہادرپور

ظاہر ہے کہ زمین کی خوبصورتی میوہ اور خوشنما پہلونکے درخت اور آب خوشگوار کی نہر اور آبشار روانسے ہے اور آسمانکی زیبایش چاند اور ستارونسے ملک کی زیب
اور آبادی سے عدل و انصاف سے ہوتی ہے اور انسانکی منزلت علم اور نیک اوصاف سے سو اس زمانہ مین باقبال شاہنشاہ قیصر ہند جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا
سب چھوٹی بڑی آسایش سے زندگی بسر کرتی ہین اور خود سر خوف سے ڈرتے ہین علم کی ترقی روز بروز زیادہ ہے ہر شخص کمال کے حاصل کرنے پر
آمادہ ہے اگرچہ اوسکی پیروی کا اور ریاستونمین بہی رواج ہے لیکن اس امر مین اول نمبر لوہارو کا راج ہے کیونکہ والی ریاست جناب فیضمآب معلے القاب میر کارکن
مہر تمثال دریا نوال خداوند نعمت سر حضور بہادر دام ملکہ جنکو اس زمانہ کا بکرماجیت کہیے تو روا ہے اور اسکندر وقت سمجھو تو زیبا ہے اسطرف بدل متوجہ ہین کہ ہر ایک
ملت کو آزادی حاصل ہے اور ہر ایک مذہب کے انسانکی طبیعت تحصیل علوم کیطرف مائل
حصول علم و ہنر پر اسدرجہ شوق دلایا کہ چھوٹی چھوٹی گانون تک مین مدرسہ جاری فرمایا
کمسن طلبہ کا امتحان خود لیتے ہین اور اونکی دل بڑہانے کے لئے بڑے بڑے
انعام دیتے ہین یہہ قدردانی کہ جسکا نتیجہ رعایا کے حق مین آب حیات ہے

ایک ادنی بات ہے اور ویسے ہی امیر کبیر قدردان علم و ہنر داد گستر مہر پرور
مخدوم الانام مرجع خواص و عوام ارسطو سے لیے وقت فلاطون زمان مہر سپہر قدردانی
و سپہر مہر فیض بخشی و فیض رسانی جناب مستطاب پرائم منسٹر ایم اے دیوان سر پرام صاحب
دام اقبالہ ہمہ تن مصروف ہیں و رستئے تہذیب اخلاق سے مالوف ہیں جنہوں
نے تمام ریاست کے انتظام کو آئینہ بنا دیا دودہ کو دودہ پانی کو پانی کر دکھایا خاص رشتہ
تعلیم کیطرف توجہ اسقدر ہے کہ جو احاطۂ تحریر سے باہر ہے چنانچہ اس عجالۃ الوقتین
مدرسہ بہادر پور کو کہ وسطی درجہ کا ہے خود ملاحظہ فرمایا اور طلبہ مدرسہ کو کتب بطور
انعام تقسیم کین کہ جسکی سبب سے اونکے شوق دو چند ہوگئے اور نہایت خورسند ہوئی
پس یہہ وقت ہے کہ ہم خداوند حقیقی کیطرف دونوں ہاتھ اوٹہا کر یہ دعا مانگین کہ یا الہی
یہہ والئی ملک معہ ارکین ریاست ابداً آباد تک قایم و برقرار رہے آمین
ثم آمین –

زمزمہ پردازی قلم خجستہ رقم کی تہنیت ترقی منصب شیخ واجد علی صاحب فوجدار ریاست الور مین معہ قطعات تاریخ

رباعی
جمشید کا جام یادگار نہ ہے
عدل و الفت وجود نیکی و بدی
اپنا بھی کلام یادگار نہ ہے
جسکا ہے جو کام یادگار نہ ہے

آئین نظام عالم مین روز ازل سے یہہ امر قرار پایا ہے اور اہل تحقیق نے بدلایل
و براہین یون ارشاد فرمایا ہے کہ اس چمنستان دنیا مین اکثر مرغان خوش الحان
ایام فصل بہار مین نغمہ سرا ہوتے ہین اور سخن سرایان زمزمہ سنج اپنی اپنی اہل زمانہ کے

مدحت پیر الیکن یہہ بات سمجہہ مین نہین آتی ہے کہ زمانۂ ماضی کو حال پر ترجیح کیون دیجاتی ہے جب کیا بات تہی جواب نہین ہے وہی مہر و ماہ ہین زمین و اسمان ہر رستم سے معرکہ رزم مین ہمنے کس روز منہ موڑا ہے جو اوسکی تعریف جوانمردی مین کوئی دقیقہ نہین چہوڑا ہے اور حاتم نے کیا دیا ہے جو اوصاف سخا مین اتنا غلو کیا ہر عادل نوشیروان کو کیون سراہتی مین کیا کوئی مقدمہ روبکار ہے جسکی داد چاہتے ہین صرف اتنی بات کہنا چاہیے کہ ذنکو دن رات کو رات کہنا چاہیے وہ باتین جو ایام مختلف مین جدا جدا تہین اب زمانے نے پلٹا کہایا کہ آن واحد مین ایک جا جمع کردیا دیدہ ور دیکہین جو دیکہنا گوارا ہے اور اہل بینش سُنین جو سننے کا یارا ہے اثبات دعوی کی دلیل طریقہ نظم و نسق ملک داری والئے ریاست الور دام اللہ ملکہٗ کی قال قیل ہے کہ جو شعر وحید العصر یکتائے زمان ہے جہا مین اوسکا اب ثانی کہان ہر اور شاہد مدعا تدبیرات سنجیدہ و انتظام برگزیدہ وزیر مع التنویر خوش اساس مردم شناس مکارم اخلاق محاسن اشفاق شعر یکتائے روزگار ارسطو نظیر ہے اسکندر زمان کا ہمطی ونیز یہہ کہ جسکی قدر دانی سے اہل لیاقت کو اپنی مرتبہ اعلی پر پہونچایا او تو ایسے تو سلایق ممتاز مشتاق گو ژرولیدہ بیان ہے الا وسعت میدان سخن کا پایان کہان ہے درینولا جو سنا کہ سعید مین جناب مستطاب برگزیدۂ بارگاہ لم یزلی شیخ واجد علی صاحب دام اقبالہٗ مسند عدالت فوجداری پر اجلال فرمایا طبیعت باغ باغ ہوئی تاریخ جلوس کا دلمین خیال آیا قلم بار بار رنگ کہلاتا ہے صفحہ قرطاس پر خوشی سے پہولا نہین سماتا آخرکار مضمون مبارکباد دیکہ یا نہ تحریر کیا جب دم لیا وہو اہکذا۔

الحمد رب ذو الجلال	والشکر لحق لا یزال	چشم کہ بیاض صبح زاد	این فرخندہ صبا بمن سپاید

اقبالش گرد گار سازی	عالم فرمود دلنوازی	بر مسند فوجی نشستند	واجد علی فوجدار گشتند
وقتیکه شنید این دل	گفتا که بود عزیز دل	مشهور جہان جمع شنوایم	تاریخ بہ تہنیت سرائیم
وسواس چو داری بدل راز	مشتاق این شعر سال انگار	فرخ زانکہ فوجداری	آباد نظام فوجداری
		۱۳۰۳	۱۳۰۳

ولہ

ہر وقت یہہ دعا ہے واجد علی ہماری	دی اس سے المضاعف رتبہ جناب باری
افضال ایزدی سے حاکم کی پرورش سے	تحصیلداری مین بہی تہی واہ واہ تمہاری
آیندہ بہی رہین خوش حکام اور احبا	ہوئے نصیب اعدا تذلیل اور خواری
سال ترقی کا پڑہ مشتاق اب تو مصرع	فرخندہ آپکو ہو یہہ آج فوجداری
	۱۳۰۳

مبارکبادی ترقی منصب وجاہ شیخ واجد علی صاحب فوجدار ریاست الور لقدر روالی حضور فیض گنجور حسب فرمایش عبد الرحیم خان نایب تھانہ دار بہادر پورہ منجہ میرہ

رباعی برخیز عنی ہوائے فرودین است	مے نوش کہ وقت بادہ خوردن اینست
فصلی است کہ آشیان مرغان چمن	از کثرت گل چون سبد گلچین است

انقلاب گردش گردون مین فایدہ ضرور ہے الا اوسکی ادراک نکات کما ینبغی ہین ہمارے ہی فہم کا قصور ہے آنکی تاریکی سے جب دل گہبراتا ہے تو دنکی روشنی دیکہنے کو جی چاہتا ہے اور جب روز کی تکالیف سے بیزار ہوتے ہین رات آنیکی خواستگار ہوتی ہین ایام گرما مین موسم سرما کی یاد آتی ہے اور شدت سردی مین

گرمی پر طبیعت لہراتی ہے تری کو خوشکی درکار ہے اور خشکی تری کی طلبگار رحم دلون کے عہد مین دلیری سے کام خراب ہوتا ہے اور ظالمون کے وقت مین ظلم سہنا جانکو عذاب کبھی تنگدستی سے پیش منعم ہاتھ پہیلانا گاہ فراخی مین دعوئے خدائی کا دہیان آنا اعتدال ہر حال مین خوب ہے یہی سبکو مرغوب ہے دیکھو اس زمانہ مین بہی جو نائب احکم الحاکمین ہین مردم شناس بالیقین ہین اونکی قدردانی اور حضور کی ترقی حکمرانی کی مبارکباد جان و دل سے ادا کر کے دست بدعا بدرگاہ رب العزت ہون کہ تا قیام ثابت و سیار پروردگار اس انتظام نظم و نسق کو برقرار رکہے مالغ اختصار بارگاہ پرتنویر علالت طبع قیصرتی انشاء اللہ یقین ہے کہ پس فردا شرف ملازمت حاصل کرون زیادہ کیا لکہون آفتاب دولت تابان و نیر اقبال درخشان رہے۔

عرضداشت از طرف سید حسین علی بحضور جناب فیضمآب مہاراجہ صاحب والی ہتہیٹرہ

بعد عرض بندگا نعالی متعالی فیاض زمان حاتم وقت نوشیروان زمان جناب مہاراج سر حضور بہادر دام اقبالہم پہونچاتا ہے گذارش یہہ ہے کہ بندہ زادہ محمد رضا نمکخوار قدیم سرکار دولتمدار کے طفل شیرخوار اور زوجہ اطاعت گذار کی حادثہ انتقال سے علاوہ تکالیف امورات خانہ داری کے اسقدر رنج و ملال ہوا کہ وہ نیم بسمل حاضر حضور ہے اور یہہ اضعف العباد سبب مرگ حسلال ہوا مگر لاحالات قضاو قدر سے بندہ ناچار ہے مشیت ایزدی مین کس کا اختیار ہے ہر چند سمجہایا کہ جہان گذران اسکے کارخانہ مین بے سروسامانی کا نام سروسامان ہے غم و الم دور کر جتنی آئندہ

دوسری شادی کی فکر ضرور کرو لیکن ہین تو کیا اہل خاندان سے کسی بات بجز انکار زبان پر حرف اقرار نہ آیا جواب صاف سنایا ناچار عرضی ہذا بندگان حضور مین ارسال کرکے امیدوار ہون کہ اگر بندہ نوازی نامبردہ کو ترغیب شادی ثانی ہوکر باصرار مجبور کیا تو کیا عجب ہے کہ روبکار آئے اوسکی شادی ہوا در کمترین کو آلام دینوی سے آزادی الثالث بالخیر دعائے ترقی دولت حضور مین شب و روز مشغول ہون مطالب دلی حصول ہون زیادہ حد ادب آفتاب دولت و اقبال تابان باد۔

عرضداشت معہ قطعہ تاریخ مخلع شدن جناب منشی کنجبہاری لعل صاحب بہ خلعت انسپکٹری سررشتہ تعلیم راج الور در صنعت توشیح

اے عندلیب قلم شہباز فکر کے ہمراز و طائر خیال اُسکے ہمدم ہوا خواہ دولت سے تو چہک اور پہول کی مانند مہک کہ اضافہ منصب نامدار کی تہنیت سرائی کا زمانہ آیا ہے اور ساقی گل اندام معہ شیشہ و پیمانہ آیا مسند آرائی سررشتہ تعلیم منبع فیض عمیم شمس علم و قلم آسمان فراست بحر کرامت مخزن فصاحت معدن بلاغت ہندسہ خوان ہمہ دان مورخ بے بدل عالم باعمل اصول شناس منطق اساس دقیقہ رس صحیح نفس مناظرہ فہم واضح وہم استاد عروضیان معلم جغرافیان خوشخو لطیفہ گو سرورعنا پیر دانا جوان عقیل ومتدار وجمیل ماہ تمثال ستودہ خصال جناب منشی کنجبہاری لال صاحب اداہم اللہ فیوضہ ہین کہ جنکی زیب حسن سے شاہدان باغ کامرانی گل نوبہال ہین اور بدخواہ بد باطن لسان سبزہ بیگانہ پایمال تو بہی صنعت توشیح مین بطرز جدید قطعہ تاریخ رقم کرکے پیش کر کہ وقت اظہار سخندانی ہے اور ہنگام قدردانی کیا عجب ہے جو غرض قبول ہی

سرفشتہ ہو جائے اور ملال خاطر ضعیف برطرف ہر کہ ذرہ نوازی خورشید جہان تاب کا کام ہے اور نور افشانی کار ماہِ تمام لہذا حسب ایمائے سروش غیب یہہ چند ابیات گوشوارۂ گوشِ سامعین ہین اور لب پر بالائے دعائے ترقی دولت آمین

قطعہ تاریخ

ک	۲۰	کبھی تو کام ہمارے بھی ساقیا تو آ	۱	۴۰	مے نشاط کا مشتاق کو بھی جام پلا	۱
ن	۵۰	نگار خانۂ دنیا کی سیر آج کر دن	۵۰	۴۰	ہین اہل ہوش سے بیہوش آ مزاج کر دن	۵۰
ج	۳	جوانی کا ہو میسر و پیری مین	۵۰	۲۰	کہ اندلو کین مین آزاد ہون سر یکین	۵۰
ب	۲	بھری ہوئی ہے جو یہ بزم قدر دانون سے	۱۰	۵	ہے وقت وہ کہ دعا دیجیے ہزار زبانون سے	۱۰
ہ	۵	ہنر دکھائے جو ہر دکھائے اپنا	۱	۲	پھر آگے دیکھیے مقدر دکھاتا ہے کیا کیا	۱
ا	۱	ادب سے افسر اعلی کی کر ثنا خوانی	۱۰	۵	ہے قدر دان وہ ممدوح رشک خاقانی	۱۰
ر	۲۰۰	رہے مدام جہان مین وہ خورم و شادان	۵۰	۲۰	رہین منت و احسان رہے مدام جہان	۵۰
ی	۱۰	یہی وہ ماہ ہے روشن ہے جس سے ملک سخن	۵۰	۱۰	یہی وہ گل ہے خجل جس سے ہے گل گلشن	۵۰
ل	۳۰	لبون مین ہے لب جان بخش کا اثر دیکھو	۶	۱۰۰	قلم سے حرف جو نکلا لگا ثمر دیکھو	۶
ع	۷۰	عجب نہین ہے جو وہ افسر علوم و ہنر	۲۰	۲	لبان خور نظر انداز ہووے درو نیر	۲۰
ل	۳۰	لکھی ہے صنعت توشیح مین یہ نظم تمام	۴۰	۱	اب آگے سال ترقی کو کرتا ہون اتمام	۴۰
ق	۱۰۰	قلم کیا سر بد بین تو سال بھی نکلا	۱	۲	پے سر رشتۂ تعلیم افسر زیبا	۱
	۵۲۱		۲۷۲	۲۱۴		۲۹۹

عرضداشت بجناب فیضمآب فلک انتساب نواب سید

محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر والی بھوپال معہ قصیدہ

بعرض بندگانعالی متعالی مہر سپہر قدردانی و سپہر فیض بخشی و خیر رسانی رستم سیرت رعنا صورت قمر تمثال دریا نوال معظم و محتشم جناب مستطاب فیضمآب معلی القاب نواب صاحب بہادر والی بھوپال دام اقبالہم و حشمتہم کے پہونچاتا ہے بندہ نواز یہہ فقیر دست فلک کج رفتار کی بدولت لسان گرد باد چکر میں ہے اور بادیہ گردی و صحرا نوردی مقدر میں زمین پاؤں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے اور کہیں کچھ بھی صورت قیام کی نظر نہیں آتی اگرچہ ساکن اکبرآباد ہوں لیکن اسیر بند علایق وہاں کا ہوں آزاد نہیں تھوڑے دنوں سے حیدرآباد ایک جا ناخن بند ہے گو نہ خورسند لیکن کثرت عیال واری آمدنی قلیل کو سبق ناداری دیتی ہے اطمینان نہیں روز کی فکر جان لیتی ہے حضور فیض گنجور کا شہرہ داد و دہش و آوازہ سخاوت و بخشش اظہر من الشمس عالم عالم جہان جہان ہے آگاہ ہر خورد و کلان ہر کیا عجب ہے کہ نظر کیمیا اثر سے یہہ ذرہ ناچیز بھی رشک خورشید ہو جائے اور کاسئہ سوال غیرت جام جمشید بدین نظر ایک قصیدہ منسلکہ عرضداشت ہذا کہ مصرعہ برگ سبز است تحفہ درویش ارسال حضور ہے زیادہ مبادرت گستاخی سمجھکر قلم نے تسلیم سر جھکایا مطلب نے انجام پایا قصیدہ

سیر گلزار دکھاوے روش نظم سخن پھول حرفوں سے ہوں منتشرہ میان گلگشت	رشک سے مصرعہ موزون کے کٹے سرو چمن بند کلک دو زبان بھی ہو زبان سوسن

بزم میں آج اگر تو سخن آرا ہو جائے نخلبندان معانی کو تماشا ہو جائے

خواہش طبع جو بہر سخن آرائی ہے
عرصۂ وسعت مضامین پہ شفق چھائی ہے
سے لئے امداد یہان روح کلیم آئی ہے
میری جو بات ہے اعجاز مسیحائی ہے

بات اب کس سے کرے کون فلک ہے پر دماغ
کہ بجز فکر سخن چار طرف سے ہے فراغ

رنگ ہر فقرۂ رنگین مین گل تر کا ہے
لطف معنی سے کھلا عطر یہ عنبر کا ہے
ربط الفاظ مین عالم گل و شکر کا ہے
میری باتون مین مزا قند مکرر کا ہے

ابر نیسان ہے میری فکر سخن دُرِّ یتیم
اگلی باتونکو مین اب جانتا ہون عظم رمیم

شاہد فکر لعلی یہہ سخن ہے میرا
کہ جو اقلیم سخن ہے وہ وطن ہے میرا
چمن گل سے بھی بہتر یہہ چمن ہے میرا
برگ سوسن ہے زبان پہول دہن ہے میرا

مدح ممدوح سے مین ہو گیا افلاک نشین
اور عدو میرے ندامت سے ہوئی خاک نشین

توسن طبع کو اب آگے نہ جولان کیجے
کام درپیش ہے جو پہلے اوسے ہان کیجے
کیون خیالون مین طبیعت کو پریشان کیجے
ساتھ لیکر رفقا سیر گلستان کیجے

بحث بلبل سے کرین گل کو تماشا دکھلائین
بیٹھے کیا کرتے ہین چل پہر کے کوئی بات بنائین

تہا تردد مین کہ حال گل بلبل لکھون
یا کہ کیفیت لطف وصفت گل لکھون
وصف رخسار لکھون قصہ کاکل لکھون
یا کہ افسانۂ نیرنگ جز و کل لکھون

ملہم غیب پکارا کہ نہ دیوانہ بن

مدحِ ممدوح سے آراستہ کریہ گلشن

موزون اس بحر مین وہ مصرعِ برجستہ ہو — چشمِ خوبان کو نسک ابروی پیوستہ ہو
اس خوش اسلوبی سے مضمون نیا باندھا ہو — جو لکھون بند مسدس کا وہ گلدستہ ہو

آگے اس نظم کے گل برگ خزانی ہو جائے
وہ صفائی ہو کہ دیکھ آئینہ پانی ہو جائے

دائرہ حرف کے بنجاین لعبتہ ا یا غ — نقطے ہون حباب بینش کی لیے چشم و چراغ
صفحہ تختہ قرطاس سے بنے تختہ باغ — وہ فصاحت ہو کہ سلمان کو بھی ہوئے حسن دماغ

ہو سیاہی سے سویدائے دلِ حور خجل
اور ہو کلک سے شاخ شجرِ طور خجل

آگے ہر حرف کے سرسبز شدہ گلِ تر ہو جائے — جو سنے بوئے معانی بھی معطر ہو جائے
آبجو دیکھ کے روانی تو مکدر ہو جائے — سن کے بلبل بھی گلبانگ کو ششدر ہو جائے

گلِ نرگس سے بجا دیدۂ حیران دیکھے
سنبل الطیب بھی ہو ہو کے پریشان دیکھے

فصلِ گل مین ہین جوانانِ چمن جوبن پر — عنبر افشان ہے نسیم سحری گلشن پر
ختم گوہر زبانی ہے گلِ سوسن پر — طعنہ زن نغمہ سرایان لگے ہین ارغن پر

چار ہی دن کی مگر ہے یہ بہار گلزار
بوم بلبل کی جگہ ہون گے بجائے گل خار

سرو آزاد بنا ہے سر و سامانی سے — زلفِ سنبل ہے پریشان پریشانی سے
چشمِ نرگس بر فانی ہوئی حیرانی سے — نالے سر ہوتے ہین مرغِ چمنستانی سے

منزلون دور سے وان فصلِ خزان کا لشکر
حال بہی سے ہے جوانانِ چمن کا ابتر

راست ہے تو ہم گل ہی مین گل الایق دید
اور اِس باغِ سخن پر ہے مجہے یہ امید

ورنہ گلگشتِ چمن فصلِ خزان مین ہے بعید
دیکہنے والونکو ہر وقت میسر ہے عید

گلِ اشعار کہان اور گلِ باغ کہان
کلفِ ماہ کہان لالہ پر داغ کہان

یہہ وہ گل ہین کہ نہین خوف خزان انکو ذرا
پردہ داری کبہی کرتا ہے کبہی پردہ دری

ہے یہہ وہ نقش تجلی جس سے ہی صبورتین بی
کوئی اعجاز سمجہتا ہے کوئی جادو گری

مغز کو اِس کے وہی پہونچے گا جو دانا ہے
ورنہ نادان کے لئے قصہ و افسانہ ہے

رہروِ راہِ طریقت کے لئے نکتا ہے
نور ہر بار ہے پنہان ہے کبہی پیدا ہے

عشقبازونکا حقیقت مین یہہ اک لشکا ہے
کیا بتاؤن تمہین یار کہ وہ شئے کیا ہے

قطب کا فیض ہے یہہ اور نہ مرتاض کا فیض
ریاضت کش
ہے یہ مشتاق فقط سیدہ فیاض کا فیض

پوچہا گلچین نے یہ ہے ثمرہ سعی کسکی
بولے مرغانِ چمن سنئے حقیقت اِسکی

دم بخود گل ہین لگی ٹکٹکی ہے نرگس کی
اوسکا مداح ہے رونق ہے چمن مین جسکی

یعنی کہ والئے بہوپال معلی القاب
نام لون سترِ معمہ کی نہین اب مجکے نقاب

مدح چہہ بار لکہون اوسکی نہ کیون از سرِ نو

ایک کم ثلث ہے جس شخص سے رتبہ مین قیام

قول باور ہو میرا تو زر دے اعداد
غور سے دیکھیں سخن سنج اسی بابل شاد

جس قدر ہو سکے اس امر میں قدغن کیجے
نام کو دوسرے پیرایہ میں روشن کیجے

لقب نائب پیغمبر الثقلین و جانی [?]
نام نامی جو ہے ظل کرم سبحانی
صنعت توشیح [?]
ضم ہو جس وقت کہ با اسم امام ثانی
اس طریقے سے ہو روشن (یعنی حسن) زرۂ انسانی

عرض مقبول یہ خلاق ہماری ہو جائے
سکہ اس نام کا آفاق میں جاری ہو جائے

اللہ اللہ ہے عجب حسن و عجب جاہ و جلال
رفع ظلمات شب کفر کو ہے بدر کمال
حامیٔ دین متین ماحیٔ بدعات و ضلال
صبح اسلام کی تنویر کو خورشید مثال

ہیں جو اولاد علی ہیں تو ہیں اعلی سب سے
شرف ذاتی عطا انکو ہوا ہے رب سے

حسنی ہیں تو ہیں اخلاق بھی احسن سارے
عقل کل جنکی ہلاتا تھا صدا گہوارہ
جود و بخشش میں اگر آئیں جو انکی بارے [?]
انکی اولاد میں ہیں یہ بھی خدا کی پیارے

جس میں [?]
سب کہتے ہیں ماہر اسرار طریق نبوی
ہے وہ بوئے گل گلزار طریق نبوی

ہے وہ دریائے تقدم بشر کا اک جام
کیوں نہ ہم سمجھیں اسے مرجع ہر خاص و عام
سبز و شاداب ہوا جس سے ریاض اسلام
جسکی دیدار سے بنجاتی ہیں ناکام کی کام

صورت ابر کرم فیض ہے یکساں اسکا
دور و نزدیک ہے ممنون ہر انسان اسکا

حسن اخلاق مین اخلاق حسن کے ہمسر
عدل والنصاف مین، متبع عدل عمرؓ

حسن مین ماہ چہاردہم سے بہتر
جود وبخشش کے لئے نخل سخاوت کا ثمر

اگر اوصاف شجاعت کے کرون اوسکے رقم
گور بہرام بنے گور مین کانپے رستم

غیر ممکن ہو کہ اوسکے مقابل اعدا
اوسکے شمشیر عدو سوز کا ہیبت سے انتشا

نظر آتے ہے دشمن کے لئے تیر قضا
اپنے ہمسر کو دکھاتی ہے عدم کا رستا

دشت مین چشم غضب جو اشارہ ہو جائے
شیر آہو بنے اور آہو چکارا ہو جائے

عہد مین اوسکے مقرر یہہ ہوا ہے انداز
شمع کی بھی جو سر بزم زبان ہووے دراز

شیر بکری کا نگہبان ہو کبوتر کا باز
کاٹ لے گلگیر اوسے ایسا کہ نہ نکلے آواز

دیکھا صیاد کا ستائی نہ کبھی بلبل کو
گلہ گلچین کا سنا ہمنے نہ کرتے گل کو

بادپا اسپ ہے جو اوسکا تو بادل ہر فیل
یہہ ہے صورتین پریچہرہ وہ قامت مین جبل

یہ سبک سیر روانی مین وہ طاقت مین ثقیل
خوش ہے یہ وضع مین وہ اپنی طرح مین ہے جمیل

تا کبھی طول سخن کیجئے قصہ کوتاہ
برق رخشندہ اوسے کہئے اسے ابر سیاہ

مالک مسند و اورنگ نگین صاحب صدر
فلک حسن پہ ہے رشک قمر غیرت بدر

مرہم زخم سنان ستم و خنجر غدر
قدردان قدر شناس اور خود عالی قدر

عالم باعمل و متبع شرع رسول صلعم

عرض میری بہی یہہ پاوے شرف حسن قبول

میرا کیا منہ ہے کہ جس منہ سے کرون اوسکے صفت — اور مداح ہین ممدوح کی ہون ہم نسبت
اوسکے اکرام کی پہیلی ہے جو سب مین شہرت — کیا عجب اپنی بہی مٹ جائیگی یہہ ساری کلفت

بر ملا اپنا عیان راز نہان سے کیجیے
اور بہی ایک رقم مطلع ثانی لکہیے

مطلع

حسن آیا ہے یہان عشقِ جنون زا کے لیے — دیکہا بازار کو یوسف نے زلیخا کے لیے
ناہ کو داغ ملا صورتِ زیبا کے لیے — ہاتہہ موسی نے جلایا ید بیضا کے لیے

حصے جسوقت کہ قسام ازل نے بانٹے
اوج و اقبال دیا تمکو گگون کو کانٹے

ذرہ کو نور رشید دیا مہ شب یلدا کو دیا — نور کعبہ کو دیا کفر کلیسا کو دیا
آب گوہر کو گوہر دامن دریا کو دیا — جود و انصاف تمہین زینت دنیا کو دیا

ہاتہہ تحریر کو منہ مدح سرائی کے لیے
ہمکو قسام ازل سے دم تقسیم دیے

تا کجا شرح کرون مین تیرے اوصاف مگر — مثل خورشید جہان تاب ہین روشن سب پہ
حاتم طائی کا سے طے ہوگیا سارا دفتر — اوڑہی کہرا سے تیرے آگے کفن کی چادر

عدل و انصاف مین اکرام و عطا مین اسدم
مثل نوشیروان تیرا ہے نہ ہمسر حاتم

مرجع عالم کل صاحب اوج و اقبال — عرض بیٹہے ہی کیا پیش حضور اپنا حال
منکشف ہوگیا جو کچہہ تہا اس احقر کا مال — کیا لکہون اور زیادہ میری حضور ہی سوال

دیدنی ہے میرا احوال کہ مین ہون منتظر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

عہد دولت مین یہ نسخہ بین شاعر مشہور
سن ہجری کا دہ پو یادہ موزون پرنور

سال تاریخی کا اظہار بھی ہے مجھکو ضرور
آ کے جنت سے ہون ہمکیین بنی گلزار

دی ندا ہاتف غیبی نے یہ باخاطر شاد
کہہ اب بلبل فکر سے گل باغ مراد ١٢٠

مختصر اسکے یہ مقبول ہو دعا کہ اوپر
اور ہے حکم خدا واسطے پیغمبر

کیونکہ اسد مرہے تو مشتاق نہایت مضطر
ایسی حالت مین دعا ہوتی ہے مقبول اکثر

کیا تعجب ہے جو ہوجاے یہ مقبول کلام
ہاتھ اوٹھا اور یہ کر عرض بخلاق انام

جتنے اعداد ہین تصنیف ہوت شطرنج
لعل و یاقوت زر و سیم سے معمور ہو گنج

ہو نصیب اتنے برس تجکو خوشی دور ہو رنج
اور مشتاق رہے پیش نظر رحمت سنج

منزلت مین تیری درگاہ ہو افلاک کیطرح
اور پامال ہون بدخواہ تیرے خاک کیطرح

اعتذار مولف

الحمد للہ کہ سن ایکہزار تین سو تین ہشتم شعبان المعظم یوم جمعہ کو ہنوز خمار جام بادہ بہار باغ سے مے پرستان بزم چمن تر و تازہ تھے اور جوانان گلشن نسیم صبح کی بدولت باغ باغ کہ ترتیب کتاب حدیقۃ النثر سے فراغت پائی تمنا ے دلی بر آئی یارب یہ چمنستان سخن کے گلگشت مین رنگ و بوے گلہاے الفاظ و معانی سے

احباب نکتہ داں ہیں اور سخن چین شیرہ چشم تیرہ درون زرد رو ہو کر لسانہ سبزہ
بیگانہ پایمال اہل سخن اور نخلبندان مضامین تو وہ کہیں اس مجموعہ لیچر پوچ کو جو اپنی عطر
عز قبول سے معطر فرمائیں تو تعجب کیا ہے گلوں نے بزم چمن میں خار کو اپنے پہلو میں
بیٹھایا ہے اور جو سخن پروران نازک خیال اہل و ہنر صاحب فضل و کمال اس اجزائے
پریشان کو دیکھکر بنظر اصلاح چین بجبیں ہوں تو کچھ دور نہیں کہ سہو تقاضائے بشر ہے
والا کوئی قصور نہیں اس خوشہ چین خرمن ارباب سخن نے مضامین نفیس
کو عبارت سلیس میں قلم بند کیا ہے عروس طرز قدیم کے واسطے لباس رنگین ادا
جدید پسند کیا ہے بشرطیکہ اہل زمانہ بہی مان لیں اچھا نہیں تو برا بہی نکہیں اور جو کہ
اس نشات میں الفاظ عربی و فارسی کا استعمال اکثر ہے اسمیں یہہ ہے کہ مبتدیکو
وقت ترجمہ کے آسانی ہو اسکی مزاولت سے میسر کار روائی ہو اور منتہی رنگینی مضامین
و فقرات دلنشین سے دل شاد کریں یہہ کہکر فقیر مؤلف کو دعائے خیر سے یاد کریں ۔

قطعہ

الٰہی کی ہے جو مشتاق نے گل افشانی — بہار پر رہے فصل خزاں سے دور رہے
طفیل سرور اہل زمین و چرخ برین — مدام دست جفائے جہاں سے دور رہے

جو قطعہ تاریخ اختتام مرے پیارے دوست سید ممتاز علی طالبعلم مدرسہ بہادر پور کاتب کتاب
ہذا نے لکھا ہے ذیل میں ثبت ہے ۔

قطعہ تاریخ

کس منہ سے کروں شکر خداوند جہاں کا — افضال سے جسکے ہوئی طے منزل مشتاق
ممتاز اگر سال مسیحی کوئی پوچھے — ہے ختم کی تاریخ ریاض دل مشتاق

۱۸۸۹ع